عمران سیریز
بگ ڈیم
مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز

بگ ڈیم

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

BOOK LAND
Cirose Cinema Building,
Haider Road, Saddar Rawalpindi.
Ph: 051-5514911

ناشران ------ اشرف قریشی
-------- یوسف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ -/80 روپے

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ نیا ناول "بگ ڈیم" آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ یہ ناول ایک منفرد موضوع پر مبنی ہے ۔ ایک ایسا ڈیم جو پاکیشیا کے خوشحال مستقبل کا ضامن تھا لیکن اس کی فیزیبیلٹی رپورٹ تبدیل کرنے سے یہ ڈیم پاکیشیا کی مکمل تباہی کا باعث بن گیا اور پھر اس بھیانک سازش کے مرکزی کردار کو عمران نے دانستہ تحفظ دے دیا ۔ یہ سب کیوں اور کیسے ہوا ۔ یہ سب کچھ تو آپ کو ناول پڑھ کر ہی معلوم ہو گا لیکن ناول پڑھنے سے پہلے آپ اپنے چند خطوط اور اس کے جوابات بھی ملاحظہ کر لیں کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

لوئر ٹوپہ مری سے فیض اللہ بھٹی صاحب کی طرف سے صرف لفافہ موصول ہوا ہے ۔ لفافے کے اندر شاید وہ خط ڈالنا ہی بھول گئے ہیں کیونکہ لفافہ خالی تھا ۔ البتہ دلچسپ بات یہ ہے کہ لفافے پر جو مری سے ملتان بھیجا گیا ہے پاکستان کی ٹکٹوں کے ساتھ ساتھ ایک ٹکٹ انڈیا اور ایک ٹکٹ بنگلہ دیش کی بھی موجود ہے ۔ میری محترم فیض اللہ بھٹی صاحب سے گزارش ہے کہ اب آئندہ وہ جو لفافہ بھیجیں اس میں خط رکھنا نہ بھول جائیں تاکہ ان کے خط کا جواب دیا جا سکے ۔ جہاں تک لفافے پر تین ملکوں کی ٹکٹوں کا تعلق ہے تو ہو

سکتا ہے کہ جس طرح تین کرداروں عمران، پرمود اور کرنل فریدی پر مبنی مشترکہ ناول لکھے جاتے ہیں اس طرح انہوں نے بھی تین ملکی ٹکٹوں پر مشتمل مشترکہ لفافہ بھیجا ہو یا دوسرے لفظوں میں انہوں نے تین ملکوں کی ٹکٹیں لفافے پر لگا کر مجھے یہ بتایا ہو کہ میں مشترکہ ناول لکھوں۔ بہرحال ان کے آئندہ خط کا انتظار رہے گا۔

چک نمبر 399 ج ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے محمد رضوان احمد رضوی لکھتے ہیں۔ "میں آپ کے ناولوں کا بہت قاری ہوں۔ ٹائیگر میرا پسندیدہ کردار ہے اس لئے ٹائیگر جس ناول میں آجائے میرا جی چاہتا ہے کہ وہ ناول کبھی ختم ہی نہ ہو اس لئے آپ ٹائیگر کے کردار پر مبنی ناول زیادہ سے زیادہ لکھا کریں"۔

محترم محمد رضوان احمد رضوی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے آپ کو "بہت قاری" لکھ کر واقعی ایک نئی ترکیب اردو ادب میں متعارف کرائی ہے۔ یہ ایک خوبصورت اور دلچسپ ترکیب ہے۔ جہاں تک ٹائیگر کا تعلق ہے تو ٹائیگر اب آہستہ آہستہ اتنا ضرور آگے بڑھتا چلا آرہا ہے کہ اب عمران بھی اس سے زیادہ سے زیادہ کام لینے لگ گیا ہے اس لئے اب وہ زیادہ سے زیادہ ناولوں میں نظر آنے لگ گیا ہے۔ اس طرح آپ کی فرمائش ازخود پوری ہوتی چلی جا رہی ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

فیصل آباد سے حافظ محمد عرفان محمود اور ان کے پینتیس دوست مشترکہ طور پر لکھتے ہیں۔ "ہم سب دوست عرصہ دراز سے آپ کے ناولوں کے قاری ہیں اور یہ خط اس لئے لکھ رہے ہیں کہ اب عمران دانش منزل میں بیٹھ کر ہی مشن مکمل کر لیتا ہے۔ البتہ چند ناول آپ کے ایسے ہیں جن میں واقعی عمران نے کام کیا ہے۔ کرنل فریدی ہمارا پسندیدہ کردار ہے لیکن آپ نے ان پر لکھنا ہی چھوڑ دیا ہے۔ امید ہے آپ اس پر ضرور توجہ دیں گے"۔

محترم حافظ محمد عرفان محمود صاحب۔ آپ کا اور آپ کے پینتیس دوستوں کے مشترکہ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے درست لکھا ہے کہ عمران اب واقعی دانش منزل میں بیٹھ کر فون پر ہی آدھے سے زیادہ مشن مکمل کر لیتا ہے جبکہ اس سے پہلے اسے ایک ایک کلیو حاصل کرنے کے لئے مارا مارا پھرنا پڑتا تھا۔ دراصل اس کے تعلقات کچھ اس قدر وسیع ہو گئے ہیں کہ وہ اپنے ان تعلقات سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں۔ آپ چھتیس صاحبان کا مشترکہ خط عمران کے لئے یقیناً اس قدر بھاری بھرکم ثابت ہو گا کہ وہ اپنے آپ میں تبدیلی پیدا کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ کرنل فریدی کے سلسلے میں بھی انشاء اللہ جلد ہی آپ کی فرمائش پوری کرنے کی کوشش کروں گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ضلع اٹک سے رملہ احمد اور ساتھی لکھتے ہیں۔ "ہم گزشتہ دس سالوں سے آپ کے پرجوش قاری ہیں۔ آپ کے خیر و شر پر مبنی سپیشل ناول ہمیں بے حد پسند ہیں۔ آپ کے ناول "ڈومنائی" اور

"کاشام" تو خصوصی طور پر ہمیں بے حد پسند آئے ہیں۔ جوزف کا کردار ہمارا پسندیدہ کردار ہے اور ہماری درخواست ہے کہ آپ ہر ماہ خیر و شر پر مبنی ناول ضرور لکھا کریں"۔

محترم رملہ احمد و دوستو۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی یہ فرمائش کہ ہر ماہ سپیشل نمبر لکھا جائے تو پوری نہیں ہو سکتی کیونکہ اس طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کے جاسوسی ناول شائع نہ ہو سکیں گے۔ البتہ میں کوشش کروں گا کہ زیادہ سے زیادہ سپیشل نمبر لکھ سکوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کروڑ لعل عیسن سے شناء بتول لکھتی ہیں۔"آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ البتہ آپ سے گزارش ہے کہ آپ دنیا میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی اور مسلمانوں میں پیدا ہونے والی تفرقہ بازی پر بھی لکھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنا تفصیلی انٹرویو بھی شائع کریں۔ ہمیں یقیناً یہ انٹرویو پڑھ کر بے حد مسرت ہو گی۔ امید ہے آپ ضرور توجہ دیں گے"۔

محترمہ شناء بتول صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جس درد مندانہ انداز میں مسلمانوں میں پیدا ہونے والی تفرقہ بازی اور پوری دنیا میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی کے بارے میں لکھا ہے وہ آپ کے خلوص اور درد مندی کو آشکار کرتا ہے۔ میں انشاء اللہ جلد ہی آپ کی فرمائش پوری کر دوں گا۔ جہاں تک انٹرویو کا تعلق ہے تو میں کوشش کروں گا کہ کسی خاص نمبر میں آپ کی فرمائش پوری کر سکوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

چک نمبر 46 جنوبی ضلع سرگودھا سے محمد عادل جمیل لکھتے ہیں "ویسے تو آپ کے تمام ناول بے حد پسند ہیں لیکن خصوصی طور پر ہمیں وہ ناول بے حد پسند ہیں جو مخصوص کرداروں پر لکھے گئے ہیں۔ آپ کی عمر کے بارے میں اکثر دوستوں میں بحث ہوتی رہتی ہے اور میرا اندازہ ہے کہ آپ کی عمر ستر سال ضرور ہو گی۔ امید ہے آپ خود ہی اپنی اصل عمر بتا دیں گے۔ اس طرح کم از کم ہمیں یہ تو معلوم ہو جائے گا کہ ہمارا اندازہ درست ہے یا نہیں"۔

محترم محمد عادل جمیل صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے میری عمر کا اندازہ لگایا ہے۔ یہ آپ کی محبت ہے کہ آپ اس بارے میں سوچتے رہتے ہیں۔ جہاں تک عمر کا تعلق ہے تو عمریں تو دو ہوتی ہیں۔ ایک جسمانی عمر اور دوسری عقلی عمر۔ اب مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے ستر سال کا اندازہ جسمانی عمر کا لگایا ہے یا عقلی عمر کا۔ امید ہے آپ آئندہ خط میں ضرور وضاحت کریں گے۔

لاہور سے محمد عدنان لکھتے ہیں۔"آپ کا ناول "بزنس کرائم" پڑھا۔ آپ نے واقعی جو کچھ لکھا ہے وہ کوئی اور مصنف نہیں لکھ سکتا ہمارے تصور میں بھی نہ تھا کہ انسان دولت کی ہوس میں اس حد

تک جا سکتا ہے ۔ آپ جس طرح نئے اور انوکھے جرائم پر ناول لکھتے ہیں اس سے واقعی ہمارا ذہنی ویژن وسیع ہو رہا ہے ۔ ایسا خوبصورت اور منفرد انداز کا ناول لکھنے پر تمام قارئین کی طرف سے مبارک باد قبول فرمائیں"۔

محترم محمد عدنان صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ بزنس کرائم قارئین کو بے حد پسند آیا ہے اور بے شمار قارئین نے لکھا ہے کہ اس انداز کا ناول انہوں نے پہلی بار پڑھا ہے اور اب انہیں جب اخبارات اور ٹیلی ویژن پر نئی نئی بیماریوں کے بارے میں مواد نظر آتا ہے تو انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کے پس پردہ اصل کہانی کیا ہے ۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسّلام

مظہر کلیم ایم اے

جولیا کے فلیٹ میں پوری سیکرٹ سروس موجود تھی ۔ چونکہ کافی عرصے سے کوئی مشن سامنے نہ آیا تھا اس لئے وہ سب وقت گزارنے کے لئے اکثر ایک دوسرے کے فلیٹ میں اکٹھے ہو جاتے تھے ۔ آج جولیا نے سب کو خصوصی طور پر دعوت دی تھی اس لئے وہ سب اس وقت جولیا کے فلیٹ میں موجود تھے ۔ وہ سب کھانا کھانے کے بعد کافی پینے میں مصروف تھے۔

"عمران صاحب نجانے کہاں ہیں ۔ جب بھی فلیٹ پر فون کرو سلیمان یہی جواب دیتا ہے کہ وہ بتا کر نہیں گئے"...... اچانک صفدر نے کہا۔

"وہ آوارہ گرد آدمی ہے ۔ آوارہ گردی کرتا پھر رہا ہو گا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے جب کوئی کام نہ ہو تو انسان گھومنے پھرنے کے علاوہ

"اور کیا کر سکتا ہے" ...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ایک بات ہے مس جولیا۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ عمران صاحب ہم سب سے الگ تھلگ رہنے کی کوشش کرتے ہیں"۔ اچانک صالحہ نے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"تمہیں اس بات کا احساس کیسے ہوا" ...... جولیا نے کہا۔

"اب دیکھیں۔ ہم گزشتہ کئی ماہ سے فارغ ہیں اور مسلسل ایک دوسرے سے مل جل رہے ہیں لیکن عمران صاحب نے ایک بار بھی ہم میں سے کسی سے رابطہ نہیں کیا اور نہ ہی ہم میں شامل ہوئے ہیں اور میں نے دیکھا ہے کہ بغیر اشد ضرورت کے وہ ٹیم سے ملتے جلتے بھی نہیں ہیں" ...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مس صالحہ۔ عمران صاحب ہماری طرح فارغ نہیں رہتے۔ وہ مسلسل حرکت میں رہتے ہیں اور آپ نے دیکھا ہو گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جو مشن مکمل کرتی ہے ان میں ننانوے فیصد مشن عمران صاحب کی وجہ سے ہی سامنے آتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اب بھی وہ کسی نہ کسی خاص سلسلے میں بھاگ دوڑ کر رہے ہوں گے" ...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے۔ لیکن بہرحال میرا خیال ہے کہ عمران صاحب ایسا صرف اپنی برتری قائم رکھنے کے لئے کرتے ہیں"۔ صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران ویسے ہی ہم سے برتر ہے۔ اس میں شبہ والی کون سی بات ہے" ...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جولیا۔ ایک بات کروں اگر تم ناراض نہ ہونے کا وعدہ کرو"۔ صالحہ نے اچانک کہا تو سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کون سی بات۔ کھل کر کہو۔ میں میزبان ہوں۔ میں کیسے مہمان کی بات پر ناراض ہو سکتی ہوں" ...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ کی شادی عمران سے ہو سکتی ہے" ...... صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی جبکہ باقی ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔ البتہ تنویر بڑے غور سے جولیا کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ اس کا جواب سننے کا بے حد شائق ہو۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ اس کا کیا مطلب" ...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا۔ عمران صاحب آپ کے لئے جذبات رکھتے ہیں لیکن انہوں نے شاید اپنا دل، اپنا دماغ بلکہ یوں کہیں کہ اپنی پوری زندگی ملک و قوم کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ آپ جو ان کے لئے جذباتی وابستگی رکھتی ہیں اور اس کا اظہار بھی کرتی رہتی ہیں اس سے بھی ان کی مردانہ انا کو تسکین پہنچتی ہے اور وہ بھی اپنی مردانہ انا کو تسکین پہنچانے کے لئے مسلسل آپ کے جذبات کو مجروح کرتے رہتے ہیں حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ جب تک ان کی اماں بی حیات ہیں وہ آپ

سے شادی کر ہی نہیں سکتے کیونکہ میں ان کی اماں بی سے کئی بار مل چکی ہوں۔ میرے والد اور سر عبدالرحمن کے درمیان خاصے گہرے خاندانی تعلقات رہے ہیں اس لئے مجھے معلوم ہے کہ آپ پانی پر نقش بنانے کی فضول جدوجہد میں مصروف ہیں"۔ صالحہ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تم عورت ہو کر یہ بات کر رہی ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں کس حد تک مجبور ہوں"...... جولیا نے چہرہ جھکاتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

"مجھے آپ کی جذباتیت کا بخوبی احساس ہے لیکن اس سے آپ کو کوئی فائدہ پہنچنے کی بجائے نقصان پہنچ رہا ہے اور اگر آپ ناراض نہ ہوں تو یہ بھی بتا دوں کہ عنقریب آپ کو سیکرٹ سروس سے فارغ کیا جا رہا ہے"...... صالحہ نے کہا تو ایک بار پھر جولیا سمیت سب ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"مس صالحہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ اس بار صفدر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ کو کیوں میری بات پر غصہ آ رہا ہے اور جو جذبات آپ کے ہیں وہی میرے بھی ہیں لیکن جو کچھ میں نے کہا ہے وہ بھی حتمی ہے اور شاید ایک دو ماہ کے اندر ایسا ہو جائے"۔ صالحہ نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ کس بنیاد پر کہہ رہی ہو"...... جولیا نے

ہونٹ چباتے ہوئے رک رک کر کہا۔

"آج سے ایک ماہ پہلے عمران صاحب نے مجھ سے اس بارے میں انتہائی سنجیدگی سے ڈسکشن کی تھی۔ میں ہوٹل شیرٹن میں لنچ کرنے گئی تو عمران صاحب وہاں پہلے سے موجود تھے۔ وہ بے حد سنجیدہ اور قدرے ملول نظر آ رہے تھے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ وہ کھانے کے بعد مجھ سے ضروری بات کرنا چاہتے ہیں۔ پہلے تو میں اسے ان کی اداکاری سمجھتی رہی لیکن وہ واقعی سیریئس تھے۔ پھر کھانے کے بعد ہم ڈائننگ ہال سے اٹھ کر لابی میں آ گئے اور وہاں عمران صاحب نے مجھے یہ سب کچھ بتایا۔ انہوں نے کہا کہ مس جولیا کی جذباتیت اب اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ اب چیف ایکسٹو یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا ہے کہ جولیا بحیثیت سیکرٹ ایجنٹ بے کار ہو چکی ہے۔ اس کی تمام صلاحیتوں پر جذباتیت کے پردے پڑ چکے ہیں اور اب وہ ناقابل اصلاح ہو چکی ہے اس لئے چیف کسی بھی وقت مس جولیا کو سیکرٹ سروس سے فارغ کر سکتا ہے۔ جب میں نے انہیں کہا کہ وہ جولیا سے خود ہی بات کر کے اسے جذباتی کرتے رہتے ہیں تو عمران صاحب نے بڑی سنجیدگی سے کہا کہ وہ اب ایسا نہیں کریں گے لیکن وہ چاہتے ہیں کہ جولیا سیکرٹ سروس میں رہے۔ اسے فارغ نہ کیا جائے۔ اس کے بعد انہوں نے وہیں لابی میں ہی فون پیس منگوایا اور چیف کو کال کی اور میرے بارے میں اپنے طور پر چیف سے کہہ دیا کہ صالحہ نے وعدہ کر لیا ہے وہ جولیا کو جذباتی رو سے باہر نکال لے گی اس لئے وہ کچھ

مہلت دے دیں جس پر چیف نے مجھ سے بات کی اور چیف کی باتوں سے مجھے اندازہ ہوا کہ عمران صاحب جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ اداکاری یا مذاق نہیں ہے۔چیف واقعی ایسا سوچ رہا ہے لیکن چیف بھی یہی چاہتا تھا کہ جولیا سیکرٹ سروس میں رہے اور اپنی بھرپور صلاحیتوں کا اظہار کرے اور میں نے واقعی چیف سے وعدہ کر لیا کہ میں جولیا کو اس جذباتی کیفیت سے نکال لوں گی جس پر چیف نے مجھے دو ماہ کی مہلت دے دی اور میں اس دوران مسلسل سوچتی رہی کہ کیا کروں اور کیا نہ کروں لیکن مجھے آپ سے بات کرنے کی ہمت نہ ہو رہی تھی۔اب اس بات کو تقریباً دو ماہ گزرنے والے ہیں اس لئے آج میں نے یہ بات کر دی ہے"...... صالحہ نے مسلسل بات کرتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر سب کے چہروں پر یکلخت انتہائی گہری سنجیدگی سی چھا گئی تھی۔

"ویری بیڈ۔اس کا مطلب ہے کہ میں اب چیف کی نظروں میں ناکارہ ہو چکی ہوں"...... جولیا نے انتہائی غمزدہ لہجے میں کہا۔

"چیف کی نظروں میں تم ناکارہ نہیں۔چیف تمہاری صلاحیتوں کے بے حد قائل ہیں لیکن تمہاری عمران کے معاملے میں جذباتیت نے تمہاری صلاحیتوں کو ختم کر دیا ہے۔اب تم صرف ایک عام سی جذباتی عورت بن کر رہ گئی ہو"...... صالحہ نے بے رحمانہ لہجے میں کہا۔

"مس صالحہ۔آپ پلیز سوچ سمجھ کر الفاظ منہ سے نکالیں۔مس

جولیا ہماری لیڈر ہیں اور ان کی عزت و احترام ہم پر فرض ہے"۔ اچانک صدیقی نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آئی ایم سوری۔واقعی میرا لہجہ سخت ہو گیا تھا۔آئی ایم سوری جولیا"...... صالحہ نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔تمہارا قصور نہیں ہے۔اگر ایسی بات ہے تو پھر میں کیا کر سکتی ہوں۔چیف چاہے مجھے موت کی سزا دے دے چاہے تو مجھے واپس سوئٹزر لینڈ بھجوا دے میرے لئے دونوں ہی برابر ہیں"۔ جولیا نے انتہائی مایوس سے لہجے میں کہا۔

"تم اس عمران پر لعنت بھیجو۔کیا ضرورت ہے تمہیں اس کے لئے جذباتی ہونے کی"...... تنویر نے کہا تو جولیا کا چہرہ ایک لمحے کے لئے غصے سے تمتما اٹھا لیکن دوسرے لمحے وہ ہونٹ بھینچ کر رہ گئی۔

"تنویر۔تمہیں ایسے الفاظ منہ سے نہیں نکالنے چاہئیں۔ویسے میرا خیال ہے کہ اگر عمران صاحب چاہیں تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"وہ کیسے۔عمران صاحب کی وجہ سے تو یہ سارا مسئلہ بنا ہے اور وہ مسلسل مس جولیا سے اشارے کنائے میں جذباتی باتیں کرتے رہتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"عمران صاحب یہ ہرگز نہیں چاہیں گے کہ مس جولیا کو سیکرٹ سروس سے علیحدہ کیا جائے۔وہ بھی مس جولیا کی صلاحیتوں کے دل سے قائل ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ عمران صاحب ماورائی علوم

ہپناٹزم اور آئی ٹی وغیرہ میں بے پناہ مہارت رکھتے ہیں اور اگر وہ چاہیں تو وہ مس جولیا کے ذہن کو نارمل کر سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن کیا وہ ایسا کریں گے بھی سہی ۔ مجھے تو یقین نہیں ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"اگر ہم عمران صاحب کو مجبور کر دیں تو مجھے یقین ہے کہ معاملات کم از کم بہتر ضرور ہو سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"کسی کو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ مس جولیا اگر چاہیں تو سب کچھ ٹھیک ہو سکتا ہے ۔ یہ بس اپنے آپ کو کنٹرول کر لیں"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں ۔ مس جولیا کی جذباتیت جس نہج پر پہنچ چکی ہے اس نہج پر پہنچنے کے بعد انہیں اپنے آپ پر کنٹرول نہیں رہ سکتا۔ پہلے بھی کئی بار انہوں نے اپنے آپ کو کنٹرول کیا۔ غیر جذباتی انداز اختیار کیا لیکن پھر معاملات ویسے ہی ہو گئے اس لئے میرا خیال ہے کہ اب یہ اس معاملے میں واقعی بے بس ہو چکی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اگر مس جولیا اجازت دیں تو ایک صاحب ایسا کر سکتے ہیں ۔ اس طرح عمران صاحب کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا اور کام بھی ہو جائے گا"...... اچانک خاور نے کہا تو سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے ۔

"کون ہے وہ"...... صفدر نے کہا۔

"ڈاکٹر رونالڈ اس وقت اس موضوع پر بین الاقوامی اتھارٹی رکھتے ہیں ۔ انہوں نے اس موضوع پر ایسے ایسے تجربات کئے ہیں کہ پوری دنیا چونک اٹھی ہے ۔ وہ ان دنوں یہاں پاکیشیا کی نیشنل یونیورسٹی میں اس موضوع پر لیکچر دینے کے لئے آئے ہوئے ہیں ۔ میرے ایک دوست ہیں بزنس مین راحت خان ۔ وہ ان کے میزبان ہیں ۔ میں ان سے مل چکا ہوں ۔ وہ شاید کل واپس چلے جائیں ۔ اگر آپ کہیں تو ابھی ان سے بات ہو سکتی ہے"...... خاور نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ کرو بات"...... کسی اور کے بولنے سے پہلے جولیا نے خود ہی ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو خاور نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"انٹرنیشنل کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں خاور بول رہا ہوں ۔ راحت خان صاحب سے بات کرائیں میں ان کا دوست ہوں"...... خاور نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔ راحت خان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"راحت ۔ میں خاور بول رہا ہوں ۔ ڈاکٹر رونالڈ ابھی یہیں ہیں یا واپس چلے گئے ہیں"...... خاور نے کہا۔

"ابھی یہیں ہیں۔ رات کی فلائٹ سے جا رہے ہیں۔ کیوں"۔ راحت خان نے پوچھا۔

"ایک کام ہے ان سے۔ اگر تم یہ کام کروا دو تو انتہائی مہربانی ہو گی"....... خاور نے کہا۔

"کیسا کام۔ تم بتاؤ تو سہی۔ تم میرے دوست ہو۔ تمہارا ہر قسم کا کام کر کے مجھے بے حد خوشی ہو گی"....... راحت خان نے جواب دیا۔

"ہماری ایک بزنس ساتھی خاتون ہیں جن کا نام مس جولیانا فٹز واٹر ہے۔ وہ میرے ایک دوست علی عمران کے ساتھ جذباتی طور پر انتہائی حد تک وابستہ ہو چکی ہیں لیکن عمران صاحب کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ کسی غیر ملکی خاتون کے ساتھ شادی نہیں کر سکتے اس لئے مس جولیا کو مسلسل ٹالتے چلے آ رہے ہیں۔ مس جولیا اب جذباتی طور پر اس حد پر پہنچ چکی ہیں کہ وہ کسی بھی لمحے خودکشی کر سکتی ہیں اس لئے اگر ڈاکٹر رونالڈ اپنے مخصوص علم سے ان کے ذہن سے علی عمران کے بارے میں جذباتی لگاؤ کو ختم کر دیں تو اس خاتون کی زندگی بھی بچ جائے گی اور وہ اپنی زندگی کو انجوائے بھی کر سکیں گی"....... خاور نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"یہ تو میرے خیال میں ڈاکٹر رونالڈ کے لئے معمولی سا کام ہے۔ میں ابھی رہائش گاہ پر جا رہا ہوں۔ تم اس خاتون کو ساتھ لے کر آ جاؤ تمہارا کام ہو جائے گا"....... راحت خان نے کہا۔

"اوکے۔ میں آ رہا ہوں"....... خاور نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"چلیں مس جولیا میرے ساتھ"....... خاور نے کہا۔

"ہاں چلو"....... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہم بھی ساتھ چلتے ہیں"....... باقی ساتھیوں نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح وہ ڈاکٹر رونالڈ شاید کام نہ کرے۔ صالحہ البتہ ہمارے ساتھ جا سکتی ہے۔ آپ سب یہیں رہیں ہم یہیں واپس آئیں گے"....... خاور نے کہا تو جولیا نے بھی اس کی تائید کر دی اور پھر خاور، جولیا اور صالحہ کے ساتھ کار میں سوار ہو کر راحت خان کی رہائش گاہ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ڈاکٹر رونالڈ ادھیڑ عمر آدمی تھے۔ انہوں نے آنکھوں پر گہرے سیاہ رنگ کے شیشوں والی عینک لگائی ہوئی تھی۔ راحت خان شاید پہلے ہی ان سے بات کر چکا تھا۔

"آپ ہیں مس جولیا"....... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں ہوں"....... جولیا نے آہستہ سے جواب دیا۔

"اوکے۔ آئیے میرے ساتھ۔ ہم علیحدہ کمرے میں چل کر بات کرتے ہیں"....... ڈاکٹر رونالڈ نے اٹھتے ہوئے کہا تو جولیا اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ دونوں اس کمرے سے نکل کر باہر چلے گئے جبکہ راحت خان، خاور اور صالحہ آپس میں باتیں کرتے رہے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد جولیا اور ڈاکٹر رونالڈ واپس آ گئے۔ جولیا ایسے چل رہی تھی جیسے بے حد تھک گئی ہو۔

"مسٹر خاور ۔ آپ کی ساتھی خاتون ذہنی طور پر انتہائی طاقتور ہیں اور اس شخص علی عمران کے ساتھ ان کی جذباتی وابستگی اس قدر گہری تھی کہ ایک بار تو میں بھی مایوس ہو گیا تھا لیکن پھر میں نے چیلنج سمجھ کر یہ کام کیا اور بے پناہ محنت کے باوجود مجھے ستر فیصد کامیابی ہوئی ہے ۔ اس سے زیادہ ممکن ہی نہیں ہے"....... ڈاکٹر رونالڈ نے کہا۔

"کافی ہے جناب ۔ لیکن کیا ایسا تو نہیں ہو گا کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ دوبارہ پہلے والی کیفیت میں آ جائیں"....... خاور نے کہا۔

"نہیں ۔ اب جب تک ان کو مخصوص کمبیشن نہ دی جائیں یہ ایسی ہی رہیں گی اور میں تو آج واپس چلا جاؤں گا اس لئے اب یہ ایسی ہی رہیں گی"....... ڈاکٹر رونالڈ نے جواب دیا۔

"اس سے ان کی ذہنی صلاحیتوں پر تو کوئی برا اثر نہیں پڑے گا"....... صالحہ نے کہا۔

"اوہ نہیں ۔ ایسی کوئی بات نہیں ۔ آپ بے فکر رہیں" ۔ ڈاکٹر رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کا بے حد شکریہ جناب ۔ اب ہمیں اجازت دیں"....... خاور نے کہا اور پھر ان سے اجازت لے کر وہ تینوں واپس کار میں بیٹھ گئے۔

"آپ کیا محسوس کر رہی ہیں مس جولیا"....... خاور نے سائیڈ سیٹ پر خاموش بیٹھی ہوئی جولیا سے کہا۔

"میں ٹھیک ہوں"....... جولیا نے مختصر سا جواب دیا۔

"جولیا ۔ اگر عمران صاحب کو کچھ ہو جائے تو تمہارا کیا ردعمل ہو گا"....... عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی صالحہ نے کہا۔

"کیا ہو جائے گا"....... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"کوئی ایکسیڈنٹ یا کوئی اور واقعہ جو ان کی جان کے لئے خطرناک ہو"....... صالحہ نے کہا۔

"ظاہر ہے مجھے افسوس ہو گا ۔ وہ ہمارا ساتھی ہے"....... جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا تو صالحہ نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے وہ اب مطمئن ہو گئی ہو۔

پاکیشیائی دارالحکومت کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر ویسے تو ہر
وقت گہما گہمی نظر آتی تھی کیونکہ وہاں مسلسل مختلف ممالک سے
فلائٹس آتی اور مختلف ممالک کو جاتی رہتی تھیں لیکن اس وقت یہاں
گہما گہمی اس لئے عروج پر تھی کہ اس وقت تقریباً آٹھ فلائٹس یکے بعد
دیگرے آنے والی تھیں اور ان کے درمیان معمولی سا وقفہ تھا اس
لئے پبلک لاؤنجز اور ایئر پورٹ کا پورا ایریا مردوں اور عورتوں سے
بھرا ہوا نظر آرہا تھا۔ پبلک لاؤنج کے ایک کونے میں ایک نوجوان
لڑکی ایک بنچ پر بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ
مقامی لڑکی تھی۔ اس نے جینز کی پینٹ کے اوپر براؤن لیدر جیکٹ
پہنی ہوئی تھی۔ اس کے سنہرے بال اس کے کاندھوں پر پڑے
ہوئے تھے۔ اس کے دونوں کانوں میں ہیروں کے ٹاپس تھے۔ وہ
تیکھے نقوش کی حامل خوبصورت لڑکی تھی۔ ایسی لڑکی جسے ہر مرد کم

از کم ایک بار ضرور مڑ کر دیکھتا تھا۔ وہ بڑے اطمینان بھرے انداز
میں بیٹھی ہوئی تھی لیکن اس کی نظریں اس راستے پر جمی ہوئی تھیں
جہاں سے فلائٹس سے آنے والے مسافر پبلک لاؤنج میں داخل ہو
رہے تھے۔ اس لڑکی کا نام لوسیا تھا۔ وہ پاکیشیا کے ایک بڑے
صنعت کار سیٹھ اشرف کی اکلوتی بیٹی تھی۔ دارالحکومت میں ان کی
چار بڑی ٹیکسٹائل ملیں تھیں اور ایک پورا بزنس پلازہ ان کے گروپ
کے بزنس کے لئے مخصوص تھا جس کا نام اشرف پلازہ تھا۔ لوسیا نے
ایکریمیا کی ایک یونیورسٹی سے ٹیکسٹائل بزنس میں ماسٹر ڈگری
حاصل کی تھی اور ابھی وہ طالب علم ہی تھی کہ اس کا والد اچانک
ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا اور لوسیا کو تعلیم ادھوری چھوڑ
کر واپس پاکیشیا آنا پڑا۔ پہلے تو اس نے والد کے بزنس کو سنبھالا لیکن
کچھ عرصے بعد اس نے تمام کام مینجرز پر چھوڑ دیا اور خود اس نے ایک
کلب خرید کر اسے اپنی مرضی سے دوبارہ ایڈجسٹ کرایا اور خود وہ
اس کی چیف مینجر بن گئی کیونکہ اس کی فطرت میں بے حد لاابالی پن
اور ہلہ گلہ کا عنصر نمایاں تھا۔ ایکریمیا میں ٹیکسٹائل بزنس کی تعلیم وہ
صرف اپنے والد کو خوش کرنے کے لئے حاصل کر رہی تھی اور یہ تعلیم
بھی صرف نام کی تھی۔ اس کا سارا وقت نائٹ کلبوں، ہوٹلوں اور
جوئے خانوں میں گزرتا تھا۔ اسے تھرل سے بھرپور زندگی ہی زندگی
لگتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ ایکریمیا میں ایک سینڈیکیٹ سے وابستہ
ہو گئی۔ اس سینڈیکیٹ کا چیف تھامسن اسے بے حد پسند کرتا تھا

اس لئے اس نے لوسیا کو باقاعدہ نہ صرف مارشل آرٹ کی انتہائی
سخت تربیت دلائی تھی بلکہ نشانہ بازی اور انتہائی حساس اسلحہ چلانے
کی بھی باقاعدہ ٹریننگ دلائی تھی اور چونکہ لوسیا کا اپنا مزاج اسی قسم کا
تھا اس لئے اس نے انتہائی محنت سے یہ سب کچھ سیکھ لیا جس کی وجہ
سے اس کا نام نہ صرف سینڈیکیٹ میں نمایاں ہو گیا بلکہ ایکریمیا کی
ریاست فلوریڈا کی زیر زمین دنیا میں اسے ڈینجر گرل کے نام سے پکارا
جانے لگا۔ اس نے کلبوں میں غنڈوں اور بدمعاشوں سے انتہائی
خوفناک لڑائیاں لڑیں اور یہ اس کی مہارت تھی کہ ایسی ہر
خوفناک لڑائی میں آخر کار فتح اسے ہی حاصل ہوئی تھی۔ یہی وجہ تھی
کہ فلوریڈا کی انڈر گراؤنڈ ورلڈ میں اچھے اچھے لڑاکے اور بدمعاش اس
کے نام سے خوف کھانے لگے تھے۔ پھر اس نے اسی تھرل کے تحت
پیشہ ور قاتلوں کا روپ بھی اپنا لیا اور کہا جاتا تھا کہ وہ اس قدر سفاکی
اور سنگدلی سے لوگوں کو ہلاک کرتی تھی کہ شاید سفاک سے سفاک
آدمی بھی اپنے شکار کو اس قدر بے رحمی اور سفاکی سے ہلاک نہ کر سکتا
تھا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد اس نے اس پیشے کو چھوڑ دیا کیونکہ یہ سب کچھ
وہ صرف شوقیہ طور پر کرتی تھی ورنہ اسے دولت کی پرواہ نہ تھی۔ اس
کے مختلف بینکوں میں اکاؤنٹس تھے اور یہ اکاؤنٹس ہمیشہ بھاری
مالیت کی رقوم سے بھرے رہتے تھے۔ ویسے وہ ایکریمیا میں رہ کر
انتہائی بے باک ہو چکی تھی اور مکمل طور پر مغربی رنگ میں آ چکی تھی
یہی وجہ تھی کہ مردوں کو دوست بنانا اور پھر انہیں چھوڑ دینا اس کی

ہابی میں شامل تھا۔ پاکیشیا آئے ہوئے اسے دو سال ہو گئے تھے لیکن
ان دو سالوں میں بھی وہ سینکڑوں بار ایکریمیا کا چکر لگا چکی تھی۔
پاکیشیا اسے قطعاً پسند نہیں تھا کیونکہ یہاں اس کے نقطہ نظر سے
لوگوں میں ذہنی پسماندگی انتہا پر تھی اور اس کے بقول لوگوں نے
خواہ مخواہ اپنی زندگیوں پر اخلاقیات کے بھاری پردے ڈال رکھے تھے
جبکہ لوسیا زندگی کو انجوائے کرنے کی قائل تھی اس لئے بعض اوقات
وہ اس قدر جھلا جاتی تھی کہ اس کا دل چاہتا تھا کہ یہاں اپنے والد کی
تمام ٹیکسٹائل ملیں اور بزنس فروخت کر کے وہ مستقل طور پر
ایکریمیا شفٹ ہو جائے لیکن یہ بزنس اس قدر پھیلا ہوا تھا کہ وہ اگر
اسے سمیٹنا بھی چاہے تب بھی اسے اس کام میں کئی سال لگ سکتے
تھے اس لئے وہ مجبوراً یہاں رہ رہی تھی۔ البتہ یہاں بھی اس کے دن
رات اس انداز میں گزرتے تھے جس انداز میں وہ ایکریمیا میں رہنے
کی عادی تھی۔ اس کی رہائش گاہ دارالحکومت کی سب سے بڑی نشیمن
کالونی میں تھی۔ یہ رہائش گاہ کیا تھی پورا شاہی محل تھا جس میں
ملازموں کی فوج موجود رہتی تھی اور وہ وہاں کسی شہزادی کے سے
انداز میں رہتی تھی۔ نئے ماڈلز اور انتہائی قیمتی کاروں کا ایک پورا بیڑا
اس کے استعمال میں تھا اور رہائش گاہ پر اکثر پارٹیاں منعقد کی جاتی
تھیں جن کی میزبان لوسیا ہی تھی۔ اس وقت وہ یہاں ایئر پورٹ پر
اس لئے موجود تھی کہ ایکریمیا سے اس کا ایک دوست لارسن آ رہا تھا
اور لارسن اس کا ایسا دوست تھا جس سے اس کی دوستی کئی سالوں

کے باوجود قائم تھی ۔ لارسن کا تعلق ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی
سے تھا ۔ وہ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ تھا اور شاندار لڑاکا اور انتہائی
بچہ نشانے کا مالک تھا ۔ اس کے ساتھ ساتھ چونکہ وہ زندگی کو
انجوائے کرنے کا قائل تھا اس لئے لوسیا کی اس سے دوستی چل رہی
تھی ۔ لارسن بھی لوسیا کی صلاحیتوں کا دل سے قائل تھا اور وہ اسے
مذاق میں ڈینجرس فیری یعنی خطرناک پری کہا کرتا تھا ۔ لارسن کا
تعلق جس ایجنسی سے تھا اسے ٹاپ ایجنسی کہا جاتا تھا اور اس ایجنسی
کا دائرہ کار یورپ تک محدود تھا ۔ اس ایجنسی کا کام بڑے بڑے
پراجیکٹس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا، ان کے خصوصی
کاغذات حاصل کرنا اور اگر ضرورت پڑے تو ان بڑے بڑے
پراجیکٹس کو تباہ کرنا شامل تھا ۔ ان بڑے پراجیکٹس میں ایٹمی بجلی
گھر، بڑے بڑے ڈیم اور خفیہ لیبارٹریاں وغیرہ آتی تھیں اور لارسن
ٹاپ ایجنسی کا چیف ایجنٹ تھا اور اس کے کارناموں کی ٹاپ ایجنسی
میں دھوم تھی ۔ لارسن سے لوسیا کی آخری ملاقات دو ہفتے پہلے ایکریمیا
میں ہوئی تھی اور لارسن نے اسے بتایا تھا کہ اس کی ایجنسی اسے
ایک کام کے لئے پاکیشیا بھجوا رہی ہے اس لئے اگر ایسا ہوا تو وہ
پاکیشیا آئے گا جس پر لوسیا بے حد خوش ہوئی اور اس نے اس سے
وعدہ لے لیا کہ وہ نہ صرف اس کا مہمان رہے گا بلکہ اس کام میں بھی
اسے شامل کرے گا اور لارسن نے اس سے وعدہ کر لیا تھا ۔ یہی وجہ
تھی کہ کل جب لارسن کا فون آیا کہ وہ آج کی فلائٹ سے پاکیشیا پہنچ

رہا ہے تو لوسیا خود چل کر ایئرپورٹ اس کے استقبال کے لئے آ گئی
تھی اور اس وقت بنچ پر بیٹھی لارسن کی آمد کا انتظار کر رہی تھی اور یہ
واقعی لارسن کی خوش قسمتی تھی کہ ایسا ہو رہا تھا ورنہ لوسیا شاید کسی
بادشاہ کے استقبال کے لئے بھی اس طرح خود چل کر ایئرپورٹ نہ
آتی ۔ فلائٹس کی آمد کے مسلسل اعلان ہو رہے تھے اور پھر جب
ایکریمیا کی فلائٹ کی آمد کا اعلان ہوا تو لوسیا مسکراتی ہوئی اٹھ کھڑی
ہوئی ۔ ارد گرد موجود مردوں کی نظریں مقناطیسی انداز میں اس پر جمی
ہوئی تھیں لیکن لوسیا ایسی نظروں کی عادی تھی اس لئے اسے معمولی
سا احساس بھی نہ ہو رہا تھا ورنہ جس قدر تعداد میں آنکھیں اس پر
چاروں طرف سے جمی ہوئی تھیں اور جس طرح کے جذبات ان
آنکھوں میں موجود تھے لوسیا کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو شاید ایک
لمحہ کے لئے بھی برداشت نہ کر سکتی لیکن لوسیا اس طرح اطمینان
بھرے انداز میں کھڑی تھی جیسے وہ مردوں سے بھرے ہوئے پبلک
لاؤنج کی بجائے کسی لق و دق صحرا میں اکیلی کھڑی ہو ۔ لاؤنج وے
سے اب مسلسل ایکریمین فلائٹ کے مسافر آ رہے تھے اور ان کے
استقبال کے لئے آنے والے دوڑ دوڑ کر ان سے مل رہے تھے ۔ لاؤنج
میں واقعی ایک ہنگامہ سا برپا تھا کہ اچانک ایک وجیہہ ایکریمی
نوجوان جس کے جسم پر چاکلیٹی رنگ کا خوبصورت سوٹ تھا ہاتھ میں
بریف کیس پکڑے لاؤنج میں داخل ہوا ۔ چہرے مہرے اور ڈیل
ڈول اور انداز سے وہ ہالی وڈ کی ایکشن فلموں کا ہیرو دکھائی دے رہا تھا

لمبے قد اور چوڑے کاندھوں کے ساتھ ساتھ بھرا ہوا ورزشی جسم اس انداز میں وہ بے پناہ چست اور مستعد دکھائی دے رہا تھا۔ آنکھوں میں ذہانت کی تیز چمک موجود تھی۔ یہ لارسن تھا لوسیا کا مہمان۔

" ہائے "....... لوسیا نے یکلخت انتہائی مسرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے لارسن کی طرف بڑھی۔ لارسن نے آواز سنتے ہی چونک کر اس کی طرف دیکھا اور اس نے بھی ہائے کہہ کر اسے جواب دیا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ انتہائی بھرپور انداز میں مصافحہ کر رہے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے باتیں کرتے ہوئے لاؤنج سے نکل کر پارکنگ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

" پاکیشیا تو بڑا جدید اور خوبصورت ملک ہے ورنہ میرے ذہن میں تو اس کے بارے میں قطعاً مختلف تصور تھا "....... لارسن نے پارکنگ میں موجود نئے ماڈل کی بی ایم ڈبلیو لگژری کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا جبکہ لوسیا اس کے ساتھ ہی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔ کار کا باوردی ڈرائیور تھا جس نے باقاعدہ ہاتھوں پر دستانے پہنے ہوئے تھے۔ اس نے ان دونوں کے بیٹھنے کے بعد کار کا دروازہ بند کیا اور پھر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد کار کا نفیس انجن جاگ اٹھا لیکن انجن چلنے کے باوجود اس سے معمولی سی آواز بھی سنائی نہ دے رہی تھی اور نہ ہی کسی قسم کی تھرتھراہٹ محسوس ہو رہی تھی۔ پھر کار آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگی اور پھر وہ اس انداز میں

دوڑنے لگی کہ لارسن کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کار کی بجائے کسی اڑن قالین پر بیٹھا فضا میں اڑ رہا ہو۔ معمولی سا دھچکا بھی اسے محسوس نہ ہو رہا تھا۔

" بڑی نفیس کار ہے لوسیا "....... لارسن نے کار کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ لوسیا لارسن سے اس طرح جڑ کر بیٹھی تھی جیسے وہ اس کے جسم کا حصہ ہو۔

" ہاں۔ میرے پاس اس کا پورا بیڑا ہے "....... لوسیا نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ لوسیا کی محل نما رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ یہاں ملازموں کی فوج ظفر موج اور رہائش گاہ کی آرائش و زیبائش دیکھ کر تو واقعی لارسن کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

" تم تو کوئین کی طرح رہ رہی ہو۔ ویری گڈ "....... لارسن نے کہا۔

" کوئین نہیں بلکہ پرنسز کہو لارسن۔ کوئین تو بوڑھی عورت ہوتی ہے اور میں تمہیں کہاں سے بوڑھی لگ رہی ہوں "....... لوسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ سوری۔ واقعی پرنسز ہی تمہارے لئے بہترین نام ہے "۔ لارسن نے جواب دیا۔ وہ دونوں اس وقت شراب پینے میں معروف تھے۔

" اب بتاؤ کہ تمہیں یہاں کیا کام ہے "....... لوسیا نے کہا تو لارسن بے اختیار چونک پڑا۔

"بہتر ہے کہ تم اس بارے میں مت پوچھو"...... لارسن نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیوں"...... لوسیا نے چونک کر حیرت اور قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ میں تمہیں کسی سرکاری معاملے میں ملوث نہیں کرنا چاہتا۔ تم نے یہاں رہنا ہے اور میں نے واپس چلے جانا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہاں کی پولیس، انٹیلی جنس یا سیکرٹ سروس اس کیس کے پیچھے کام کرے تو وہ تمہیں آسانی سے گھیر لیں گے اور تمہارے لئے مسئلہ بن جائے گا"...... لارسن نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو کیا تمہارا مشن اس قدر خطرناک ہے کہ سیکرٹ سروس اس کے پیچھے کام کرے گی"...... لوسیا نے اور زیادہ پرجوش لہجے میں کہا۔

"میں نے ایک مثال دی ہے۔ ویسے مجھے خصوصی طور پر حکم دیا گیا ہے کہ میں اس انداز میں کیس مکمل کروں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک مسخرے سے آدمی علی عمران کو اس کی بھنک نہ پڑ جائے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں اس علی عمران کو انتہائی خطرناک سمجھا جاتا ہے"...... لارسن نے جواب دیا۔

"تم بے فکر رہو۔ میں نے کچی گولیاں نہیں کھیلیں۔ میں تم سے زیادہ تربیت یافتہ ہوں۔ میں چاہوں تو تمہاری ایجنسی کی چیف بن سکتی ہوں۔ میں تو صرف تھرل کی خاطر تمہارے کیس میں شامل ہونا چاہتی ہوں کیونکہ یہاں میں انتہائی بور زندگی گزار رہی

ہوں"...... لوسیا نے کہا۔

"تو پھر ایک وعدہ کرو کہ اگر تمہیں کہیں کسی قسم کا کوئی خطرہ محسوس ہونے لگے تو تم فوراً ایکریمیا آجاؤ گی اور جب تک معاملات ختم نہ ہو جائیں تم واپس نہیں آؤ گی کیونکہ میں تم جیسی خوبصورت لڑکی کو ہلاک ہوتے نہیں دیکھ سکتا"...... لارسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وعدہ"...... لوسیا نے فوراً ہی وعدہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہاں میرا مشن بالکل سادہ ہے۔ حکومت پاکیشیا یہاں ایک بڑا ڈیم بنانا چاہتی ہے جسے بگ ڈیم کہا جاتا ہے۔ بگ ڈیم پاکیشیا کے مستقبل کے لئے ناگزیر ہو چکا ہے۔ اگر بگ ڈیم کو بروقت نہ بنایا گیا تو پاکیشیا میں پانی کی اس قدر کمی ہو جائے گی کہ پورا پاکیشیا صحرا میں تبدیل ہو جائے گا اور میری ایجنسی چاہتی ہے کہ یہ بگ ڈیم اگر بنے تو کام نہ کر سکے"...... لارسن نے کہا۔

"کیوں۔ حکومت ایکریمیا کو اس سے کیا فائدہ ہوگا"...... لوسیا نے چونک کر کہا۔

"حکومتوں کے اپنے مفادات ہوتے ہیں لوسیا۔ بعض اوقات حکومتیں ایک دوسرے کی دوست ہوتی ہیں لیکن اندر سے وہ ایک دوسرے کی دشمن ہوتی ہیں یا پھر کسی دوسرے کی دوست ہوتی ہیں۔ اس طرح بہت سے پہلو ہوتے ہیں جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے تو اصل میں ایکریمیا پاکیشیا سے بھی اور اس کے ہمسایہ بڑے

ملک کافرستان سے بھی مخصوص مفادات حاصل کرنا چاہتا ہے جبکہ
کافرستان اور پاکیشیا میں انتہائی گہری دشمنی ہے ۔ ایکریمیا دونوں کا
دوست ہے لیکن پاکیشیا سے اس کی دوستی صرف اپنے مفادات تک
ہے جبکہ کافرستان سے اس کی دوستی بھی اس لئے ہے کہ کافرستان
اس کے لئے بڑی منڈی ہے ۔ یہ ایک چھوٹا براعظم ہے ۔ ایکریمیا کی
یہی خواہش ہے کہ پاکیشیا کو دوبارہ کافرستان میں شامل کر دیا جائے
یا کافرستان کسی طرح پاکیشیا پر قبضہ کر لے لیکن پاکیشیا چھوٹا ملک
ہونے کے باوجود ایٹمی پاور ہے اور پاکیشیا کے عوام انتہائی بہادر اور
دلیر ہیں ۔ وہ لڑنے مرنے سے قطعاً نہیں گھبراتے اور کافرستان سے
ان کی دشمنی انتہائی گہری ہے ۔ پہلے ایکریمیا نے کوشش کی کہ
پاکیشیا اور کافرستان کے درمیان دوستی کی ایسی فضاء قائم ہو جائے
جس سے پاکیشیائی عوام خود ہی کافرستان میں شامل ہونے کا مطالبہ
کر دیں یا کم از کم دونوں ملکوں کے درمیان کنفیڈریشن قائم ہو
جائے ۔ چونکہ کافرستان پاکیشیا سے پانچ گنا بڑا ملک ہے اس لئے
کافرستان پاکیشیا کو ہمیشہ کے لئے دبالے گا ۔ ابتداء میں تو یہ پالیسی
خاصی کامیاب نظر آئی لیکن پھر اچانک صورت حال بدل گئی اور
پاکیشیا کی عوام اپنی حکومت کے بھی خلاف ہو گئی ۔ اس طرح اس
آئیڈیا کو ڈراپ کرنا پڑا ۔ چنانچہ پھر ماہرین نے ایک طویل المیعاد
منصوبہ بنایا ۔ اس منصوبے کے تحت میں یہاں آیا ہوں ۔ پاکیشیا
نے بگ ڈیم کی فزیبلٹی رپورٹ ایکریمیا کی ایک فرم سے تیار کرائی

ہے ۔ اس فرم کے پاس اس کی دوسری کاپی موجود تھی ۔ حکومت
ایکریمیا نے اس فرم کے ماہرین سے اس فزیبلٹی رپورٹ میں ایسی
تبدیلیاں کرائی ہیں کہ ان کے مطابق جب یہ ڈیم تیار ہو جائے گا تو
وہ مکمل طور پر ناکارہ رہے گا اور تباہ ہو جائے گا اور پاکیشیا کی صورت
حال ایسی ہے کہ اسے ہر صورت میں فوری طور پر بگ ڈیم بنانا ہو گا
اگر بگ ڈیم نہ بنایا گیا تو آئندہ چند سالوں میں یہاں پانی کی اس قدر
کمی ہو جائے گی کہ پاکیشیا کو صحرا میں تبدیل ہونا پڑے گا اور پورا
پاکیشیا تباہ ہو کر رہ جائے گا ۔ ایسی صورت میں کافرستان آسانی سے
اس پر قبضہ کر لے گا"...... لارسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو
لوسیا کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں ۔

"یہ تو انتہائی عجیب منصوبہ بندی ہے ۔ لیکن کیا تم وہ فزیبلٹی
رپورٹ یہاں سے اڑانے آئے ہو تاکہ ڈیم نہ بن سکے"...... لوسیا نے
کہا ۔

"اوہ نہیں ۔ اگر ایسا ہوا تو حکومت فوری طور پر کسی اور فرم سے
فزیبلٹی رپورٹ تیار کرا لے گی ۔ زیادہ سے زیادہ اسے مزید رقم خرچ
کرنا پڑے گی اور مزید پانچ چھ ماہ لگ جائیں گے لیکن اس سے تو
ہمارا تمام منصوبہ تباہ ہو جائے گا ۔ میں تبدیل شدہ فزیبلٹی رپورٹ
ساتھ لایا ہوں ۔ میں نے صرف اسے تبدیل کرنا ہے اور یہاں سے
اصل فزیبلٹی رپورٹ لے جانی ہے اور اس کی جگہ تبدیل شدہ
رپورٹ رکھ دینی ہے ۔ یہ رپورٹ اس قدر ماہرانہ انداز میں تیار کی

گئی ہے کہ ماہرین کو اس میں ہونے والی تبدیلیوں کا قطعی علم نہ ہو سکے گا اور نہ ان کے ذہن میں ایسا کوئی خیال ہو گا اس لئے وہ اس تبدیل شدہ رپورٹ کے مطابق ڈیم بناتے رہیں گے ۔ اس ڈیم کو تیار ہونے میں چھ سات سال لگ جائیں گے اور اس پر اس قدر کثیر رقم خرچ آئے گی کہ جب ڈیم تیار ہو کر ناکام ہو جائے گا تو پاکیشیا کی نہ صرف معیشت مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی بلکہ پھر اتنا وقت بھی گزر جائے گا کہ پاکیشیا کے پاس دوبارہ نئے سرے سے کام کرنے کا وقت ہی نہیں ہو گا اور نتیجہ وہی نکلے گا جو میں نے بتایا ہے"۔ لارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا وہ لوگ پہچان نہیں لیں گے کہ فزیبیلٹی رپورٹ تبدیل ہو چکی ہے"...... لوسیا نے کہا۔

"نہیں ۔ یہ دوسری رپورٹ اس پہلی رپورٹ کی ڈیٹو کاپی ہے ۔ اس میں تبدیلیاں اس انداز میں کی گئی ہیں کہ بظاہر اسے چیک نہیں کیا جا سکتا"...... لارسن نے جواب دیا۔

"لیکن کیا اس فرم کے ماہرین اب پاکیشیا نہیں آتے جاتے"۔ لوسیا نے کہا۔

"آتے ہیں ۔ لیکن تب جب انہیں کال کیا جائے ۔ ویسے نہیں کیونکہ ان کا کام ختم ہو چکا ہے"...... لارسن نے جواب دیا۔

"لیکن کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ فرم کے کسی ماہر کو بھیج کر یہ رپورٹ تبدیل کرا لی جاتی"...... لوسیا نے کہا۔

"نہیں ۔ یہ انتہائی رسکی کام ہے ۔ اس فرم کے چند ماہرین اس کام میں ملوث کئے گئے ہیں اور رپورٹ تیار کرا کر ان ماہرین کو روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک کر دیا گیا ہے تاکہ اگر کسی کو شک بھی پڑ جائے تو وہ اس فرم سے کچھ معلوم نہ کر سکیں اور یہ سارا کام چونکہ خفیہ ہوتا ہے اس لئے مجھے یہاں بھجوایا گیا ہے"...... لارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں سمجھ گئی ہوں ۔ لیکن اصل رپورٹ تم ضائع کر دو گے کیا"...... لوسیا نے کہا۔

"اوہ نہیں ۔ اصل رپورٹ میں حکومت کو پہنچا دوں گا ۔ اس کے بعد حکومت اس کا کیا کرتی ہے اور کیا نہیں یہ میرا مسئلہ نہیں ہے"...... لارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ یہاں تمہارا پروگرام کیا ہے"...... لوسیا نے پوچھا۔

"یہاں ایک گروپ ہے جس سے میں نے کام لینا ہے ۔ اصل فزیبیلٹی رپورٹ ایک آفس میں موجود ہے ۔ رات کو اسے اس انداز میں تبدیل کرنا ہے کہ کسی کو معمولی سی بھنک بھی نہ پڑے اور بہرحال یہ کام ہو جائے گا ۔ یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے ۔ یہ میرا کام ہے میں کر لوں گا"...... لارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے ایک آدمی کا نام لیا ہے اور سیکرٹ سروس کا ۔ اسے کیسے معلوم ہو گا یہ سب کچھ اور اگر معلوم بھی ہو گیا تو وہ کیا کر سکیں

گے "...... لوسیا نے کہا۔

"وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں ۔اسے چھوڑو ۔ ہم نے بہرحال اس انداز میں کام کرنا ہے کہ انہیں معلوم ہی نہ ہو سکے "...... لارسن نے کہا تو لوسیا اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اوکے ۔آؤ کھانا لگ گیا ہو گا"...... لوسیا نے کہا تو لارسن بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

عمران فلیٹ میں بیٹھا ایک سائنسی رسالے کے مطالعہ میں مصروف تھا ۔ سلیمان شاپنگ کے لئے مارکیٹ گیا ہوا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے رسالے سے نظریں ہٹائے بغیر کہا۔

"طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب ۔آپ کے خلاف بڑی بھرپور سازش ہوئی ہے اور سازش کامیاب بھی ہو گئی ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اچھا ۔ کمال ہے ۔اب میری اتنی اہمیت ہو گئی ہے کہ میرے خلاف سازش ہو سکے ۔ واہ ۔ یہ تو واقعی میرے لئے انتہائی خوشی کی

بات ہے"...... عمران نے رسالے کو بند کر کے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔ مس جولیا کے ذہن سے آپ کے بارے میں جذباتی پن واش کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو"...... عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو یاد ہے کہ آپ نے صالحہ سے بات کی تھی جولیا کے جذباتی پن کے بارے میں اور اسے بتایا تھا کہ اگر جولیا کا جذباتی پن دور نہ ہوا تو جولیا کو سیکرٹ سروس سے نکال دیا جائے گا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ۔ مجھے یاد ہے لیکن"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو صالحہ نے یہ بات پوری ٹیم کے سامنے رکھ دی اور پھر خاور نے تجویز پیش کی کہ ہپناٹزم کی مدد سے جولیا کے ذہن کو واش کرا دیا جائے اور اس کے مطابق چونکہ اس کے ایک دوست کے پاس ہپناٹزم میں بین الاقوامی اتھارٹی رکھنے والے ڈاکٹر رونالڈ یہاں دارالحکومت میں آئے ہوئے تھے اس لئے خاور اور صالحہ دونوں جولیا کو ان کے پاس لے گئے اور اس ڈاکٹر رونالڈ نے جولیا کے ذہن سے آپ کے ساتھ تعلق کو واش کر دیا ۔ صالحہ نے مجھے تفصیلی رپورٹ

دی ہے ۔ اس کے مطابق اس ڈاکٹر رونالڈ نے بتایا ہے کہ مس جولیا کا ذہن بے پناہ طاقتور ہے اور اس کی آپ سے جذباتی وابستگی اس قدر گہری ہے کہ ڈاکٹر رونالڈ باوجود بے پناہ محنت کے صرف ستر فیصد کامیابی حاصل کر سکے ہیں"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر رونالڈ یہاں آئے ہوئے تھے ۔ اوہ ۔ مجھے معلوم ہی نہیں ہو سکا ورنہ میں ان سے ضرور ملتا ۔ وہ واقعی ان علوم میں بین الاقوامی اتھارٹی ہیں اور انہی کی محنت تھی کہ انہوں نے ستر فیصد کامیابی حاصل کر لی ورنہ تو شاید دس فیصد بھی کامیابی نہ ہو سکتی تھی"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے آپ کو اس لئے بتایا ہے کہ کہیں آپ مس جولیا کو دوبارہ پہلے والی کیفیت میں نہ لے آئیں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ اس ڈاکٹر رونالڈ سے بھی زیادہ اس علم کے ماہر ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے نہیں ۔ ویسے میرے ذہن میں یہ خیال نہیں آیا ورنہ یہ واقعی آسان طریقہ تھا لیکن اب اگر ایسا ہو چکا ہے تو ٹھیک ہے ۔ اب ایسے ہی سہی ۔ چلو کم از کم جولیا جذباتی کیفیت سے نکل کر کام کے موڈ میں تو آ جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ۔ آپ کو تو جولیا کے بدلے ہوئے رویئے سے دھچکا تو نہیں پہنچا گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا تم نے جولیا سے بات کی ہے اس بارے میں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں - میں نے فون پر جولیا سے بات کی ہے - جولیا آپ کے بارے میں واقعی نارمل ہو چکی ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صرف ایک فرق پڑ جائے گا کہ جولیا اب گھٹ کر رہ جائے گی - بہرحال دیکھو اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کو بھی واقعی میری بات سن کر دھچکا پہنچا ہے لیکن عمران صاحب - جولیا اپنی صلاحیتیں تیزی سے ختم کئے چلی جا رہی تھی اور مجھے معلوم ہے کہ آپ نے اسے بہرحال ایک طرف کر دینا تھا اس لئے میرے خیال میں جو کچھ ہوا اچھا ہوا ہے" - بلیک زیرو نے کہا۔

"او کے - اگر چیف کو یہ صورت حال پسند ہے تو پھر ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ جولیا کو فون کر کے بات تو کریں - پھر مجھے بتائیں کہ کیا رزلٹ نکلتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا مطلب - کیا تمہیں خدشہ ہے کہ جولیا میرے ساتھ بات کرتے ہوئے دوبارہ جذباتی ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں - واقعی عمران صاحب - میرے ذہن میں یہی خدشہ موجود

ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم فکر مت کرو - میں چاہوں تو جولیا کے ذہن میں اپنے لئے ایسی نفرت پیدا کر دوں کہ وہ مجھے دیکھتے ہی گولی سے اڑا دے اس لئے میں اس تیس فیصد کو غنیمت سمجھوں گا"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بلیک زیرو نے او کے کہہ کر اللہ حافظ کہا اور رسیور رکھ دیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی - ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے بڑے لگاوٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے - کیوں فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے سپاٹ لہجے میں کہا گیا۔

"میں نے سوچا کئی دن ہو گئے ہیں تمہاری مدھر اور شیریں آواز سنے - مجھے یوں محسوس ہونے لگ گیا تھا جیسے میرے اندر خلا پیدا ہو گیا ہے - اب تمہاری آواز سن کر میرا دل پھول کی طرح کھل اٹھا ہے"...... عمران نے باقاعدہ لگاوٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے پاس ایسی فضول باتیں سننے کا وقت نہیں ہے" - دوسری طرف سے پہلے سے بھی زیادہ سپاٹ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے

رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو دس فیصد بھی باقی نہیں رہا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر سائنسی رسالہ اٹھایا اور پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے رسالے سے نظر ہٹائے بغیر کہا۔

"صدیقی بول رہا ہوں عمران صاحب"...... دوسری طرف سے صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"ارے چیف آف فورسٹارز کہا کرو۔ چلو سننے والے پر کچھ رعب تو پڑ جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ پر رعب ڈال کر میں نے خود ہی شرمندہ ہونا ہے۔ بہرحال میں نے آپ کو اس لئے فون کیا ہے کہ آج میں اپنے ایک دوست سے ملنے اس کی رہائش پر گیا تو ساتھ والی کوٹھی سے میں نے ایک ایکریمین کو کار میں سوار باہر آتے دیکھا۔ اس آدمی کو دیکھ کر میں چونک پڑا کیونکہ مجھے یاد پڑتا تھا کہ اس آدمی کو میں نے دیکھا ہوا ہے لیکن مجھے یاد نہ آ رہا تھا۔ اب اچانک مجھے یاد آ گیا ہے کہ اس آدمی کا نام لارسن ہے اور یہ ایکریمیا کی سرکاری ایجنسی سے متعلق تھا۔ اس سے ملاقات ایکریمیا میں ایک مشترکہ دوست کے ذریعے پانچ سال پہلے ہوئی تھی۔ یہ بات یاد آنے کے بعد میں نے کوشش کی کہ اسے

تلاش کروں اور فورسٹارز کو بھی میں نے اپنے ساتھ شامل کر لیا لیکن باوجود کوشش کے وہ مجھے کسی ہوٹل میں نظر نہیں آیا جس پر میں نے ایئرپورٹ پر جا کر وہاں سے سابقہ ریکارڈ چیک کرایا تو لسٹ میں اس کا نام مجھے مل گیا۔ وہ ایکریمیا سے پانچ روز پہلے آیا تھا اور ایک گھنٹہ پہلے کی فلائٹ سے وہ واپس چلا گیا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"لیکن اس ساری سردردی کا مقصد کیا تھا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں نے سوچا کہ جس طرح آپ کیس ڈھونڈ نکالتے ہیں اس طرح ہم بھی کوئی کیس ٹریس کر لیں"...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو اس کے پیچھے بھاگنے کی بجائے تم اس سے ملو جس سے ملنے وہ گیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"میں نے معلومات حاصل کی ہیں۔ اس آدمی کا نام رائے عالم ہے اور وہ وزارت مواصلات میں ڈپٹی سیکرٹری ہے۔ سیدھا سادہ افسر ہے۔ اس نے صرف اتنا بتایا ہے کہ لارسن نے اسے فون کیا کہ وہ اس سے ملنا چاہتا ہے۔ اس کا تعلق ایکریمیا کی کسی کنسٹرکشن کمپنی سے ہے۔ چونکہ اس نے نجی ملاقات کی خواہش کی تھی اس لئے رائے عالم نے اسے اپنی رہائش گاہ پر بلا لیا۔ اس نے رائے عالم کو اپنی کمپنی کا کارڈ دیا اور درخواست کی کہ جب بھی کسی بڑے کنسٹرکشن پراجیکٹ کے لئے بین الاقوامی ٹینڈرز ہوں تو ان کی کمپنی

کو فیور کیا جائے ۔ اس سلسلے میں اس نے بھاری رقم کی بھی آفر کی لیکن رائے عالم نے انکار کر دیا جس کے بعد وہ چلا گیا ۔ میں نے وزارت مواصلات سے بھی رائے عالم کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں لیکن وہاں سے بھی یہی رپورٹ ملی ہے کہ رائے عالم واقعی ہر قسم کی آلودگی سے پاک ہے ۔ وہ سیدھا سادہ اور ایماندار آدمی ہے ۔ اس کا سروس ریکارڈ بے داغ ہے"...... صدیقی نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ رائے عالم جھوٹ بول رہا ہے کیونکہ کسی سرکاری ایجنسی کے ایجنٹ کا کنسٹرکشن کمپنی کے لئے کام کرنا ظاہر ہے صرف بہانہ ہی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کہیں تو اس رائے عالم کو اغوا کر کے اس سے پوچھ گچھ کی جائے"...... صدیقی نے کہا۔

"تم خود فورسٹارز کے چیف ہو اور اجازت مجھ سے مانگ رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیس فورسٹارز کا نہیں ہے اور ابھی تو کوئی کیس بھی نہیں ہے ۔ پھر وہ آدمی بہرحال اعلیٰ سرکاری افسر ہے"...... صدیقی نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ اسے بے ہوش کر کے اغوا کرو اور پھر میک اپ کر کے اس سے پوچھ گچھ کرو ۔ اس پر تشدد نہ کرنا ۔ پوچھ گچھ کے بعد اسے بے ہوش کر کے دوبارہ اس کی رہائش گاہ پر پہنچا دینا اور

بس"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ آپ کا مشورہ درست ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"مشورہ فیس تو مجھے یقین ہے کہ فلیٹ پر پہنچ ہی جائے گی"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر میں اس کے جواب میں آپ کی بہتری کے لئے ایک مشورہ دے دوں تو حساب برابر نہیں ہو جائے گا"...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چلو کر لو برابر ۔ پہلے کون سی فیس ملنی تھی ۔ اس طرح چلو میں گھڑیاں تو نہ گنتا رہوں گا"...... عمران نے کہا تو صدیقی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب ۔ اب آپ مس جولیا کے فلیٹ پر فون نہ کریں ورنہ"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ورنہ کیا ہو گا ۔ کیا وہاں بم پھٹ جائے گا"...... عمران نے جان بوجھ کر کہا ورنہ وہ سمجھ گیا تھا کہ صدیقی کیا کہنے والا ہے ۔ اب صدیقی کو تو معلوم نہ تھا کہ صالحہ بلیک زیرو کو اور بلیک زیرو عمران کو اس بارے میں رپورٹ دے چکا ہے۔

"ورنہ آپ کو جذباتی دھچکا پہنچے گا"...... صدیقی نے جواب دیا۔

"کیا مطلب ۔ کیا اب فون سیٹ میں جذباتی دھچکا دینے والی لہریں بھی چھوڑ دی گئی ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں"...... صدیقی نے کہا اور پھر اس نے شروع سے لے کر آخر تک پوری تفصیل بتا دی۔

"اچھا۔ یہ تو واقعی میرے خلاف بہت بڑی سازش ہے"۔ عمران نے لہجے میں غصہ پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کے خلاف سازش نہیں ہے عمران صاحب۔ ہم مس جولیا کی جان اور صلاحیتیں بچانا چاہتے تھے۔ آپ نے صالحہ سے جو کچھ کہا اس کے بعد ہمیں یقین ہے کہ اول تو چیف مس جولیا کو سیکرٹ سروس سے ہٹا کر موت کے گھاٹ اتروا دے گا اور اگر ایسا نہیں کرے گا تو پھر بھی وہ اسے واپس سوئٹزرلینڈ بھجوا دے گا۔ اس کے بعد مس جولیا کا وہاں زیادہ عرصہ تک زندہ رہنا مشکل ہو گا اور مس جولیا جس جذباتی نہج پر پہنچ چکی ہیں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ خودکشی کر لیں"...... صدیقی نے اس بار سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس ڈاکٹر رونالڈ کو کہنا تھا کہ وہ تنویر کے بارے میں بھی جولیا کا ذہن واش کر دے۔ پھر تو شاید مجھے بھی کچھ صبر آ جاتا"۔ عمران نے کہا۔

"اس کے لئے مس جولیا کا نہیں بلکہ تنویر کا ذہن واش کرنا پڑے گا اور عمران صاحب آپ تو بڑے دل کے مالک ہیں اگر آپ تنویر اور جولیا کی شادی کرا دیں تو پھر ان دونوں کے حق میں بہتر رہے گا"...... صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"پھر تم صفدر اور صالحہ کی سفارش کرو گے۔ اس کے بعد کیا ہو

گا"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس کے بعد معاملات پرسکون ہو جائیں گے اور کیا ہو گا"۔ صدیقی نے جواب دیا۔

"اگر تم کہو تو چیف اور جولیا کی شادی کرا دوں تاکہ چیف، ڈپٹی چیف اور ڈپٹی چیف، چیف بن جائے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کو میری بات سن کر واقعی جذباتی دھچکا پہنچا ہے۔ بہرحال عمران صاحب۔ میری اور تمام ساتھیوں کی گزارش ہے کہ کم از کم ایک کیس میں آپ جولیا کو کھل کر اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے دیں تاکہ اس کا اعتماد واپس آ جائے۔ اس کے بعد آپ جو چاہیں کریں کسی کو کوئی اعتراض نہ ہو گا"۔ صدیقی نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو چاہیں کریں کا کیا مطلب ہوا"...... عمران نے کہا۔

"مطلب ہے آپ چاہیں تو بعد میں بے شک جولیا کو دوبارہ پہلے والی کیفیت میں لے آئیں"...... صدیقی نے کہا۔

"وہ کس طرح۔ جب بین الاقوامی اتھارٹی نے اس پر کام کیا ہے تو اب کوئی اور بھلا کیا کر سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے عمران صاحب۔ اگر آپ چاہیں تو صرف ایک فقرہ بول کر اس بین الاقوامی اتھارٹی کا سارا کیا کرایا ختم کر سکتے ہیں

اس لئے ہم سب ساتھیوں نے جولیا سے ہٹ کر علیحدہ میٹنگ کی تھی کہ آپ سے درخواست کی جائے کہ آپ کم از کم ایک کیس تک صورت حال کو ایسے ہی رہنے دیں"...... صدیقی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میرا وعدہ رہا۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ جولیا کا میرے ساتھ نیا رویہ کیسا رہتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوکے ہمیں آپ کے وعدے پر مکمل اعتماد ہے اللہ حافظ"۔ صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

لوسیا اپنے کلب کے آفس میں بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ لارسن کو ایئر پورٹ پر سی آف کر کے سیدھی یہاں واپس آئی تھی۔ لارسن نے اسے بتایا تھا کہ اس نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے اور تبدیل شدہ فزیبلٹی رپورٹ اس نے مقررہ جگہ پر پہنچا دی ہے جبکہ اصل رپورٹ وہ اپنے ساتھ لے جا رہا ہے اور پھر اس کے پوچھنے پر اس نے صرف اتنا بتایا تھا کہ اس گروپ کی مدد سے جس کا پتہ اسے بتایا گیا تھا لارسن نے یہ معلوم کرا لیا تھا کہ بگ ڈیم کی فزیبلٹی رپورٹ وزارت مواصلات کے ڈپٹی سیکرٹری رائے عالم کی تحویل میں رہتی ہے۔ اس رائے عالم کے بارے میں اسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ انتہائی ایماندار اور صاف ستھرے کردار کا آدمی ہے لیکن اس کی ایک ہابی ایسی ہے کہ جسے اس کی کمزوری کہا جا سکتا ہے اور یہ ہابی ہے تیتر پالنا۔ اس نے اپنی رہائش گاہ پر انتہائی نایاب تیتر رکھے ہوئے تھے اور وہ ان کے بارے میں بے

حد جذباتی ہے تو لارسن نے مشن مکمل کرنے کا ایک طریقہ سوچ لیا۔
اس نے اس گروپ کی مدد سے تیتر پالنے والے ایک آدمی کو بلایا اور
اسے بھاری رقم دے کر اس سے تیتروں کے بارے میں انتہائی
تفصیلی معلومات حاصل کیں اور پھر اس کے نجی ڈیرے پر جا کر اس
نے مختلف اقسام کے تیتروں کو خود بھی دیکھا اور ان کے بارے میں
مزید معلومات حاصل کیں۔ اس آدمی کا نام باقر راٹھور تھا اور باقر
راٹھور کو پورے دارالحکومت میں تیتروں کے بارے میں اتھارٹی سمجھا
جاتا تھا۔ باقر راٹھور نے لارسن کو بتایا کہ اس کا رابطہ رائے عالم سے
رہتا ہے تیتروں کے سلسلے میں اور وہ رائے عالم سے ملتا رہتا ہے اور
یہ بات بھی اس نے بتائی کہ اس کے پاس ایک ایسا نایاب نسل کا
تیتر ہے جس کے حصول کے لئے رائے عالم پاگل ہے لیکن ظاہر ہے
باقر راٹھور ایسا نایاب تیتر کیسے رائے عالم کو دے سکتا تھا جس پر
لارسن نے اس پر اس گروپ کی مدد سے دباؤ ڈلوایا اور آخرکار باقر
راٹھور بہت بڑی قیمت پر یہ نایاب تیتر فروخت کرنے پر مجبور کر دیا
گیا اور پھر لارسن رائے عالم سے ملا اور اس نے اپنے آپ کو تیتروں کا
ماہر ظاہر کیا اور رائے عالم کو بتایا کہ وہ خاندانی رئیس ہے اور اس کی
ہابی تیتر پالنا ہے اور اسی سلسلے میں وہ پوری دنیا میں گھومتا رہتا ہے
اور رائے عالم سے بھی وہ اسی لئے ملا ہے۔ اس پر رائے عالم بے حد
خوش ہوا۔ وہ واقعی تیتروں کے بارے میں اس کی معلومات سن کر
بے حد مرعوب ہو گیا تھا اور پھر جب لارسن نے اسے بتایا کہ اس نے

باقر راٹھور سے وہ نایاب نسل کا تیتر خرید لیا ہے تو رائے عالم بے حد
حیران ہوا کیونکہ وہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ باقر راٹھور یہ تیتر کسی بھی
قیمت پر فروخت کر سکتا ہے اور جب لارسن نے اسے بتایا کہ اس کے
پاس اس نسل کے کئی تیتر پہلے سے موجود ہیں۔ اس نے تو بس ویسے
ہی یہ تیتر خرید لیا ہے اور اگر رائے عالم چاہے تو وہ یہ تیتر بطور تحفہ
اسے دے سکتا ہے تو رائے عالم بے حد خوش ہوا اور اس نے اس کے
عوض وعدہ کر لیا کہ وہ لارسن کی کنسٹرکشن کمپنی کو بگ ڈیم میں بڑا
ٹینڈر دلانے کی کوشش کرے گا کیونکہ لارسن نے اسے یہی بتایا تھا
کہ اس کی ایک بڑی کنسٹرکشن کمپنی بھی ہے جس پر لارسن نے اسے
کہا کہ وہ بگ ڈیم کی فیزیبلٹی رپورٹ اسے دکھا دے تو وہ اسے دیکھ
کر یہ چیک کر سکے کہ اس کی کمپنی کو کس شق پر ٹینڈر دینا چاہئے۔
رائے عالم نایاب تیتر تحفہ کے طور پر حاصل کرنے کے لئے پاگل ہو
رہا تھا اس لئے اس نے دوسرے روز دفتر سے فزیبلٹی رپورٹ لے
آنے کا وعدہ کر لیا۔ اس کے شاید ذہن میں تصور بھی نہ تھا کہ اس
عام سی فیزیبلٹی رپورٹ سے لارسن کوئی چکر کھیل سکتا ہے جبکہ
لارسن نے اسے تیتر بھی لا کر دے دیا تھا اس لئے رائے عالم تیتر لے
کر اسے ڈربے میں چھوڑنے چلا گیا تو لارسن نے انتہائی آسانی سے
فزیبلٹی رپورٹ تبدیل کر دی اور پھر اصل فزیبلٹی رپورٹ لے کر وہ
واپس چلا گیا اور پھر اطمینان سے واپس ایکریمیا چلا گیا۔ اس طرح
اس کا مشن مکمل ہو گیا تھا اور لوسیا واپس آ کر اپنے کلب کے آفس

میں بیٹھ گئی تھی۔ وہ مسلسل یہی سوچ رہی تھی کہ پاکیشیا جب اس تبدیل شدہ فزیبلٹی رپورٹ پر اربوں روپے خرچ کر کے ڈیم تیار کرے گا تب اسے معلوم ہو گا کہ ڈیم ناکارہ ہے تو پھر کیا ہو گا لیکن اسے اس پر کوئی افسوس محسوس نہیں ہو رہا تھا کیونکہ اسے پاکیشیا سے کوئی ذہنی یا قلبی دلچسپی نہ تھی۔ اس کا ذہن اور قلب مکمل طور پر ایکریمین تھا اور اس کی تمام تر دلچسپی بھی ایکریمیا سے تھی اس لئے اسے بجائے پاکیشیا کے نقصان پر کوئی افسوس ہونے کے اسے خوشی ہو رہی تھی کہ ایکریمیا کا مشن کامیاب ہو گیا ہے۔ اسی لمحے سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لوسیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"میڈم۔ میں ایئر پورٹ سے مینجر بول رہا ہوں نوازش علی"۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو لوسیا چونک پڑی کیونکہ وہ نوازش علی کو جانتی تک نہ تھی۔

"آپ نے کیوں فون کیا ہے مجھے"...... لوسیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میڈم۔ آپ اپنے فرینڈ لارسن کو سی آف کرنے ایئر پورٹ پر تشریف لائی تھیں۔ لارسن صاحب کے جانے کے بعد آپ بھی چلی گئیں۔ اس کے بعد ایک صاحب جو کسی خفیہ ایجنسی کے آدمی تھے آپ کے فرینڈ لارسن کے بارے میں انکوائری کرتے رہے۔ انہوں

نے ریکارڈ چیک کر کے معلوم کیا کہ لارسن صاحب کب ایکریمیا سے پاکیشیا آئے تھے اور کب واپس گئے ہیں۔ ان کا انداز بے حد مشکوک تھا اور چونکہ میں آپ کے کلب میں آتا جاتا رہتا ہوں اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو اس بارے میں اطلاع دے دوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لارسن ایکریمیا میں میرے ایک دوست کی ٹپ پر یہاں آیا تھا اور میں نے اخلاقی طور پر اس کی مہمان نوازی کی اور اسے ایئر پورٹ پر سی آف کیا۔ باقی مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں کہ وہ کیا کرتا رہا ہے اور کیا نہیں کرتا رہا اور اگر کوئی ایجنسی اس کے بارے میں معلومات حاصل کرتی ہے تو کرتی رہے اور آپ بھی یہ سن لیں کہ آئندہ مجھے فون نہیں کریں گے"...... لوسیا نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"نانسنس۔ فضول باتیں کر کے واقفیت پیدا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ نانسنس"...... لوسیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ پھر اچانک وہ چونک پڑی۔ اس کو خیال آگیا تھا کہ تحقیقاتی ایجنسی لارسن کے خلاف کیوں انکوائری کر رہی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے جبکہ لارسن کے بقول تو کوئی مشکوک بات ہوئی ہی نہیں تھی لیکن پھر یہ سوچ کر وہ مطمئن ہو گئی کہ لارسن بہرحال معروف سرکاری ایجنٹ ہے اور وہ اپنے اصل حلیئے میں یہاں کام کرتا رہا تھا اس لئے ہو سکتا ہے کہ اسے یہاں کی سرکاری ایجنسی کے افراد پہچانتے ہوں اور وہ اس کی آمد

پر مشکوک ہو گئے ہوں اس لئے انکوائری کر رہے ہوں لیکن ظاہر ہے لارسن نے یہاں بظاہر کوئی ایسا کام نہیں کیا تھا جس کو کسی بھی طرح غیر قانونی ٹھہرایا جا سکتا اس لئے اس نے ذہن سے یہ بات جھٹک دی اور ایک فائل اٹھا کر اسے کھولا اور پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر نجانے کتنی دیر بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر فائل سے سر اٹھایا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ یہ ڈائریکٹ فون نہ تھا بلکہ اس کا رابطہ اس کی سیکرٹری سے تھا۔

"یس"...... لوسیانے کہا۔

"میڈم۔ ایکریمیا سے مسٹر لارسن کی کال ہے"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"لارسن کی کال۔ اوہ۔ کراؤ بات"...... لوسیانے چونک کر کہا۔

"ہیلو۔ لارسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد لارسن کی آواز سنائی دی۔

"ارے تم کہاں سے بات کر رہے ہو۔ کیا اتنی جلدی ایکریمیا پہنچ بھی گئے ہو"...... لوسیانے حیران ہو کر کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں مارکی ایئر پورٹ سے بات کر رہا ہوں۔ فلائٹ یہاں ایک گھنٹہ رکے گی۔ میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ ہوٹل کے جس کمرے میں، میں رہائش پذیر رہا ہوں وہاں الماری میں میرا کیمرہ رہ گیا ہے۔ یہ کیمرہ بے حد قیمتی ہے اور میں اسے وہاں بھول گیا ہوں۔ تم ہوٹل کے کمرے سے اسے حاصل کرو اور مجھے ایکریمیا بھجوا

دینا"...... لارسن نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہاں ایک بات تمہیں بتا دوں کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ایئر پورٹ مینجر نے فون کر کے مجھے بتایا ہے کہ ایئر پورٹ پر تمہاری آمد و رفت کے بارے میں کوئی خفیہ ایجنسی چیکنگ کرتی رہی ہے"۔ لوسیانے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اچانک یہ بات یاد آ گئی ہو۔

"خفیہ ایجنسی اور میرے بارے میں تحقیقات۔ کیا مطلب۔ میں نے تو کوئی ایسا کام نہیں کیا"...... لارسن نے کہا۔

"اسی لئے تو میں حیران ہوئی تھی"...... لوسیانے کہا۔

"بہرحال بے فکر رہو۔ جو کام میں نے کیا ہے وہ ایسا نہیں ہے کہ اس کا کسی کو علم ہو سکے۔ تم کیمرہ لے کر مجھے بھجوا دینا"۔ لارسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بھجوا دوں گی اور کچھ"...... لوسیانے کہا۔

"اوکے۔ تھینک یو۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لوسیانے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ وہ ناشتے کے بعد اخبارات دیکھنے میں مصروف تھا۔

"سلیمان دیکھنا کون ہے۔ اگر کوئی قرض خواہ ہو تو کہہ دینا کہ اگلے سال آئے اور اگر کوئی رقم دینے والا ہو تو انتہائی کھلے بازوؤں سے اس کا استقبال کر کے یہاں لے آنا"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"یہ یقیناً کوئی قرض خواہ ہو گا جسے آپ کے کہنے پر میں نے پچھلے سال ایک سال کی ٹپ دی تھی"...... سلیمان نے سٹنگ روم کے دروازے کے سامنے سے گزرتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"عمران صاحب ہیں"...... صدیقی کی آواز سنائی دی تو عمران

چونک پڑا۔

"جی ہاں۔ آئیں"...... سلیمان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد صدیقی سٹنگ روم میں داخل ہوا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا اور پھر رسمی سلام دعا کے بعد وہ دونوں بیٹھ گئے۔

"عمران صاحب۔ میں نے سوچا کہ فون پر رائے عالم کے بارے میں رپورٹ دینے کی بجائے براہ راست بات کی جائے کیونکہ مجھے معاملات مشکوک محسوس ہو رہے ہیں حالانکہ بظاہر ایسی کوئی بات نہیں ہے"...... صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی زبردستی کیس بنانے پر تل گئے ہو۔ بہرحال بتاؤ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو صدیقی بے اختیار مسکرا دیا۔

"عمران صاحب۔ رائے عالم کو میں اغوا کر کے فورسٹارز کے ہیڈ کوارٹر میں لے آیا۔ وہاں اس سے پوچھ گچھ ہوئی تو اس نے عجیب باتیں بتائی ہیں۔ اس نے بتایا کہ اسے نایاب تیتر پلنے کا بے حد شوق ہے اور لارسن بھی اس سے اسی حوالے سے ملا تھا۔ لارسن کو بھی تیتر پلنے کا شوق ہے اور اسے تیتروں کے بارے میں انتہائی حیرت انگیز معلومات حاصل ہیں۔ پھر اس نے بتایا کہ یہاں ایک آدمی ہے باقر راٹھور۔ وہ پورے پاکیشیا میں تیتروں کا سب سے بڑا ماہر ہے۔ اس کے پاس ایک ایسا نایاب تیتر ہے جو لاکھوں ڈالرز میں بھی وہ فروخت کرنے کے لئے تیار نہیں تھا لیکن لارسن نے نجانے کتنی

رقم دے کر باقر راٹھور سے وہ تیتر خرید لیا اور پھر اس نے وہ تیتر رائے عالم کو تحفے میں دے دیا اور اس کے بدلے میں اس نے اس سے یہ وعدہ لیا کہ وہ بگ ڈیم میں اس کی کنسٹرکشن کمپنی کو کوئی بڑا ٹھیکہ دلائے گا"...... صدیقی نے کہا۔

"یہ تو سیدھا سادہ معاملہ ہے۔ اس میں مشکوک بات کون سی ہے۔ بڑی بڑی کمپنیاں اپنے بزنس کے لئے اس قسم کے چکر چلاتی رہتی ہیں"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا۔ ٹرالی میں کافی اور سینڈوچ موجود تھے۔

"بہت شکریہ سلیمان"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ مہمان کی خدمت تو فرض ہے صدیقی صاحب"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم مجھے بھی اس فلیٹ میں مہمان ہی سمجھ لو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"زبردستی مہمان بننے والے سے ذرا مختلف سلوک ہوتا ہے"۔ سلیمان نے جواب دیا اور خالی ٹرالی لے کر واپس مڑ گیا اور صدیقی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"آپ دونوں واقعی نہلے پہ دہلا ہیں"...... صدیقی نے کافی کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"نہلا بھی سلیمان ہے اور دہلا بھی۔ میں تو تاش کا وہ پتا ہوں جسے

گیم سے پہلے علیحدہ کر دیا جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو صدیقی مسکرا دیا۔

"عمران صاحب۔ رائے عالم نے بتایا ہے کہ اس لارسن نے اس سے خصوصی طور پر بگ ڈیم کی فزیبیلٹی رپورٹ منگوائی تھی تاکہ وہ اسے دیکھ کر ایسی شق کا انتخاب کر سکے جس کے لئے اس کی کمپنی ٹینڈر دے اور پھر وہ کافی دیر تک فزیبیلٹی رپورٹ کو پڑھتا رہا اور پھر اس نے رپورٹ واپس کر دی جو رائے عالم نے واپس جا کر آفس میں رکھ دی"...... صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تو تمہارے نزدیک یہ مشکوک بات ہے۔ کیسے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ فزیبیلٹی رپورٹ کے بارے میں ماہرانہ طور پر تو میں کچھ نہیں جانتا لیکن میرا آئیڈیا ہے کہ اس رپورٹ کی بنیاد پر بگ ڈیم تیار کیا جائے گا اور لارسن نے اسے چیک کرنے کے لئے لاکھوں ڈالرز کا تیتر رائے عالم کو تحفہ میں دے دیا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس میں مخصوص مقامات چیک کرنے آیا ہو تاکہ بعد میں ان مقامات پر ہونے والی تعمیرات کو تباہ کر دیا جائے کیونکہ سب کو معلوم ہے کہ بگ ڈیم پاکیشیا کے مستقبل کی ضمانت ہے"۔ صدیقی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ابھی ڈیم بنا تو نہیں۔ اسے بننے میں تو کئی سال لگ جائیں گے پھر وہ کیا تباہ کرے گا۔ ویسے ایک بات واقعی مشکوک ہے کہ

لارسن کی یہ بات تکنیکی طور پر غلط ہے کہ فزیبیلٹی رپورٹ دیکھ کر وہ اپنی کمپنی کے لئے کوئی شق تلاش کرے گا اس لئے یہ معاملہ واقعی مشکوک ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر کیا کیا جائے۔ کس طرح چیکنگ کی جائے"...... صدیقی نے کہا۔

"میں تمہارے چیف کے نوٹس میں یہ بات لے آتا ہوں۔ وہ سرسلطان سے بات کر کے اس فزیبیلٹی رپورٹ کی چیکنگ ماہرین سے کرائیں گے پھر نتیجہ سامنے آجائے گا"...... عمران نے کہا۔

"ماہرین کیا چیک کریں گے۔ میں سمجھا نہیں"...... صدیقی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہی چیکنگ کہ کیا فزیبیلٹی رپورٹ سے کوئی صفحہ غائب تو نہیں کر دیا گیا"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ کام تو رائے عالم بھی کر سکتا ہے۔ ماہرین کا کیا تعلق"۔ صدیقی نے کہا۔

"فی الحال بات میری سمجھ میں بھی نہیں آرہی کہ کیا ہوا ہے اور کیا نہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس لارسن نے اس میں کوئی تبدیلی کر دی ہو جو ڈیم کے لئے نقصان دہ ثابت ہو"...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال میں نے آپ کے نوٹس میں دے دیا ہے۔ اب میں مطمئن ہوں"...... صدیقی نے کہا۔

"کیوں۔ کیا میں فزیبیلٹی رپورٹ کا ماہر ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ فزیبیلٹی رپورٹ کے نہیں بلکہ مشکوک معاملات کے ماہر ہیں"...... صدیقی نے جواب دیا تو عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ ڈپٹی سیکرٹری اب کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے تو کل اس سے پوچھ گچھ کی تھی۔ پھر اسے واپس بھجوا دیا تھا۔ اب وہ آفس میں ہو گا"...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ اپنی رپورٹ جولیا کے ذریعے چیف تک پہنچا دو۔ اگر چیف کو بھی اس میں کوئی بات نظر آئی تو وہ خود ہی چیکنگ کرا لے گا"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال تھا کہ آپ خود چیکنگ کریں گے"...... صدیقی نے کہا۔

"تم بتاؤ کہ کیا چیک کروں۔ کیا رائے عالم کے تیتروں کی چیکنگ کروں یا اس فزیبیلٹی رپورٹ کی جو لارسن نے دیکھی اور واپس کر دی"...... عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے سوچا تھا کہ آپ کی طرح کوئی کیس میں بھی ڈھونڈ نکالوں گا تاکہ اگر واقعی کوئی کیس بن جائے تو کم از کم چیف فورسٹارز کو فارن ٹیم میں شامل کر لے گا لیکن لگتا ہے کہ ہماری قسمت میں بس یہی عام سے جرائم کی انکوائری لکھی گئی

ہے"...... صدیقی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"جنہیں تم عام سے جرائم کہہ رہے ہو یہی عام سے جرائم ہمارے معاشرے کے لئے زہر قاتل ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے تو فور سٹارز ہم سے زیادہ کام کرتی ہے"...... عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا تو صدیقی نے ہنستے ہوئے سلام کیا اور پھر عمران سے مصافحہ کر کے وہ سٹنگ روم سے باہر چلا گیا۔ جب عمران نے بیرونی دروازہ بند ہونے کی آواز سنی تو اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ یہ ڈگریاں میں نے اس لئے بتائی ہیں کہ یہ ڈگریاں پاکیشیا کی بجائے ایک دوسرے ملک کی ہیں اس لئے یہ بھی خارجہ میں شامل ہیں۔ کیا ان خارجہ ڈگریوں کی بدولت سیکرٹری خارجہ سے بات ہو سکتی ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"ڈگریاں نہ بھی ہوں تب بھی ہو سکتی ہے جناب"...... دوسری طرف سے پی اے کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اچھا۔ پھر تو میں نے خواہ مخواہ اتنے سال محنت کی۔ مجھے پہلے یہ پتہ ہوتا کہ سیکرٹری خارجہ ان پڑھ سے بھی بات کر لیتے ہیں تو اطمینان سے گلیوں میں گلی ڈنڈا کھیلتا رہتا"...... عمران نے منہ

بناتے ہوئے جواب دیا اور دوسری طرف سے پی اے بے اختیار اونچی آواز میں ہنس پڑا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"آپ کے والدین نے آخر کچھ سوچ کر ہی آپ کا نام رکھا ہو گا لیکن آپ ان کی سوچ پر پورے نہیں اتر رہے"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا۔

"وہ کیسے"...... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سلطان فرمایا کرتے ہیں۔ سلطان حکم دیا کرتے ہیں اور آپ عام لوگوں کی طرح صرف بول رہے ہیں۔ میں نے ایک پرانی فلم دیکھی تھی جس میں ایک صاحب کے ہاں بیٹا پیدا ہوتا ہے تو وہ نجومی کو بلا کر اس کی جنم پتری بنواتا ہے اور نجومی صاحب نے زائچہ بنا کر بتایا کہ ان کا بیٹا راجہ بنے گا راجہ۔ اس کے آگے پیچھے موٹریں دوڑیں گی پھر اس کے ساتھ ہی دوسرا سین دکھایا گیا کہ وہ راجہ صاحب کھڑے ٹریفک کنٹرول کر رہے ہیں اور ان کے آگے پیچھے موٹریں دوڑ رہی تھیں۔ آپ بھی مجھے اسی ٹائپ کے سلطان لگتے ہیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہاری بات درست ہے۔ میرا نام بھی شاید کسی نجومی نے ہی رکھ دیا تھا"...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس نجومی کی تو شاگردی کرنی چاہئے۔ بڑا سچا نجومی تھا۔ آپ

واقعی پاکیشیا کے سلطان ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سرسلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

" اب اصل بات بھی بتا دو جس کے لئے فون کیا ہے ۔ میں نے ایک ضروری میٹنگ کال کر رکھی ہے اور میٹنگ میں شریک لوگ میرا انتظار کر رہے ہوں گے"...... سرسلطان نے کہا۔

" وزارت مواصلات کے تحت ان دنوں بگ ڈیم بنانے کی تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں ۔ میرے نوٹس میں آیا ہے کہ اس ڈیم کی فزیبیلٹی رپورٹ اس وزارت کے ڈپٹی سیکرٹری رائے عالم کی تحویل میں ہے اور ایک غیر ملکی ایجنٹ رائے عالم سے ملا اور اس نے اسے لاکھوں ڈالر مالیت کا نایاب نسل کا تیتر تحفے میں دے کر اس سے وہ فزیبیلٹی رپورٹ ان کی رہائش گاہ پر منگوائی اور اسے دیکھ کر رپورٹ واپس کر دی اور خود واپس چلا گیا ۔ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ایسا کیوں ہوا ہے ۔ اس کے پیچھے کیا وجہ ہو سکتی ہے اس لئے آپ ایسا کریں کہ وزارت مواصلات سے معلوم کر کے مجھے بتائیں کہ یہاں دارالحکومت میں بگ ڈیم کی فزیبیلٹی رپورٹ کا ماہر کون ہے جو اسے چیک کر سکے اور پھر اس کا بھی انتظام کریں کہ میں اس ماہر سے مل کر اس رپورٹ کو چیک کر سکوں"...... عمران نے کہا۔

" لاکھوں ڈالر کا تیتر تحفے میں دے کر رپورٹ دیکھی ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ اس رپورٹ میں ایسی کیا بات ہو سکتی ہے جس کے لئے لاکھوں

ڈالر خرچ کئے جائیں اور وہ بھی تیتر کی صورت میں ۔ یہ سب کیا ہے"...... سرسلطان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو میں معلوم کرنا چاہتا ہوں ۔ جہاں تک تیتر کا سلسلہ ہے تو رائے عالم صاحب بے حد ایماندار، شریف اور نیک افسر ہیں لیکن ان کی ہابی نایاب نسل کے تیتر پالنا ہے اس لئے انہیں تیتر تحفے میں دیا گیا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" حیرت ہے ۔ کیا ایک تیتر بھی لاکھوں ڈالر کا ہو سکتا ہے"۔ سرسلطان نے ایسے لہجے میں کہا جیسے انہیں اس بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

" آپ نے وہ محاورہ تو سنا ہوا ہو گا کہ شوق کی کوئی قیمت نہیں ہوتی ۔ یہ بھی اسی طرح کا معاملہ ہے ۔ بہرحال میں نے جو کہا ہے وہ کب اور کیسے ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" تم کہاں سے فون کر رہے ہو"...... سرسلطان نے پوچھا۔

" اپنے فلیٹ سے "...... عمران نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں دس پندرہ منٹ بعد خود تمہیں فون کروں گا"...... سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا ۔ پھر پندرہ بیس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا ۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سرسلطان کا فون ہو گا۔

" علی عمران بول رہا ہوں "...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں عمران بیٹے ۔ میں نے معلومات حاصل کی ہیں ۔ بگ ڈیم کے لئے وزارت مواصلات میں علیحدہ سیکشن بنایا گیا ہے جسے بگ ڈیم سیکشن کہا جاتا ہے ۔ اس کا انچارج ڈپٹی سیکرٹری رائے عالم ہے اور سیکرٹری مواصلات شاہد خان نے بتایا ہے کہ رائے عالم ایماندار اور صاف ستھرا آدمی ہے ۔ البتہ اسے واقعی تیتر پالنے کا شوق ہے ۔ بہرحال فزیبیلٹی رپورٹ اس کی تحویل میں ہے ۔ بگ ڈیم سیکشن آفس سنٹرل سیکرٹریٹ سے ہٹ کر علیحدہ عمارت میں بنایا گیا ہے کیونکہ اس معاملے میں غیر ملکی اکثر آفس آتے جاتے رہتے ہیں اور ڈیم کے لئے مشینری کے ٹینڈر کھولے جا رہے ہیں اور اس سیکشن کے تحت سائٹ پر بھی کام جاری ہے ۔ سائٹ پر بھی سیکشن کا سب آفس بنایا گیا ہے اور فزیبیلٹی رپورٹ کے ماہر یہاں ایک صاحب رانا انور علی ہیں ۔ انہوں نے کسی فارن یونیورسٹی سے ایسی فزیبیلٹی رپورٹس تیار کرنے کے سلسلے میں سپیشلائزیشن کیا ہوا ہے ۔ ویسے وہ بھی وزارت مواصلات میں اے گریڈ آفیسر ہیں اور اسی سیکشن میں ہی ان کا آفس ہے ۔ بقول سیکرٹری صاحب وہ بھی انتہائی ایماندار اور کھرے آدمی ہیں"...... سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ پورا سیکشن ہی ایماندار آدمیوں پر مشتمل ہے ۔ بہرحال میرے بارے میں وہاں بھی کچھ بتایا گیا ہے یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ میں نے سیکرٹری صاحب سے کہہ دیا ہے ۔ وہ اس دوران رائے عالم کو نمائندہ خصوصی کے بارے میں بریف کر دیں گے ۔ تم وہاں فون کر کے بھی بات کر سکتے ہو اور چاہو تو خود وہاں جا سکتے ہو"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"ان کا فون نمبر معلوم کیا ہے آپ نے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... سر سلطان نے جواب دیا اور پھر فون نمبر بتا دیا۔

"اوکے ۔ بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا۔

"عمران بیٹے ۔ یہ ڈیم پاکیشیا کے مستقبل کے لئے انتہائی اہمیت رکھتا ہے ۔ اگر اس میں کوئی گڑبڑ ہوئی تو سمجھو ملک کا ایسا نقصان ہو گا جس کی صدیوں تک تلافی نہ ہو سکے گی اس لئے اگر کوئی اہم بات ہو تو مجھے ضرور بتانا"...... سر سلطان نے اس بار منت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں ۔ مجھے اس کا احساس ہے"...... عمران نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے سر سلطان کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔ بگ ڈیم سیکشن وزارت مواصلات"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رائے عالم صاحب سے بات کرائیں ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"سوری۔ وہ اس وقت ایک ضروری میٹنگ میں مصروف ہیں۔ آپ کل فون کیجئے"...... دوسری طرف سے بڑے روکھے سے لہجے میں کہا گیا۔

"سیکرٹری مواصلات نے انہیں فون پر میرا تعارف کرا دیا ہوگا اس لئے تم ان تک میرا نام پہنچا دو۔ اس کے بعد وہ جو جواب دیں وہ مجھے بتا دینا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"جی بہتر"...... دوسری طرف سے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔ شاید سیکرٹری مواصلات کے الفاظ نے اپنا اثر دکھایا تھا۔

"یس۔ رائے عالم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ سیکرٹری مواصلات نے میرا آپ سے تعارف کرا دیا ہوگا"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ سیکرٹ سروس کے چیف کے نمائندہ خصوصی ہیں۔ فرمائیں"...... رائے عالم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"رانا انور علی صاحب آفس میں موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ کیوں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"میں بگ ڈیم کی فزیبیلٹی رپورٹ پر ایک تحقیقاتی مقالہ لکھ رہا

ہوں اس سلسلے میں مجھے رانا انور علی صاحب کی ماہرانہ رائے کی ضرورت ہے۔ میں آپ کے آفس آ رہا ہوں۔ آپ رانا انور علی صاحب کو پابند کر دیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ انتہائی ضروری میٹنگ میں مصروف ہیں اور میں بھی جناب۔ آپ کل کا کوئی وقت رکھ لیں"...... رائے عالم نے ٹالنے کے انداز میں کہا۔

"آپ کو شاید سیکرٹ سروس کے اختیارات کے بارے میں نہیں بتایا گیا رائے عالم صاحب۔ چیف اگر چاہیں تو آپ اور رانا انور علی سیکرٹری مواصلات سمیت دوسرے لمحے سڑکوں پر جوتیاں چٹخاتے پھریں گے۔ وہ چاہیں تو یہی سلوک صدر سے بھی کر سکتے ہیں اس لئے جو میں کہہ رہا ہوں ویسے کریں"...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا تھا۔

"ج۔ ج۔ جی۔ ٹھیک ہے جناب۔ میں میٹنگ کینسل کر دیتا ہوں۔ آپ تشریف لے آئیں جناب"...... دوسری طرف سے رائے عالم نے اس بار قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے مزید کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنی عادت کے مطابق ڈگریوں سمیت تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ارے۔ ابھی میں نے تمہارے اختیارات کا رعب ڈپٹی سیکرٹری مواصلات پر ڈال کر رسیور رکھا ہی تھا کہ تم نے مجھ پر رعب ڈالنا شروع کر دیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ صدیقی کی رپورٹ آپ تک پہنچ گئی ہے"...... دوسری طرف سے اس بار بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ صدیقی میرے پاس آیا تھا۔ میں نے اسے کہا کہ وہ جولیا کی معرفت اپنی رپورٹ تمہیں پہنچا دے۔ ویسے یہ معاملہ خاصا مشکوک ہے اس لئے میں نے کام شروع کر دیا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ساری تفصیل بتا دی۔

"آپ جولیا کو ساتھ لے جائیں"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"تاکہ مجھے بھی رپورٹ مل سکے کہ میرے اختیارات کا کس قدر رعب پڑا ہے ڈپٹی سیکرٹری پر"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مطلب ہے کہ اب تم مجھ سے بھی ڈرامہ کرنے لگے ہو۔ اصل بات بتاؤ جس کے لئے تم جولیا کو میرے ساتھ بھیجنا چاہتے ہو"۔

عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جولیا نے مجھے فون کیا ہے عمران صاحب۔ اس کے لہجے میں اس قدر سپاٹ پن تھا کہ میں حیران رہ گیا اور اسی لئے اسے میں آپ کے ساتھ بھیجنا چاہتا ہوں تاکہ آپ چیک کر سکیں کیونکہ اس کا لہجہ سن کر مجھے خدشہ پیدا ہو گیا ہے اس ڈاکٹر رونالڈ نے کہیں جولیا کے ذہن پر کوئی غلط اثر تو نہیں ڈال دیا۔ آپ سے زیادہ اس بات کو اور کوئی چیک نہیں کر سکتا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا تمہارا خیال ہے کہ اس نے جولیا کے ذہن کو پڑھ نہ لیا ہو اور پھر اس نے یہ سب کچھ واش کر دیا ہو"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ میرے ذہن میں واقعی خدشات ابھر آئے ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں جولیا کو فلیٹ سے ساتھ لے لوں گا۔ تم اسے کہہ دو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک درمیانے قد اور درمیانے جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا ۔ البتہ اس کا چہرہ اس کی جسامت کے لحاظ سے چوڑا تھا ۔ وہ ایک فائل کھولے اسے پڑھنے میں معروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھالیا۔

" یس "...... اس آدمی نے کہا۔

" باس ۔ لارسن آپ سے ملاقات کے لئے پہنچ چکا ہے "۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" اوہ اچھا ۔ بھجواؤ "...... باس نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے فائل بند کر کے اسے میز کی دراز میں رکھ دیا ۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور لارسن اندر داخل ہوا ۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

" تمہاری رپورٹ میں نے پڑھ لی ہے ۔ تم نے واقعی انتہائی شاندار انداز میں کام کیا ہے ۔ البتہ ایک بات پر میں چونکا تھا کہ تم نے رپورٹ میں لوسیا کا خصوصی طور پر ذکر کیا ہے کہ اس نے تم سے مکمل تعاون کیا ہے ۔ رپورٹ میں اس کا ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی "...... باس نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

" باس ۔ یہ بات میں نے اس لئے لکھی تھی کہ چار پانچ دن وہاں گزارنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ وہاں لوسیا کی صلاحیتیں ضائع ہو رہی ہیں ۔ لوسیا کو آپ اگر ٹاپ ایجنسی میں شامل کر لیں تو یہ لڑکی واقعی ہمارے لئے اثاثہ ثابت ہو سکتی ہے "...... لارسن نے جواب دیا تو باس جو کہ ٹاپ ایجنسی کا چیف تھا بے اختیار مسکرا دیا۔

" مجھے تمہارے اور لوسیا کے درمیان تعلقات کا علم ہے لیکن لوسیا تو خود اپنی مرضی سے پاکیشیا میں رہ رہی ہے ۔ وہ اگر چاہتی تو یہاں شفٹ ہو جاتی ۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے اسے زبردستی تو نہیں لایا جا سکتا ۔ کیا لوسیا نے تمہیں اس بارے میں خصوصی طور پر کہا تھا "...... باس نے کہا۔

" یس چیف ۔ آپ کا واقعی ذہانت میں کوئی جواب نہیں ۔ آپ رپورٹ میں اس کے معمولی سے تذکرے سے اصل بات سمجھ گئے ہیں ۔ لوسیا چاہتی ہے کہ وہ ایکریمیا مستقل طور پر شفٹ ہو جائے لیکن وہ یہاں کسی جرائم پیشہ گروپ سے اٹیچ ہونے کی بجائے کسی سرکاری ایجنسی سے اٹیچ ہونا چاہتی ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر آپ

اسے یہاں بلالیں تو وہ اچھی ایجنٹ ثابت ہو سکتی ہے"۔ لارسن نے کہا۔

"ہاں ۔ مجھے اس کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے لیکن پاکیشیا میں تو اس کی ٹیکسٹائل ملیں ہیں ۔ ان کا کیا ہوگا"....... باس نے کہا۔

"وہ تو ویسے ہی چل رہی ہیں ۔ چلتی رہیں گی اور اگر آپ کہیں تو وہ انہیں فروخت بھی کر سکتی ہے"....... لارسن نے کہا۔

"نہیں ۔ اس کی ضرورت نہیں ہے ۔ تم اس سے میری بات کراؤ"....... چیف نے کہا تو لارسن نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ یہ ڈائریکٹ فون تھا۔

"انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتا دیں"....... لارسن نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیئے گئے تو لارسن نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لوسیا پیلس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایکریمیا سے لارسن بول رہا ہوں مس لوسیا سے بات کرائیں"۔ لارسن نے کہا۔

"ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔ لوسیا بول رہی ہوں"....... چند لمحوں بعد لوسیا کی آواز سنائی دی۔

"لوسیا ۔ چیف سے میں نے تمہاری بات کر دی ہے اور چیف تم سے خود بات کرنا چاہتے ہیں"....... لارسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور چیف کی طرف بڑھا دیا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ہیلو ۔ کرنل جیکب بول رہا ہوں"....... چیف نے کہا۔

"لوسیا بول رہی ہوں چیف ۔ میں نے لارسن سے درخواست کی تھی ۔ آپ کی مہربانی کہ آپ نے مجھ سے بات کی"....... دوسری طرف سے لوسیا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مجھے تمہارے بارے میں سب کچھ معلوم ہے لوسیا اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تمہارے اندر کس قسم کی صلاحیتیں ہیں لیکن اصل مسئلہ پابندی کا ہے ۔ سرکاری ایجنسی سے اٹیچ ہونے کے بعد تمہیں ایجنسی کے اصول و قواعد کا سختی سے پابند ہونا پڑے گا ۔ کیا تم یہ پابندیاں برداشت کر سکو گی"....... چیف نے کہا۔

"یہ پابندیاں میرے لئے اعزاز ہوں گی چیف کیونکہ اس طرح مجھے نہ صرف آپ کی رہنمائی میسر آسکے گی بلکہ میری صلاحیتیں بھی ایکریمیا کے کام آسکیں گی ۔ میں گو پاکیشیائی نژاد ہوں لیکن اب یہ بات صرف لیبل کی حد تک رہ گئی ہے ۔ میں اب ذہنی اور قلبی طور پر

مکمل ایکریمین ہوں"...... لوسیا نے کہا۔

"وہاں پاکیشیا میں تمہارا جو بزنس سیٹ اپ ہے۔ اس کا کیا ہو گا"...... چیف نے کہا۔

"وہ کام ہوتا رہے گا چیف۔ اس کی مجھے فکر نہیں ہے"...... لوسیا نے جواب دیا۔

"اگر تمہیں پاکیشیا کے خلاف کام کرنا پڑا تو کیا تم کرو گی"۔ چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ اب بھی میں نے لارسن کے ساتھ مل کر کام کیا ہے اور آئندہ بھی کروں گی۔ مجھے پاکیشیا سے کوئی دلچسپی نہیں رہی"۔ لوسیا نے کہا۔

"اوکے۔ پھر تم جس قدر جلد ممکن ہوسکے ایکریمیا شفٹ ہو جاؤ۔ پاکیشیا میں تم اپنا سیٹ اپ ایسا کر کے آؤ کہ تمہیں بار بار وہاں نہ جانا پڑے اور نہ ہی تمہیں اس سلسلے میں ذہنی طور پر ڈسٹرب ہونا پڑے۔ یہاں تمہیں ایک ٹریننگ کورس کرنا ہو گا۔ اس میں کامیابی کے بعد تمہیں باقاعدہ ٹاپ ایجنسی میں شامل کر لیا جائے گا"۔ چیف نے کہا۔

"میں ہمیشہ آپ کی تابعدار رہوں گی چیف۔ میں ایک ہفتے کے اندر پہنچ جاؤں گی"...... لوسیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اور بتاؤ۔ میں نے تمہاری سفارش مان لی ہے"...... چیف نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا شکریہ چیف"...... لارسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہاں تم کوئی ایسا کلیو تو نہیں چھوڑ آئے جس سے معاملات گڑبڑ ہو جائیں"...... اچانک چیف نے کہا تو لارسن چونک پڑا۔

"کلیو۔ نہیں باس۔ میں نے ہر لحاظ سے احتیاط کی ہے"۔ لارسن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو"...... چیف نے کہا تو لارسن اٹھا اور اس نے سلام کیا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد چیف نے میز کی دراز سے فائل نکالی اور اسے سامنے رکھ کر کھولا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... چیف نے کہا۔

"اسسٹنٹ چیف سیکرٹری صاحب سے بات کریں باس"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... چیف نے کہا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں کرنل جیکب بول رہا ہوں"...... چیف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بگ ڈیم کی فزیبیلٹی رپورٹ کی چیکنگ کر لی گئی ہے۔ وہ واقعی

اصل ہے لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اصل بات کا علم ہو گیا تو وہ اصل رپورٹ حاصل کرنے یہاں پہنچ جائے گی کیا اس بارے میں تمہارے پاس کوئی اطلاعات ہیں"۔ اسسٹنٹ چیف سیکرٹری نے کہا۔

"سر۔ انہیں معلوم ہی نہیں ہو سکتا کہ کیا ہوا ہے کیونکہ جو رپورٹ وہاں رکھی گئی ہے وہ بھی ہر لحاظ سے درست ہے۔ اس میں ایسی ماہرانہ تبدیلیاں کی گئی ہیں جنہیں وہاں کے ماہرین کسی طرح مارک ہی نہیں کر سکتے۔ یہ تو جب ڈیم بن جائے گا پھر انہیں معلوم ہو گا کہ یہ سب ناکام ہے اور ویسے بھی سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں یہ بات آتی ہی نہیں"...... چیف نے کہا۔

"پاکیشیا نے جس فرم سے فزیبیلٹی رپورٹ تیار کرائی ہے اور جن ماہرین نے اسے اوکے کیا ہے اس سلسلے میں تم نے کیا کیا ہے۔ کیا انتظامات کئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"فرم میں بھی تبدیل شدہ رپورٹ کی کاپی پہنچا دی گئی ہے اور سوائے فرم کے چیئرمین کے اور کسی کو اس بارے میں معلوم نہیں ہے اور جن ماہرین نے اسے اوکے کیا ہے ان میں سے دو ماہرین تو ایک ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکے ہیں اور ایک ماہر ڈاکٹر روبن حیات ہے اور یہ تمام تبدیلیاں ڈاکٹر روبن نے ہی کی ہیں اس لئے وہ کیسے اپنے خلاف رپورٹ کر سکتے ہیں"...... چیف نے کہا۔

"اوکے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا مشن مکمل طور پر محفوظ ہو چکا

ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر۔ آپ بے فکر رہیں"...... چیف نے کہا۔

"اصل فزیبیلٹی رپورٹ کہاں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ آپ کے حکم کے مطابق جلا دی گئی ہے۔ میں نے خود اسے جلا کر راکھ کر دیا ہے"...... چیف نے کہا۔

"گڈ۔ لیکن اس کی دوسری کاپی تو پاکیشیا میں نہیں ہو گی"۔ اچانک دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نو سر۔ میں نے چیکنگ کرائی ہے۔ وہاں اس کی کوئی دوسری کاپی نہیں ہے اور نہ ہی اس کی ضرورت سمجھی جاتی ہے"...... چیف نے کہا۔

"اوکے۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے اطمینان بھرے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل جیکب نے رسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ واقعی یہ پہلو تو کسی کے ذہن میں ہی نہ آیا تھا۔ اگر وہاں اصل رپورٹ کی دوسری کاپی ہوئی تو پھر ان کا سارا منصوبہ ناکام ہو کر رہ جائے گا۔ گو اس نے اسسٹنٹ چیف سیکرٹری کو یہ کہہ کر مطمئن کر دیا تھا کہ وہاں دوسری کاپی نہیں ہے لیکن خود اس کے ذہن میں خدشات پیدا ہو گئے تھے۔ اچانک اسے لوسیا کا خیال آیا تو اس نے تیزی سے رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

" یس باس "...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" پاکیشیا کے رابطہ نمبر معلوم کر کے پاکیشیا کے دارالحکومت میں لوسیا پیلس کا نمبر معلوم کرو اور پھر میری بات لوسیا سے کراؤ"۔ چیف نے کہا۔

" لارسن صاحب مجھے نمبر دے گئے ہیں باس اس لئے میں بات کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" اوکے "...... چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد گھنٹی بج اٹھی تو چیف نے رسیور اٹھالیا۔

" یس "...... چیف نے کہا۔

" مس لوسیا لائن پر ہیں جناب۔ بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو "...... کرنل جیکب نے کہا۔

" لوسیا بول رہی ہوں چیف۔ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے لوسیا کی آواز سنائی دی تو کرنل جیکب بے اختیار مسکرا دیا۔ لوسیا نے جس انداز میں بات کی تھی اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنے آپ کو ٹاپ ایجنسی میں شامل کر چکی ہے۔

" لوسیا۔ لارسن نے جس طرح اپنا مشن مکمل کیا ہے اس کا تمہیں علم ہے۔ اب تم نے فوری طور پر یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا اس اصل فزیبیلٹی رپورٹ کی کوئی دوسری کاپی تو پاکیشیا میں موجود

نہیں ہے۔ اگر ہے تو تم نے اسے حاصل کرنا ہے لیکن یہ خیال رکھنا کہ کسی بھی طرح کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ یہ تمہارا ٹیسٹ کیس ہے۔ اگر تم اس میں کامیاب ہو گئی تو تم بغیر ٹریننگ کے ٹاپ ایجنسی میں شامل ہو جاؤ گی"...... چیف نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں چیف۔ میں رپورٹ آپ کو کال کر کے بتا دوں گی"...... لوسیا نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

" خیال رکھنا۔ کسی قسم کی لیکج نہیں ہونی چاہئے"...... چیف نے کہا۔

" یس چیف۔ میں سمجھتی ہوں یہ بات"...... لوسیا نے جواب دیا تو چیف نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

عمران نے کار پلازہ کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ پلازہ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس پلازہ میں جولیا کا رہائشی فلیٹ تھا اور عمران اس وقت جولیا کے فلیٹ پر ہی جا رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ بلیک زیرو نے جولیا کو اس کی آمد کے بارے میں بتا دیا ہو گا اس لئے وہ ساتھ جانے کے لئے تیار بیٹھی ہو گی لیکن عمران چونکہ جولیا کی ذہنی کایا پلٹ کے بعد پہلی بار اس کے فلیٹ پر جا رہا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ جولیا کا رویہ کس طرح کا ہو گا۔ اسے بہرحال رپورٹ مل چکی تھی کہ ڈاکٹر رونالڈ نے جولیا کے ذہن سے عمران کے بارے میں پسندیدگی کے جذبات کو ستر فیصد واش کر دیا ہے۔ وہ ڈاکٹر رونالڈ کو بھی جانتا تھا اور اس کی مہارت کا بھی اسے علم تھا لیکن چونکہ وہ خود اس علم میں خاصی پیش رفت رکھتا تھا اس لئے اگر وہ چاہتا تو صرف چند لمحوں میں ڈاکٹر رونالڈ کے سب کئے کرائے پر پانی پھیر سکتا تھا

لیکن وہ اب خود جولیا کی بے پناہ جذباتیت میں کمی چاہتا تھا اور اس نے صالحہ کے ذریعے جولیا کو جذباتی کیفیت سے نکلنے کی کوشش کی تھی اور یہ بات بھی درست تھی کہ اسے یہ خیال نہ آیا تھا کہ ہپناٹزم کے ذریعے بھی جولیا کو اس کیفیت سے نکالا جا سکتا تھا ورنہ جو کام ڈاکٹر رونالڈ نے کیا تھا اس سے زیادہ آسانی سے عمران خود یہ کام کر لیتا اس لئے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ ابھی وہ جولیا کو اسی کیفیت میں رہنے دے گا اور کم از کم ایک کیس میں چیکنگ کرے گا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جذبات بے پناہ طاقتور ہوتے ہیں اور جذبات کو جب زبردستی واش کیا جائے تو اس سے شخصیت اور اس کا ذہن گھٹ کر رہ جاتا ہے لیکن اسے معلوم تھا کہ ڈاکٹر رونالڈ واقعی اس علم میں اتھارٹی کا درجہ رکھتا ہے اس لئے ڈاکٹر رونالڈ کی کارروائی کے بعد جولیا کی ذہنی صلاحیتوں کی کیا پوزیشن ہے یہ سب کچھ سوچتا ہوا وہ جولیا کے فلیٹ پر پہنچ گیا۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... کٹک کی آواز کے ساتھ ہی ڈور فون سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"در دل پر میرے علاوہ اور کون دستک دے سکتا ہے"۔ عمران نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"نام بتاؤ۔ کون ہو"...... دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"نام میں کیا رکھا ہے مس جولیا۔ اگر تمہارا نام جولیا نہ ہوتا تو

کیا تم بدصورت ہوتیں ۔ ویسے ماں باپ نے میرا نام علی عمران رکھا
تھا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو کٹک کی آواز کے ساتھ
ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور جولیا دروازے پر
نظر آئی ۔ اس کے چہرے پر سختی کے تاثرات نمایاں تھے۔
"آؤ اندر "...... جولیا نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔
"کاش کہ تم کہتی کہ آؤ دل کے اندر ۔ بہرحال چلو فلیٹ کے اندر
آنے کی اجازت بھی غنیمت ہے"...... عمران نے ٹھیٹھ عاشقوں کی
طرح کہا اور تیزی سے اندر داخل ہو گیا لیکن جولیا کا چہرہ ویسے ہی
سخت رہا ۔ اس نے دروازہ بند کیا اور مڑ کر سٹنگ روم کی طرف بڑھ
گئی ۔ عمران مسکراتا ہوا اس کے پیچھے چلتا ہوا سٹنگ روم میں پہنچ
گیا۔
"بیٹھو اور بتاؤ کہ کیا تمہاری اماں بی نے تمہیں یہی سبق دیا ہے
کہ تم غیر عورتوں سے اس طرح فلمی ڈائیلاگ بولو"...... جولیا نے
کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔
"غیر عورتیں ۔ کہاں ہیں ۔ مجھے تو نظر نہیں آ رہیں"...... عمران
نے چونک کر حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔
"سنو عمران ۔ میں ایک شریف عورت ہوں اس لئے میری یہ
بات سنجیدگی سے سن لو کہ میں اس قسم کی فضولیات سننا اپنی توہین
سمجھتی ہوں ۔ آئندہ اگر تم نے کوئی بکواس کی تو ایک لمحہ ہچکچائے بغیر
گولی مار دوں گی ۔ تم صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے

ہو جبکہ میں ڈپٹی چیف ہوں اس لئے حفظ مراتب کا بھی خیال رکھا
کرو اور تمیز سے بات کیا کرو"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے
میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ جولیا کا
رویہ اور انداز دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ ڈاکٹر رونالڈ نے شاید اپنے طور
پر ستر فیصد کی بات کی ہے ورنہ جولیا کا ذہن تو نوے فیصد واش کر
دیا گیا ہے ۔ ویسے وہ ڈاکٹر رونالڈ کی مہارت پر بھی حیران ہو رہا تھا کہ
جولیا کے لہجے اور بولنے کے انداز سے محسوس نہ ہوتا تھا کہ اس کے
ذہن کو واش کیا گیا ہے۔
"آئی ایم سوری مس جولیانا فٹزواٹر ۔ آئندہ آپ کو مجھ سے کوئی
شکایت نہیں ہو گی"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"مجھے یاد ہے کہ میرے اندر تمہارے لئے پسندیدگی کے جذبات
رہے ہیں لیکن اب میں نے سب کچھ ذہن سے جھٹک دیا ہے اور مجھے
یقین ہے کہ تم بھی آئندہ ایسے الفاظ منہ سے نہ نکالو گے جن سے
میری توہین ہوتی ہو ۔ ہم صرف ساتھی ہیں اور بس"...... جولیا نے
بڑے خشک لہجے میں کہا۔
"ٹھیک ہے ۔ آئندہ تمہیں کوئی شکایت نہ ہو گی"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"شکایت کا موقع آیا تو پھر تم شکایت کرنے کے لئے زندہ ہی
نہیں رہو گے"...... جولیا نے کہا۔
"اس کا مطلب ہے کہ میں اماں بی کا کہنا مان لوں ۔ وہ میری

شادی اپنے کسی عزیز کی بیٹی سے کرنا چاہتی ہیں لیکن میں تمہاری وجہ سے انہیں ٹالتا چلا آیا ہوں"...... عمران نے ترپ کا پتہ پھینکتے ہوئے کہا۔

"ماں باپ کا کہنا ماننا اولاد پر فرض ہوتا ہے اور ویسے بھی وہ تمہارا بھلا چاہتی ہوں گی۔ تمہیں ان کی بات ٹالنی نہیں چاہئے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ جولیا واقعی مکمل طور پر بدل گئی تھی۔

"اور تنویر کا کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تنویر میرے لئے پسندیدگی کے جذبات رکھتا ہے لیکن وہ اس سلسلے میں نہ صرف خاموش رہتا ہے بلکہ ایسے الفاظ بھی منہ سے نہیں نکالتا جن سے میری نسوانیت کی توہین ہو اس لئے تمہیں اس کے بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے"۔ جولیا نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم کہو تو میں چیف کو آمادہ کر لوں کہ وہ تمہاری اور تنویر کی شادی کی اجازت دے دے"...... عمران نے بڑے غور سے جولیا کو دیکھتے ہوئے کہا۔ عمران کی بات سن کر جولیا کا چہرہ ایک لمحے کے لئے متغیر ہوا لیکن پھر اس کے چہرے پر سختی سی چھا گئی۔

"یہ میرا ذاتی معاملہ ہے کہ میں کس سے شادی کروں اور کس سے نہ کروں۔ شادی کروں بھی سہی یا نہیں۔ اس میں تمہیں یا چیف یا کسی اور کو دخل دینے کی میں اجازت نہیں دے سکتی اور نہ

ہی تم آئندہ اس بارے میں کوئی بات کرو گے"...... جولیا نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اب تم بتاؤ کہ چیف نے تمہیں کیا کہا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے اس نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ وزارت مواصلات کے ڈپٹی سیکرٹری سے ملوں اور پھر چیف کو رپورٹ دوں کہ یہ ڈپٹی سیکرٹری کسی چکر میں ملوث ہے یا نہیں"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اٹھو اور چلو میرے ساتھ"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"چلو۔ میں تمہارے انتظار میں تھی"...... جولیا نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارے فلیٹ پر آیا تھا۔ تم نے تو عام لوگوں جیسی مہمان نوازی بھی نہیں کی کہ چلو پانی یا چائے کا پوچھ ہی لیا ہوتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ میں ایسے تکلفات کی عادی نہیں ہوں"...... جولیا نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ جولیا کی واقعی مکمل طور پر کایا پلٹ چکی تھی۔

"اوکے۔ اب تمہیں کم از کم ایک کیس میں تو بھگتنا ہی پڑے گا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو"...... پیچھے آتی ہوئی جولیا نے چونک کر کہا۔

"اپنی قسمت پر ماتم کر رہا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ اب فلیٹ سے باہر آچکا تھا۔ جولیا نے فلیٹ بند کر کے اسے لاک کر دیا۔

"کیوں۔ کیا ہوا ہے جو تم اپنی قسمت پر ماتم کر رہے ہو"۔ جولیا نے مڑتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے ابھی کچھ نہیں ہوا۔ زمین آسمان بدل گئے ہیں میرے دل و دماغ پر قیامت برپا ہو گئی ہے اور تم کہہ رہی ہو کہ کیا ہوا ہے"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا بکواس ہے۔ صاف بات کرو"...... جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب صاف بات کرنے کے لئے رہ ہی کیا گیا ہے۔ وہ ہمارے ایک مشہور شاعر نے کہا تھا کہ جن پتوں پر تکیہ کیا کہ وہ آشیانے کو آگ نہیں لگنے دیں گے لیکن وہی پتے خود ہوا دے کر آگ کو بڑھانے میں لگ جائیں تو پھر کیا کر سکتا ہے کوئی"...... عمران نے سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا لیکن اس بار جولیا نے کوئی جواب نہ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کار میں بیٹھے بگ ڈیم سیکشن کے آفس کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"یہ رائے عالم کس چکر میں ملوث ہو سکتا ہے"...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا نے اچانک عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نایاب تیتر پالنے کا چکر ہے"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا

بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"نایاب تیتر۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"رائے عالم کی ہابی نایاب تیتر پالنے کی ہے۔ ویسے وہ ایماندار افسر ہے۔ بگ ڈیم کی فزیبیلٹی رپورٹ اس کی تحویل میں ہے۔ ایک غیر ملکی لارسن اس سے ملا۔ اس نے لاکھوں ڈالر مالیت کا ایک نایاب تیتر اسے تحفے میں دے دیا اور اس کے بدلے اس نے صرف اتنا کیا کہ ایک نظر فزیبیلٹی رپورٹ کو دیکھا اور پھر واپس ایکریمیا چلا گیا۔ اس آدمی لارسن کو صدیقی پہچانتا تھا کہ اس کا تعلق ایکریمیا کی کسی سرکاری ایجنسی سے ہے۔ صدیقی کی وجہ سے چیف یہ بات سن کر چونک پڑا اور اب اس نے مجھے اپنا نمائندہ خصوصی بنا کر رائے عالم کے پاس بھیجا ہے کہ میں اصل بات معلوم کروں کہ اس فزیبیلٹی رپورٹ میں آخر کیا خصوصیت ہے کہ جسے دیکھنے کے لئے لاکھوں ڈالر خرچ کئے گئے ہیں اور تمہیں اس لئے ساتھ بھیجا ہو گا کہ تم تیتر پالنے کے فن میں مہارت رکھتی ہو"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"میں۔ میری بات کر رہے ہو۔ کیا مطلب۔ میرا تیتروں سے کیا تعلق"...... جولیا نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تیتر ویسے تو جنگلی پرندہ ہے لیکن اسے پالنے والے اسے اس قدر

مانوس کر لیتے ہیں کہ وہ آگے آگے چلتے رہتے ہیں اور تیتران کے پیچھے چلتا رہتا ہے اور یہی ان کا فن ہوتا ہے ۔ اب کیا کہوں ۔ تنویر بھی اسی طرح تمہارے پیچھے چلتا ہے جیسے تیتر چلتے ہیں ۔ سینہ پھلائے اور جسم اکڑائے ہوئے"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی ۔

" اور تم نے اپنا نام نہیں لیا ۔ کیوں "...... جولیا نے لطف لینے کے انداز میں کہا ۔ اس کے لہجے اور انداز میں پہلے جو سپاٹ پن اور خشکی تھی وہ اب خاصی حد تک کم ہو گئی تھی ۔

" میں تو نہ تین میں رہا ہوں اور نہ تیرہ میں "...... عمران نے اپنے آپ کو تیتر کہنے کی بجائے دوسرے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" تمہارا مطلب ہے کہ تم آدھے تیتر اور آدھے بٹیر ہو "...... جولیا نے مقامی محاورہ بولتے ہوئے کہا اور عمران اس کے اس برموقع اور برجستہ محاورہ بولنے پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا ۔

" بہت خوب ۔ یہ محاورہ برجستہ اور برموقع بول کر تم نے ثابت کر دیا ہے کہ اب تم مکمل طور پر پاکیشیائی بن چکی ہو "۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا ۔

" تو تمہیں پہلے شک تھا ۔ کیوں "...... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا ۔

" ہاں ۔ واقعی مجھے شک تھا کیونکہ تمہیں ذرا سا غصہ آتا تھا تو تم واپس سوئٹزر لینڈ جانے کی دھمکیاں دینا شروع کر دیتی تھیں "۔

عمران نے جواب دیا ۔

" اوہ نہیں ۔ اب میرا جینا مرنا یہیں ہو گا ۔ اب سوئٹزر لینڈ میرے لئے غیر ملک بن چکا ہے "...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا ۔

" بے چارہ سوئٹزر لینڈ میری طرح تڑپ رہا ہو گا "...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا ۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا مطلب "...... جولیا نے عمران کے فقرے اور اس کے طویل سانس لینے کے انداز پر چونک کر کہا ۔

" سوئٹزر لینڈ میں اب تمہارا کون ہو گا ۔ اب وہ غیر ہو گیا ہے ۔ اسی طرح میرا بھی یہی حال ہوا ہے "...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار منہ بنا لیا ۔

" فضول باتیں مت کرو "...... جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا ۔

" مجھے آج تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ فضول باتیں کون سی ہوتی ہیں اور فائدہ مند کون سی "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" احمقوں کی یہی نشانی تو ہوتی ہے کہ انہیں تمیز ہی نہیں ہوتی کہ کون سی بات کس وقت کس کے سامنے کرنی ہے اور کس کے سامنے نہیں "...... جولیا نے کہا ۔

" مطلب ہے کہ کچھ نہ کچھ سکوپ ابھی باقی ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"سوری ۔ مجھے احمقوں سے نفرت ہے"...... جولیا نے ترت جواب دیتے ہوئے کہا ۔اسی لمحے عمران نے کار ایک بلڈنگ کے کھلے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑ دی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک خوبصورت انداز میں سجے ہوئے آفس میں داخل ہوئے تو وہاں دو آدمی موجود تھے ۔وہ دونوں بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میرا نام رائے عالم ہے جناب اور یہ رانا انور علی صاحب ہیں"...... رائے عالم نے اپنا اور اپنے ادھیڑ عمر ساتھی کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میری ساتھی ہیں مس مارگریٹ"۔ عمران نے کہا۔

"تشریف رکھیں ۔آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... رائے عالم نے کہا۔

"سوری ۔ہم ڈیوٹی پر ہیں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ۔آپ تو مقامی ہیں لیکن یہ صاحبہ تو غیر ملکی ہیں پھر"...... رائے عالم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تیتروں کی ماہر ہیں اس لئے انہیں حکومت نے خصوصی طور پر باہر سے بلوایا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو رائے عالم کے ساتھ بیٹھا ہوا رانا انور بھی چونک پڑا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ۔کیا مطلب"...... رائے عالم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"رائے عالم صاحب آپ ایماندار افسر ہیں لیکن آپ کے بارے میں رپورٹ ملی ہے کہ آپ کی ہابی نایاب تیتر پالنا ہے ۔کیا میں درست کہہ رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔اور یہ کوئی جرم نہیں ہے ۔میرے پاس باقاعدہ تیتر پالنے اور رکھنے کا لائسنس ہے"...... رائے عالم نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن ایک غیر ملکی نے آپ کو لاکھوں ڈالر مالیت کا تیتر صرف اس لئے تحفے میں دے دیا کہ آپ اسے بگ ڈیم کی فزیبیلٹی رپورٹ دکھا دیں تو یہ بات انتہائی عجیب ہے اور اسی عجیب بات کی تہہ کو ٹریس کرنے کے لئے مس مارگریٹ کو کال کیا گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ۔یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ کوئی تیتر لاکھوں ڈالر مالیت کا ہو"...... رانا انور علی نے پہلی بار حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا میں غلط کہہ رہا ہوں رائے عالم صاحب"...... عمران نے کہا۔

"نہیں ۔آپ درست کہہ رہے ہیں ۔جو تیتر مجھے تحفے میں دیا گیا ہے وہ واقعی انتہائی نایاب نسل کا ہے اور یہ تیتر پاکیشیا کے ایک آدمی باقر راٹھور کی ملکیت تھا جسے واقعی لاکھوں ڈالر دے کر یہ تیتر اس سے خریدا گیا تھا"...... رائے عالم نے صاف لہجے میں کہا۔

"رائے عالم صاحب ۔آپ برائے مہربانی پہلے بگ ڈیم کی فزیبیلٹی

رپورٹ یہاں منگوائیں"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ وجہ"...... رائے عالم نے چونک کر کہا۔

"ہم سرکاری طور پر اسے دیکھنا چاہتے ہیں اور ایک بات آپ پر واضح کر دوں رائے عالم صاحب کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی ہوں۔ سمجھے۔ اگر میں چاہوں تو دوسرے لمحے آپ جیل کی کوٹھڑی میں ہو سکتے ہیں اس لئے اب آپ آئندہ کیا اور کیوں کے الفاظ منہ سے نہیں نکالیں گے"...... عمران نے یکلخت انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میں نے کوئی جرم تو نہیں کیا۔ آخر آپ بار بار مجھے دھمکیاں کیوں دے رہے ہیں"...... رائے عالم نے اور زیادہ اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا آپ واقعی اس قدر سادہ لوح ہیں کہ آپ کو یہ اندازہ ہی نہیں ہو سکا کہ صرف فزیبیلٹی رپورٹ دیکھنے کے لئے آپ کو لاکھوں ڈالر کا تحفہ دیا جا رہا ہے۔ کیا تحفہ دینے والا احمق تھا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اس نے یہ تحفہ اس رپورٹ کی وجہ سے نہیں دیا بلکہ وہ بھی میری طرح تیتروں کا شوقین تھا اور شوقین ایک دوسرے کو تحفے دیتے رہتے ہیں"...... رائے عالم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ رپورٹ منگوائیں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے خود لانا پڑے گی۔ وہ میری تحویل میں ہے"...... رائے عالم

نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"رانا انور علی صاحب۔ جب یہ رپورٹ تیار ہوئی تھی تو کیا آپ نے اسے چیک کیا تھا"...... عمران نے رانا انور علی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں جناب۔ یہ تو میرے فرائض میں شامل ہے"...... رانا انور علی نے جواب دیا۔

"کس فرم سے یہ رپورٹ تیار کرائی گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایکریمیا کی فرم سے۔ ایسی رپورٹیں تیار کرنے والی پوری دنیا میں معروف فرم ہے ایس وی کنسٹرکشن۔ ولنگٹن میں اس کا ہیڈ آفس ہے۔ ایس وی پلازہ میں"...... رانا انور علی نے جواب دیا۔

"اس کا مینجر یا انچارج کون ہے"...... عمران نے کہا۔

"ڈائریکٹر جنرل نارمن فشر ہیں۔ وہ خود بھی ایسی رپورٹیں تیار کرنے میں پوری دنیا میں مہارت رکھتے ہیں"...... رانا انور علی نے جواب دیا۔

"کیا یہ پورٹ ان کی تیار کردہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ اس کے لئے ان کے پاس ماہرین کی باقاعدہ ایک ٹیم ہے۔ وہ خود صرف سپروائزنگ کرتے ہیں"...... رانا انور علی نے جواب دیا۔

"کیا ایسا ممکن ہے کہ فزیبیلٹی رپورٹ کو تبدیل کر دیا

جائے"...... عمران نے کہا تو رانا انور علی بے اختیار چونک پڑا۔

"تبدیل ۔ کیا مطلب ۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"...... رانا انور علی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مطلب ہے کہ اصل رپورٹ کوئی آدمی لے جائے اور اس کے بدلے میں کوئی دوسری رپورٹ دے جائے"...... عمران نے کہا۔

"دوسری رپورٹ تو ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ فزیبیلٹی رپورٹ بے حد وسیع اور تفصیلی سروے کے بعد انتہائی ماہرانہ طور پر ایک مخصوص پراجیکٹس کے تحت بنائی جاتی ہے ۔ اس کی کاپیاں تو ہو سکتی ہیں تبدیل نہیں ہو سکتی"...... رانا انور علی نے کہا ۔ اسی لمحے رائے عالم اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک ضخیم پیکٹ موجود تھا ۔ اس نے پیکٹ کھولا اور اس میں بائینڈ شدہ رپورٹ جو رجسٹر جتنی چوڑی تھی اس کی ضخامت تقریباً چار سو صفحات پر مشتمل تھی، عمران کے سامنے رکھ دی۔

"یہ ہے جناب ۔ بگ ڈیم کی فزیبیلٹی رپورٹ"...... رائے عالم نے کہا تو عمران نے اسے اٹھانے سے پہلے وہ پیکٹ اٹھایا جس میں رپورٹ موجود تھی ۔ پیکٹ پر باقاعدہ حکومت پاکیشیا کی سرکاری مہریں وغیرہ موجود تھیں ۔ عمران نے اسے رکھا اور رپورٹ اٹھا کر اسے کھول کر دیکھنا شروع کر دیا ۔ رپورٹ واقعی مکمل طور پر ٹیکنیکل انداز کی تھی۔

"رانا صاحب یہ رپورٹ لیں اور اسے چیک کریں کہ اس میں

کوئی تبدیلی تو نہیں ہوئی"...... عمران نے رانا انور علی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تبدیلی ہو ہی نہیں سکتی جناب ۔ بہرحال میں دیکھتا ہوں"۔ رانا انور علی نے کہا اور رپورٹ اٹھا کر اس نے اسے کھول کر دیکھنا شروع کر دیا۔

"نہیں جناب ۔ یہ سو فیصد وہی رپورٹ ہے"...... رانا انور علی نے رپورٹ واپس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"آپ نے آج سے پہلے کب اسے دیکھا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"جی میں تو ہر دوسرے تیسرے روز اسے دیکھتا ہوں کیونکہ سائٹ پر کام جاری ہے اور کسی بھی لمحے اس کو دیکھنے کی ضرورت پڑ جاتی ہے"...... رانا انور علی نے جواب دیا۔

"اسے اوپن کیوں نہیں کیا گیا"...... عمران نے کہا۔

"جناب ۔ یہی تو ڈیم کی بنیادی دستاویز ہیں ۔ اسے اوپن کیسے کیا جا سکتا ہے ۔ سائٹ پر تمام کام اسی رپورٹ کے مطابق ہو رہا ہے"...... رائے عالم نے جواب دیا۔

"کیا اس کی کوئی کاپی سائٹ پر موجود ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب ۔ اس کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ ماہرین نے اس رپورٹ سے ورکنگ پوائنٹس تیار کئے ہیں ۔ وہ پوائنٹس سائٹ پر

ہوتے ہیں اور اگر کوئی الجھن ہوتی ہے تو رانا انور علی صاحب یہاں موجود ہیں ۔ وہ اس رپورٹ کی مدد سے وہ الجھن دور کر دیتے ہیں"...... رائے عالم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ رپورٹ چوری ہو جائے تو پھر کیا ڈیم بننا بند ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب ۔ اول تو اسے کسی نے چرا کر کیا کرنا ہے کیونکہ اس بگ ڈیم کے علاوہ اور کسی پراجیکٹ کے لئے یہ کام کی نہیں ہے اور دوسرا سوائے اس کے کہ ان کاغذوں کو چرانے والا ردی میں بیچ سکے اور تو کوئی اہمیت نہیں ہے اور نہ آج تک ایسا ہوا ہے"۔ اس بار رانا انور علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ایس وی فرم کے پاس اس کی کاپی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں ۔ ایک کاپی ان کے ریکارڈ میں ہوتی ہے جناب"۔ رانا انور علی نے جواب دیا۔

"اس رپورٹ پر کہیں بھی کوئی مہر یا دستخط حکومت پاکیشیا یا اس کے کسی بڑے افسر کے نہیں ہیں اس کی وجہ"...... عمران نے کہا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے ۔ پیکٹ پر دستخط اور مہریں موجود ہیں"...... رائے عالم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جس باقر راٹھور کا آپ نے حوالہ دیا ہے اس کا پتہ"...... عمران نے کہا تو رائے عالم نے اس کا پتہ بھی بتا دیا اور فون نمبر بھی۔

"اوکے ۔ بے حد شکریہ ۔ اب ہمیں اجازت دیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو جولیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر چند لمحوں بعد دونوں کار میں سوار واپس بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"تمہارے چہرے پر مایوسی ہے ۔ کیا تمہارا مقصد پورا نہیں ہو سکا"...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا۔

"ہاں ۔ یہ عجیب سی صورت حال نہ میری سمجھ میں آ رہی ہے اور نہ ہی حلق سے اتر رہی ہے ۔ میرا خیال تھا کہ رپورٹ کو تبدیل کیا گیا ہو گا لیکن ایسا بھی نہیں ہوا ۔ پھر میں نے سوچا کہ رپورٹ کے اندر تبدیلی کی گئی ہو گی لیکن رانا انور علی کے مطابق ایسا بھی نہیں ہو سکتا جبکہ صرف رپورٹ دیکھنے کے لئے ایک شخص ایکریمیا سے یہاں آئے اور اتنی بڑی رقم خرچ کر کے واپس چلا جائے جبکہ بقول رانا انور علی اس رپورٹ کی ایک کاپی ایکریمیا کی فرم کے پاس بھی موجود ہے وہاں سے بھی تو اسے دیکھا جا سکتا تھا"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ سب وہم ہو"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں ۔ ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے ۔ میں غیر بھی ہو سکتا ہوں"...... عمران نے کہا تو جولیا نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموش بیٹھی رہی۔

"اب تم کہاں جا رہے ہو"...... تھوڑی دیر بعد جولیا نے چونک کر کہا۔

"میں اس باقر راٹھور سے ملنے جا رہا ہوں۔ اگر تم کہو تو تمہیں تمہارے فلیٹ پر ڈراپ کر دوں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں بھی اس باقر راٹھور سے ملنا چاہتی ہوں تاکہ مکمل رپورٹ چیف کو دی جا سکے"...... جولیا نے جواب دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ ایک کالونی میں پہنچ گئے۔ یہاں متوسط طبقے کی رہائش گاہیں تھیں۔ ایک رہائش گاہ کے سامنے عمران نے کار روک دی۔ ستون پر باقر راٹھور کی نیم پلیٹ موجود تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک ادھیڑ عمر آدمی کے سامنے اس کے سٹنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"آپ کا تعلق سنٹرل انٹیلی جنس سے ہے جناب۔ لیکن میں تو ایک عام سا تاجر ہوں"...... باقر راٹھور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ سے چند معلومات حاصل کرنی ہیں۔ آپ کے پاس ایک نایاب تیتر تھا جسے ایک غیر ملکی نے لاکھوں ڈالر میں خریدا اور پھر یہ تیتر اس غیر ملکی نے ڈپٹی سیکرٹری وزارت مواصلات رائے عالم کو تحفے میں دے دیا۔ یہ بات حکومت کی نظروں میں مشکوک ہے۔ رائے عالم صاحب انتہائی ایماندار افسر ہیں اس لئے ہم آپ کے پاس آئے ہیں کہ آپ اس سلسلے میں کیا کہتے ہیں۔ کیوں ایسا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ لاکھوں ڈالر والی بات غلط ہے۔

مجھے لارسن صاحب نے اس تیتر کے پچاس ہزار ڈالر دیئے تھے۔ البتہ انہوں نے مجھے دس ہزار ڈالر اس بات کے دیئے تھے کہ انہیں تیتروں کی نسلوں اور ان کے بارے میں تفصیلی لیکچر دوں۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ انہیں رائے عالم سے اپنی کنسٹرکشن کمپنی کے لئے سفارش کرانی ہے اور چونکہ رائے عالم صاحب کی ہابی تیتر پالنا ہے اس لئے وہ انہیں تیتر بھی تحفے میں دینا چاہتے ہیں اور ساتھ ہی ان سے اس بارے میں ایسی گفتگو کرنا چاہتے ہیں کہ وہ انہیں بھی تیتروں کا شوقین سمجھیں"...... باقر راٹھور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا پہلے سے انہیں اس بارے میں معلوم نہ تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ شاید انہوں نے زندگی میں پہلے تیتر دیکھا ہی نہ تھا"...... باقر راٹھور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے بارے میں انہیں کہاں سے معلوم ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے پوچھا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ گولڈن نائٹ کلب کی مالکہ لوسیا کے مہمان ہیں اور گولڈن نائٹ کلب کا سپروائزر اسلم میرا عزیز ہے۔ اس نے انہیں بتایا تھا کیونکہ رائے عالم اکثر میرے پاس آتے جاتے رہتے ہیں اور وہ کئی بار اسلم کی موجودگی میں بھی یہاں آئے ہیں اور ان کے ساتھ تیتروں کے بارے میں تفصیلی بات چیت بھی ہوتی تھی جو اسلم نے سنی تھی۔ وہاں نائٹ کلب میں سپروائزر

اسلم جب مس لوسیا کے آفس میں شراب دینے گیا تو وہاں لوسیا اور
لارسن کے درمیان رائے عالم کے بارے میں بات چیت ہو رہی تھی
جس میں ان کی کسی کمزوری کا ذکر آیا تو اسلم نے ان کی کمزوری بتا
دی ۔ پھر لارسن نے اس سے پوچھا کہ یہاں اور بھی کوئی آدمی ہے جو
ایسی ہابی رکھتا ہے تو اسلم نے انہیں میرے بارے میں بتا دیا"۔ باقر
راٹھور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ لوسیا بھی ساتھ آئی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب ۔ اکیلے لارسن صاحب آئے تھے"...... باقر راٹھور نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا انہوں نے آپ کو ایکریمیا میں اپنا پتہ بتایا تھا"...... عمران
نے پوچھا۔

"نہیں جناب ۔ البتہ اتنا انہوں نے بتایا کہ وہ ولنگٹن میں رہتے
ہیں"...... باقر راٹھور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ آپ کا شکریہ"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کوئی خاص بات تو معلوم نہیں ہوئی"...... جولیا نے کار میں
بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ اب مزید کیا کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

لوسیا گولڈن نائٹ کلب میں اپنے مخصوص آفس میں موجود تھی
کہ سامنے میز پر رکھے ہوئے مختلف رنگوں کے فونز میں سے سیاہ رنگ
کے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو لوسیا نے چونک کر فون سیٹ کی
طرف اس طرح دیکھا جیسے اسے اس فون کی گھنٹی بجنے پر حیرت ہو
رہی ہو ۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ لوسیا بول رہی ہوں"...... لوسیا نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"نوازش علی بول رہا ہوں میڈم"...... دوسری طرف سے ایک
مردانہ آواز سنائی دی ۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا اور لوسیا بے اختیار
چونک پڑی کیونکہ اسے یاد آ گیا تھا کہ اس نے ٹاپ ایجنسی کے چیف
کرنل جیکب کی طرف سے کال پر کہ یہ معلوم کیا جائے کہ کیا بگ
ڈیم کی فزیبیلٹی رپورٹ کی کوئی اور کاپی بھی پاکیشیا میں موجود ہے یا
نہیں، اس نے یہ کام ایک مخبر ایجنسی کے ذمے لگایا تھا جس کے آدمی

سنٹرل سیکرٹریٹ کی تقریباً ہر وزارت میں شامل تھے اور پھر اسے بتایا
گیا تھا کہ بگ ڈیم کا وزارت مواصلات سے علیحدہ سیکشن بنا ہوا ہے
جس کا انچارج ڈپٹی سیکرٹری رائے عالم ہے ۔ وہی رائے عالم جسے
لارسن نے انتہائی نایاب تیتر تحفے میں دے کر بگ ڈیم کی فزیبیلٹی
رپورٹ تبدیل کر لی تھی اور رائے عالم کو اس کا پتہ بھی نہ چل سکا
تھا ۔ رائے عالم کا اسسٹنٹ نوازش علی تھا جو اس بگ ڈیم سیکشن
میں سپرنٹنڈنٹ تھا اور یہ نوازش علی اس مخبر ایجنسی کا آدمی تھا اور
لوسیا نے کہہ دیا تھا کہ نوازش علی کو کہہ دیا جائے کہ وہ اسے براہ
راست رپورٹ کرے تاکہ پھر اس سے مزید سوالات کر کے اس کے
جواب کے بارے میں پوری تسلی کرنے کے بعد وہ چیف کو اطلاع
دے سکے ۔ چنانچہ جیسے ہی نوازش علی نے اپنا نام لیا لوسیا کو سب کچھ
یاد آ گیا۔

"یس ۔ کیا رپورٹ ہے" ...... لوسیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"میڈم ۔ پہلی بات تو یہ کہ بگ ڈیم کی فزیبیلٹی رپورٹ کی آج
تک دوسری کاپی نہیں بنائی گئی کیونکہ اس کی ضرورت ہی نہیں پڑی
ویسے فزیبیلٹی رپورٹ سے ورکنگ پوائنٹس تیار کر کے بگ ڈیم کی
سائٹ پر بھجوا دیئے گئے تھے ۔ ان ورکنگ پوائنٹس کے ذریعے وہاں
کام ہو رہا ہے ۔ البتہ جب ضرورت پڑتی ہے تو وہاں سے ماہرین فون
پر رانا انور علی سے بات کرتے ہیں اور رانا انور علی فزیبیلٹی رپورٹ
کو چیک کر کے انہیں ضروری ہدایات دے دیتے ہیں" ...... نوازش

علی نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ورکنگ پوائنٹس کس کی تحویل میں ہوتے ہیں" ...... لوسیا
نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"سائٹ کے چیف انجینئر سرڈکسن کی تحویل میں" ...... دوسری
طرف سے جواب دیا گیا۔

"سرڈکسن ۔ کیا مطلب ۔ کیا یہ کوئی غیر ملکی ہیں" ...... لوسیا نے
چونک کر پوچھا۔

"یس میڈم ۔ سائٹ پر ابتدائی کام کا ٹھیکہ ایک کارمن فرم کو
دیا گیا ہے اور سرڈکسن کارمن فرم کے نمائندہ ہیں" ...... دوسری
طرف سے جواب دیا گیا۔

"اور کوئی بات" ...... لوسیا نے کہا۔

"ایک اور بات بھی آپ کو بتانی ہے میڈم ۔ وہ یہ کہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کے نمائندہ خصوصی علی عمران جو
انتہائی مسخرہ ٹائپ کے نوجوان ہیں ایک غیر ملکی لڑکی مس
مارگریٹ کے ساتھ سیکشن میں تشریف لائے تھے اور انہوں نے
سیکشن کے چیف رائے عالم اور رانا انور علی سے اس فزیبیلٹی رپورٹ
پر خصوصی میٹنگ کی ہے ۔ ان کا خیال تھا کہ شاید فزیبیلٹی رپورٹ
کو تبدیل کر دیا گیا ہے ۔ انہوں نے رائے عالم سے نایاب تیتر غیر ملکی
لارسن سے تحفے میں لینے کی بھی بات کی ۔ وہ بے حد مشکوک نظر آ
رہے تھے لیکن آخر میں وہ پوری طرح مطمئن ہو گئے تھے کیونکہ

فزیبیلٹی رپورٹ کے ماہر رانا انور علی نے ان کی تسلی کر دی ہے کہ یہ رپورٹ تبدیل نہیں ہوئی۔ البتہ انہوں نے بھی فزیبیلٹی رپورٹ کی دوسری کاپی کے بارے میں پوچھا تھا"...... نوازش علی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ حکومتوں میں یہ کام تو ہوتے رہتے ہیں۔ بہرحال یہ بات طے ہے کہ فزیبیلٹی رپورٹ کی دوسری کاپی موجود نہیں ہے"...... لوسیا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ فزیبیلٹی رپورٹ سے جو ورکنگ پوائنٹس بنائے گئے ہیں وہ کس نے تیار کئے ہیں"...... لوسیا نے پوچھا۔

"وہ پوائنٹس رانا انور علی نے تیار کئے ہیں۔ وہی اس کے ماہر ہیں"...... نوازش علی نے جواب دیا۔

"رانا انور علی کی رہائش گاہ کہاں ہے"...... لوسیا نے پوچھا تو نوازش علی نے تفصیل بتا دی۔

"او کے۔ تم کلب آکر کاؤنٹر سے اپنا خصوصی انعام حاصل کر سکتے ہو"...... لوسیا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کاؤنٹر پر کہہ دو کہ ایک آدمی نوازش علی جب بھی آئے اسے دو

لاکھ کا چیک دے دیا جائے اور یہ چیک بنوا کر کاؤنٹر پر بھجوا دینا۔ لوسیا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لوسیا نے رسیور رکھ کر سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے کرنل جیکب کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"لوسیا بول رہی ہوں باس۔ پاکیشیا سے"...... لوسیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں نے چیکنگ کرا لی ہے۔ فزیبیلٹی رپورٹ کی دوسری کاپی آج تک نہیں بنائی گئی"...... لوسیا نے کہا۔

"کیسے۔ تفصیل بتاؤ"...... کرنل جیکب نے کہا تو لوسیا نے مخبر تنظیم سے رابطہ کرنے اور پھر نوازش علی سے ہونے والی ساری گفتگو بھی دوہرا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ ورکنگ پوائنٹس اصل رپورٹ سے تیار ہوئے اور اب جو نئی رپورٹ ہے اس میں ظاہر ہے ورکنگ پوائنٹس میں بھی تبدیلیاں کی گئی ہوں گی اس طرح تو معاملات کسی وقت بھی بگڑ سکتے ہیں"...... کرنل جیکب نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ مجھے بھی اس پر تشویش ہوئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ

نئ رپورٹ کے مطابق ورکنگ پوائنٹس تیار کرا کر سائٹ پر بھجوا دیئے جائیں اور سابقہ ورکنگ پوائنٹس کو حاصل کر کے جلا دیا جائے"...... لوسیانے کہا۔

"لیکن کون انہیں تیار کرے گا"...... چیف نے کہا۔

"رانا انور علی نے پہلے بھی انہیں تیار کیا ہے۔ دوبارہ بھی وہی کرے گا"...... لوسیانے کہا۔

"نہیں۔ جس قدر کم سے کم لوگ اس میں ملوث ہوں اتنا ہی بہتر ہے تاکہ معاملات کسی بھی سطح پر اوپن نہ ہو سکیں۔ تم ایسا کرو کہ سائٹ پر بھجوائے گئے ورکنگ پوائنٹس کی کاپی بنوا کر مجھے بھجوا دو میں اس کے مطابق اور نئ رپورٹ کے تحت نئے ورکنگ پوائنٹس تیار کرا کر تمہیں بھجوا دوں گا اور پھر تم ان پوائنٹس کو تبدیل کرا دینا"...... چیف نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ یہ بہتر رہے گا کیونکہ مجھے بھی یہ رپورٹ ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے نمائندہ خصوصی علی عمران نے باقاعدہ ایک غیر ملکی عورت مارگریٹ کے ساتھ اس خصوصی سیکشن میں افسروں کے ساتھ میٹنگ کی ہے اور اس میں رپورٹ کی تبدیلی کو ڈسکس کیا گیا ہے اور یہ بھی بات ہوئی ہے کہ کیا رپورٹ کی کوئی کاپی تیار کی گئی تھی یا نہیں"...... لوسیانے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کیا واقعی"...... دوسری طرف سے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا گیا۔

"یس باس۔ ویسے تو یہ روٹین کی میٹنگز ہوتی ہیں اور ایسا اکثر ہوتا رہتا ہے"...... لوسیانے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تم اس علی عمران کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ یہ دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں کسی نہ کسی طرح اس بات کی بھنک پڑ چکی ہے کہ رپورٹ تبدیل کی گئی ہے۔ تم ایسا کرو کہ فوراً سائٹ سے ورکنگ پوائنٹس کی کاپی مجھے بھجوا دو۔ فوراً۔ ورنہ اگر انہوں نے ورکنگ پوائنٹس کو رپورٹ کے ساتھ ملا کر چیک کر لیا تو معاملات بگڑ بھی سکتے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس۔ میں آج ہی یہ کام کر لوں گی"...... لوسیانے جواب دیا۔

"اس انداز میں کام کرنا کہ کسی کو اس بارے میں معلوم نہ ہو سکے"...... باس نے کہا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں سمجھتی ہوں"...... لوسیانے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں کاپی کا شدت سے منتظر رہوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لوسیانے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ

آواز سنائی دی۔

"لوسیا بول رہی ہوں۔ کیا تمہارا فون محفوظ ہے"...... لوسیا نے کہا۔

"یس میڈم۔ آپ کھل کر بات کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نوازش علی نے مجھے رپورٹ دے دی ہے اور میں نے اسے اس کا طے کردہ خصوصی انعام دیئے جانے کا حکم بھی دے دیا ہے۔ تمہارا معاوضہ تو تمہیں پہلے ہی مل چکا ہے"...... لوسیا نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب ایک اور کام ہے لیکن یہ کام فوری کرنا ہے اور انتہائی سیکرٹ انداز میں"...... لوسیا نے کہا۔

"کون سا کام میڈم"...... رابرٹ نے بڑے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"بگ ڈیم کی سائٹ پر کام ہو رہا ہے اور یہ کام کسی کارمن کمپنی نے حاصل کیا ہوا ہے۔ وہاں اس کا چیف انجینئر ڈاکٹر ڈکسن موجود ہے۔ فزیبیلٹی رپورٹ سے ورکنگ پوائنٹس تیار ہو کر وہاں سائٹ پر موجود ہیں۔ مجھے فوری طور پر ورکنگ پوائنٹس کی ایک کاپی چاہیئے لیکن یہ کام اس انداز میں کیا جائے کہ کاپی ہونے یا کئے جانے کے بارے میں کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے"...... لوسیا نے کہا۔

"یس میڈم۔ کام ہو جائے گا لیکن معاوضہ دو لاکھ روپے ہو گا

کیونکہ نئے آدمی سے کام کرانا ہو گا"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"معاوضے کی بات میرے ساتھ مت کیا کرو رابرٹ۔ کام فوری اور صحیح کرو۔ تم دو لاکھ کہہ رہے ہو میں تمہیں پانچ لاکھ روپے دوں گی لیکن کام فوری اور میری ہدایت کے مطابق ہونا چاہیئے"...... لوسیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ چار گھنٹوں کے اندر آپ کے پاس کاپی پہنچ جائے گی"...... رابرٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے"...... لوسیا نے کہا اور اطمینان بھرے انداز میں رسیور رکھ دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو" ...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ رائے عالم سے ملنے گئے تھے" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا جولیا نے تمہیں رپورٹ نہیں دی" ...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ ابھی تو نہیں دی۔ کیوں" ...... بلیک زیرو نے بھی چونک کر کہا۔

"وہاں سب اوکے ہے۔ فزیبیلٹی رپورٹ بھی درست ہے اور اس کی کوئی کاپی بھی نہیں کی گئی" ...... عمران نے جواب دیا۔

"جولیا کا رویہ آپ سے کیسا رہا" ...... بلیک زیرو نے بڑے

اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ڈاکٹر رونالڈ نے واقعی کام دکھایا ہے۔ وہ اب جذباتی طور پر نارمل ہو چکی ہے۔ شروع شروع میں اس کا رویہ انتہائی سخت اور سپاٹ رہا لیکن پھر آہستہ آہستہ نارمل ہوتی چلی گئی۔ بہرحال میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک کیس میں اسے چیک کیا جائے اگر تو اس کیس میں جولیا کی صلاحیتیں سامنے آگئیں تو پھر جولیا ایسے ہی رہے گی اور اگر سامنے نہیں آئیں تو پھر جولیا کو سیکرٹ سروس سے ہٹانا پڑے گا" ...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"مجھے یقین ہے عمران صاحب کہ جذباتیت ختم ہونے کے بعد یقیناً جولیا کی صلاحیتیں سامنے آجائیں گی" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھو۔ لیکن اب اصل مسئلہ یہ ہے کہ کوئی کیس ہی سامنے نہیں آرہا۔ صدیقی نے بھاگ دوڑ کر کے فزیبیلٹی رپورٹ والا کیس بنانے کی کوشش کی ہے لیکن بنتا نظر نہیں آرہا" ...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس" ...... دوسری طرف سے جولیا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے" ...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو جولیا نے مختصر طور پر عمران کے ساتھ جانے اور وہاں ہونے والی بات

چیت دوہرا دی۔

"تم نے کیا نتیجہ نکالا ہے" ...... عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"معاملات مشکوک ہیں باس۔ میرا خیال ہے کہ جس فرم نے یہ رپورٹ تیار کی ہے وہاں اس کی کاپی موجود ہوگی۔ اگر وہاں سے اس رپورٹ کی کاپی منگوا لی جائے تو پھر اس رپورٹ کے ساتھ اس کا موازنہ کرنے کے بعد کسی حتمی نتیجے پر پہنچا جا سکتا ہے" ...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے پہلے ہی اس کے احکامات دے دیئے ہیں" ...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"گڈ شو۔ یہ انتہائی اہم بات ہے جو میرے ذہن میں بھی نہیں آئی تھی۔ گڈ شو" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ جولیا کی ذہنی صلاحیتیں اس عمل سے دبی نہیں بلکہ ابھری ہیں" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لگتا تو ایسا ہی ہے" ...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے سرسلطان کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ" ...... دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں بات کراتا ہوں" ...... دوسری طرف سے انتہائی

بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں جناب" ...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سرسلطان۔ تگ ڈیم کی فزیبیلٹی رپورٹ ایکریمیا کی ایک فرم ایس وی کنسٹرکشن سے تیار کرائی گئی ہے وہاں اس رپورٹ کی ایک کاپی محفوظ رکھی جاتی ہے۔ مجھے اس کاپی کی ایک نقل فوری چاہیئے" ...... عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ لیکن سر جس قدر جلدی بھی کی جائے یہ رپورٹ کل تک پاکیشیا پہنچ سکے گی" ...... سرسلطان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اس کی اطلاع وزارت مواصلات یا تگ ڈیم کے خصوصی سیل تک نہیں پہنچنی چاہیئے" ...... عمران نے کہا اور پھر بغیر بات سنے اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اب کل تک انتظار کرنا ہوگا" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ آخر لارسن کا مشن کیا تھا۔ وہ تیتروں کے ماہر باقر راٹھور سے ملا۔ اس نے اسے بھاری رقم دے کر تیتروں کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کیں تاکہ وہ رائے عالم کے سامنے اپنے آپ کو تیتروں کے ماہر کے طور پر پیش کر سکے۔ اس کے بعد اس نے بھاری رقم کے عوض باقر راٹھور سے نایاب تیتر خریدا اور پھر وہ رائے عالم سے ملا۔ اس نے اس سے رپورٹ منگوا کر دیکھی اور نایاب تیتر اسے تحفے میں دے کر

واپس چلا گیا"...... عمران نے کہا۔

"دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ایک تو یہ کہ وہ اس رپورٹ میں کوئی خاص پوائنٹ چیک کرنا چاہتا تھا اور دوسری یہ کہ وہ اس میں کوئی تبدیلی کرنا چاہتا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ عام سی فزیبیلٹی رپورٹ ہے اور اس کو اس سبجیکٹ کا کوئی ماہر ہی چیک کر سکتا ہے۔دوسری بات یہ کہ اتنی جلدی اس میں تبدیلی کیسے کی جا سکتی ہے اور اگر کوئی تبدیلی ہوتی تو اس رائے عالم اور رانا انور علی کی نظروں سے نہ چھپی رہ سکتی تھی جبکہ وہ دونوں بتا رہے تھے کہ رپورٹ میں کوئی تبدیلی ہی نہیں کی گئی اور رپورٹ بھی وہی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو اس لارسن سے ہی معلوم ہو سکتا ہے وہ یہاں کیوں آیا تھا اور کیا کر کے گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔لیکن اس کے لئے ایکریمیا جانا ہو گا۔فارن ایجنٹ کا یہ کام نہیں ہے۔اب یہی ہو سکتا ہے کہ ایس وی فرم سے کاپی آ جائے تو پھر صورت حال سامنے آ سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جولیا اپنے فلیٹ میں موجود تھی کہ کال بیل کی آواز سنائی دی تو جولیا بے اختیار چونک پڑی اور اس نے اٹھ کر ڈور فون کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے باہر"...... جولیا نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"صالحہ ہوں جولیا"...... ڈور فون سے صالحہ کی آواز سنائی دی۔

"اچھا"...... جولیا نے کہا اور ڈور فون کا بٹن آف کر کے وہ آگے بڑھی اور اس نے جا کر فلیٹ کا بیرونی دروازہ کھول دیا۔دروازے پر صالحہ موجود تھی۔

"آؤ"...... جولیا نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو صالحہ اندر داخل ہوئی تو جولیا نے دروازہ بند کر دیا اور پھر وہ دونوں سٹنگ روم میں آ گئیں۔

"بیٹھو۔میں جوس لے آؤں"...... جولیا نے کہا اور ریفریجریٹر کی

طرف بڑھ گئی۔ اس نے جوس کے دو ڈبے نکالے اور واپس آ کر وہ صالحہ کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔ ایک ڈبہ اس نے صالحہ کے سامنے رکھا اور دوسرا اپنے سامنے رکھ لیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کیسے آنا ہوا"...... جولیا نے کہا۔

"بس ویسے ہی ادھر سے گزر رہی تھی۔ میں نے سوچا کہ تم سے مل لوں"...... صالحہ نے جوس سپ کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا کیا۔ میں واقعی اکیلی بور ہو رہی تھی"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران سے ملاقات ہوئی ہے تمہاری یا نہیں"...... صالحہ نے چونک کر کہا۔

"عمران سے ملاقات۔ کیا مطلب۔ وہ تو ہوتی ہی رہتی ہے۔ تم نے خاص طور پر کیوں پوچھا ہے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"پچھلی بار دعوت پر تم خود ہی تو کہہ رہی تھی کہ عمران سے ملاقات ہی نہیں ہوئی۔ نجانے وہ کن چکروں میں پڑا رہتا ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ دو روز پہلے ہوئی ہے۔ چیف کے حکم پر اس کے ساتھ ایک آفس میں جانا ہوا تھا"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اچھا۔ کیا کوئی کیس ہے"...... صالحہ نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے صدیقی کے لارسن کو دیکھنے اور چیف کے کہنے پر

عمران کے ساتھ رائے عالم اور رانا انور علی سے ملنے اور پھر باقر راٹھور سے ہونے والی ملاقات تک سب کچھ بتا دیا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

"لوسیا۔ تم نے یہی نام لیا ہے ناں"...... صالحہ نے کہا تو اس بار جولیا چونک پڑی۔

"ہاں۔ کیوں۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ خاص بات تو نہیں ہے۔ میں اس لئے چونکی تھی کہ میں اسے بہت اچھی طرح جانتی ہوں۔ ایکریمیا میں رہ رہ کر وہ مکمل طور پر مغربی لڑکی بلکہ اس سے بھی زیادہ آگے پہنچ گئی ہے۔ حد درجہ بے باک، فلرٹ اور آزاد خیال لڑکی ہے۔ اس کے والد کی کئی ٹیکسٹائل ملیں ہیں لیکن اس نے اپنے لئے کلب کھول رکھا ہے۔ گولڈ نائٹ کلب۔ ذیشان کالونی میں اس کی محل نما کوٹھی ہے جہاں وہ ملکہ کے انداز میں رہتی ہے۔ شہر کے تمام بڑے بزنس طبقے سے تعلق رکھنے والا ہر نوجوان اس کا فریفتہ ہے اور وہ بھی انہیں اس طرح فلرٹ کرتی ہے کہ سب یہی سمجھتے ہیں کہ وہ ان سے اینج ہے"...... صالحہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ بگڑی ہوئی لڑکی ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"ہاں۔ تم بگڑی ہوئی کہہ سکتی ہو ورنہ اس کے نقطہ نظر سے تو وہ

زندگی کو انجوائے کرنے آئی ہے"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔
"ہو گی۔ اس جیسی سینکڑوں ملکہ بنی پھرتی ہیں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ بھی اپنا جوس کا ڈبہ اس دوران پی کر اسے خالی کر چکی تھی۔

"عمران کے ساتھ جانے کا تجربہ کیسا رہا"...... اچانک صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"تجربہ۔ کیا مطلب۔ کیسا تجربہ"...... جولیا نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ عمران کے کافی عرصہ نہ ملنے کی وجہ سے تم نے اس کو اپنے ذہن سے جھٹک دیا ہے اس لئے پوچھ رہی تھی کہ اب کافی عرصے کے بعد عمران سے تمہاری ملاقات کا تجربہ کیسا رہا"...... صالحہ نے جان بوجھ کر بات بناتے ہوئے کہا کیونکہ سروس کے سب ارکان نے اسے کہا تھا کہ وہ جولیا کے سامنے یہ بات نہ کرے کہ اس کے ذہن پر مخصوص کام کیا گیا ہے۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ واقعی یہ تجربہ تھا میرے لئے انوکھا تجربہ۔ میری یادداشت میں وہ جذباتیت موجود ہے جو عمران کو دیکھتے ہی مجھ پر خود بخود طاری ہو جاتی تھی۔ مجھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ عمران کوئی جادوگر ہے جس نے مجھے اپنے سحر میں جکڑ رکھا ہے لیکن اس بار عمران مجھے عام ساتھی کے طور پر محسوس ہوا۔ گو عمران نے اپنی عادت کے مطابق مجھ سے جذباتی باتیں کیں لیکن میرے دل

و دماغ میں پہلے کی طرح اس کی باتوں سے کوئی تحریک پیدا نہیں ہوئی"...... جولیا نے جواب دیا تو صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یہ تو اچھا ہوا کہ تم جذباتی پن کے دائرے سے باہر آ گئی ہو۔ مجھے ساتھیوں نے بتایا ہے کہ تم بے پناہ صلاحیتوں کی مالک ہو اور انہی صلاحیتوں کی وجہ سے چیف نے تمہیں ڈپٹی چیف بنایا تھا لیکن پھر عمران نے تمہیں جذباتی چکر میں پھنسا کر ناکارہ کر دیا"۔ صالحہ نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم درست کہہ رہی ہو۔ واقعی میں اس شہزادی کی طرح ہو گئی تھی جسے جادوگر جادو کی چھڑی لگا کر مجسمے میں تبدیل کر دیتا ہے لیکن اب ایسا نہیں ہو گا۔ اب میں چیف کو بتاؤں گی کہ جولیا واقعی صلاحیتیں رکھتی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے کیا سب کو اس بات کا مکمل یقین ہے لیکن نجانے کیا ہوا کہ کوئی کیس ہی سامنے نہیں آ رہا"...... صالحہ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی۔

"یس باس"...... جولیا نے چونک کر کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"نگ ڈیم سائٹ سے رپورٹ ملی ہے کہ وہاں موجود ورکنگ پوائنٹس کی خفیہ طور پر کاپی کی گئی ہے اور وہاں دارالحکومت سے ایک آدمی سائٹ پر کام کرنے والے ریکارڈ کیپر سے ملنے آیا تھا اور ریکارڈ کیپر نے بتایا ہے کہ یہ آدمی اس کا زیادہ واقف نہ تھا لیکن اس سے اس کی ملاقات ریڈ ایرو کلب میں کئی بار ہوئی ہے ۔ وہ وہاں سپروائزر رہا ہے اور اس سے ریکارڈ کیپر نے جوا کھیلنے کے لئے بھاری رقم ادھار لی تھی اور اس سپروائزر نے جس کا نام جونی سمتھ بتایا گیا ہے سائٹ پر پہنچ کر ریکارڈ کیپر احسن سے اپنی ادھار دی ہوئی رقم واپس مانگی اور ساتھ ہی آفر کر دی کہ اگر وہ کسی کو بتائے بغیر ورکنگ پوائنٹس کی ایک نقل کرا کر اسے دے دے تو وہ اپنا ادھار چھوڑ دے گا جس پر ریکارڈ کیپر احسن نے ایسا ہی کیا اور وہ آدمی نقل لے کر واپس چلا گیا لیکن سائٹ انچارج ڈاکٹر ڈکسن نے جب ان ورکنگ پوائنٹس کا مطالعہ کیا تو اس پر نقل کئے جانے کے مخصوص نشانات نظر آئے ۔ چنانچہ سرسری سی پوچھ گچھ کے بعد احسن نے ساری بات بتا دی جس کی رپورٹ ڈاکٹر ڈکسن نے نگ ڈیم سیل کے انچارج رائے عالم کو دے دی ۔ رائے عالم نے یہ رپورٹ سیکرٹری وزارت مواصلات کو دی اور سیکرٹری مواصلات کو چونکہ سر سلطان نے حکم دے رکھا تھا کہ نگ ڈیم کے بارے میں تمام رپورٹس ان تک پہنچائی جائیں ۔ اس طرح یہ رپورٹ سر سلطان تک پہنچی اور سر سلطان نے مجھے اطلاع دی ہے ۔ تم اپنے ساتھیوں کے

ذریعے اس جونی سمتھ کو ٹریس کرو اور اس سے معلوم کرو کہ اس نے ورکنگ پوائنٹس کی کاپی کیوں اور کس کے کہنے پر کرائی ہے ۔ اب یہ کاپی کہاں بھیجی گئی ہے" ...... دوسری طرف سے چیف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ...... جولیا نے کہا تو دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا تو جولیا نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"چیف نے اس بار پوری تفصیل بتائی ہے کہ رپورٹ ان تک کیسے پہنچی ہے اور یہ بات واقعی حیرت انگیز ہے" ...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ عمران ہی ہے جو ہم سے حقائق چھپاتا ہے تاکہ اس کی چودھراہٹ قائم رہے ۔ اب چونکہ چیف نے عمران کو درمیان میں نہیں ڈالا اس لئے اس نے پوری تفصیل بتا دی ہے" ...... جولیا نے جواب دیا۔

"اگر تم اجازت دو تو میں اس پر کام کروں" ...... صالحہ نے کہا۔

"تم اکیلی کام کرو گی" ...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہاں ۔ کیوں ۔ ریڈ ایرو کلب میرا دیکھا بھالا ہے" ...... صالحہ نے جواب دیا۔

"میں بھی تمہارے ساتھ چلتی ہوں" ...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سرہلا دیا۔

لوسیا اپنی رہائش گاہ پر موجود تھی ۔ اس کی عادت تھی کہ وہ دن چڑھے تک سوئی رہتی تھی ۔ پھر تیار ہو کر وہ کلب جاتی تھی اور تقریباً ساری رات وہ کلب، دوسرے ہوٹلوں اور کلبوں میں گزار کر صبح کو واپس آتی تھی ۔ اس وقت سہ پہر تھی اور وہ اٹھ کر کلب جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لوسیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں میڈم ۔ میں نے آپ کو اس لئے یہاں فون کیا ہے کہ آپ کو بتا دوں کہ ایک مقامی لڑکی اور ایک سوئس نژاد لڑکی ریڈ ایرو کلب میں جونی سمتھ کو تلاش کرتی رہی ہیں اور جونی سمتھ وہی ہے جس نے آپ کا سائٹ والا کام کیا ہے لیکن وہ اتفاق سے وہاں موجود نہ تھا جس پر انہوں نے اس کی رہائش گاہ کا پتہ

معلوم کیا اور پھر واپس چلی گئیں ۔ اب مجھے اطلاع ملی ہے کہ جونی سمتھ اپنی رہائش گاہ پر زخمی پڑا ہوا ہے ۔ میرے آدمیوں نے وہاں جا کر معلوم کیا تو یہ معلوم ہوا کہ دو لڑکیاں جن میں سے ایک غیر ملکی تھی اور ایک مقامی اس کی رہائش گاہ پر پہنچیں اور پھر وہ واپس چلی گئیں ۔ پھر ایک ہمسائے نے جا کر دیکھا تو جونی سمتھ شدید زخمی حالت میں پڑا تھا ۔ اسے اٹھا کر ہسپتال بھجوا دیا گیا ۔ جب اسے ہوش آیا تو اس نے مجھے اطلاع دی ہے کہ ایک غیر ملکی اور ایک مقامی لڑکی نے اس سے پوچھا کہ اس نے بگ ڈیم کی سائٹ سے ورکنگ پوائنٹس کی نقل کس کے کہنے پر کرائی اور کس کے حوالے کی ۔ جونی سمتھ نے جب اس سارے واقعہ سے ہی انکار کر دیا تو ان دونوں لڑکیوں نے اس پر انتہائی بے رحمانہ تشدد کیا اور جونی سمتھ جب مرنے کے قریب پہنچ گیا تو وہ اسے چھوڑ کر چلی گئیں ۔ میں نے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ بہرحال رپورٹ آپ کے پاس پہنچی ہے اس لئے آپ بھی محتاط رہیں"...... رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان لڑکیوں کے حلیئے معلوم ہوئے ہیں تمہیں"...... لوسیا نے کہا۔

"جی ہاں"...... رابرٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے علیحدہ علیحدہ دونوں کے حلیئے بتا دیئے۔

"ٹھیک ہے ۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا ۔ اب میں خود ہی

انہیں سنبھال لوں گی"...... لوسیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گولڈن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لوسیا بول رہی ہوں ۔ مارٹن سے بات کراؤ"...... لوسیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"مارٹن بول رہا ہوں میڈم"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔ لہجہ انتہائی مؤدبانہ تھا۔

"مارٹن ۔ ایک مقامی عورت اور ایک سوئس نژاد عورت کے حلیئے نوٹ کرو"...... لوسیا نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لوسیا نے باری باری دونوں کے حلیئے بتا دیئے۔

"نوٹ کر لئے ہیں میڈم"...... مارٹن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"انہیں پورے دارالحکومت میں تلاش کرو ۔ جہاں بھی ملیں چاہے یہ دونوں اکٹھی ہوں یا علیحدہ علیحدہ انہیں اغوا کر کے سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دو اور پھر مجھے اطلاع دو اور سنو ۔ میں زیادہ سے زیادہ

ایک گھنٹے کے اندر اندر انہیں سپیشل پوائنٹ پر دیکھنا چاہتی ہوں"...... لوسیا نے کہا۔

"یس میڈم ۔ میں دو تین گروپس کو بیک وقت آرڈر دے دیتا ہوں"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"جو مرضی آئے کرو ۔ ان دونوں کو ایک گھنٹے کے اندر اندر زندہ سلامت سپیشل پوائنٹ پر پہنچ جانا چاہئے"...... لوسیا نے سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ دونوں کون ہو سکتی ہیں ۔ یہ غیر ملکی عورت کون ہو سکتی ہے ۔ پہلے بھی نوازش علی نے بتایا تھا کہ ایک غیر ملکی عورت ایک مقامی آدمی کے ساتھ بگ ڈیم سیل آفس میں گئی تھی"...... لوسیا نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً بیس منٹ ہی گزرے تھے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لوسیا نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لوسیا نے کہا۔

"مارٹن بول رہا ہوں میڈم"...... دوسری طرف سے مارٹن کی آواز سنائی دی تو لوسیا چونک پڑی کیونکہ اسے اتنی جلدی مارٹن کی طرف سے کال کا تصور تک نہ تھا۔

"کیا ہوا"...... لوسیا نے چونک کر پوچھا۔

"مطلوبہ عورتیں سپیشل پوائنٹ پر پہنچ چکی ہیں میڈم" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اتنی جلدی کیسے ٹریس ہو گئیں ۔ کہاں تھیں وہ"...... لوسیا نے

چونک کر پوچھا۔
" وہ دونوں گولڈن کلب میں موجود تھیں ۔ وہ آپ کے بارے
میں معلومات حاصل کر رہی تھیں کہ مجھے اطلاع مل گئی ۔ چنانچہ میں
نے انہیں سپیشل آفس میں بلوا لیا اور وہاں انہیں بے ہوش کر کے
سپیشل پوائنٹ پر بھجوا دیا" ...... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" میرے بارے میں پوچھ رہی تھیں" ...... لوسیا نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔
" یس میڈم" ...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔
" ٹھیک ہے ۔ میں چیک کرتی ہوں" ...... لوسیا نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ کر دوسرے فون کا رسیور اٹھایا اور
تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
" یس ۔ مارتھر بول رہا ہوں" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
مردانہ آواز سنائی دی۔
" لوسیا بول رہی ہوں" ...... لوسیا نے تیز لہجے میں کہا۔
" یس میڈم" ...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ
ہو گیا۔
" مارتھر ۔ دو عورتیں مارٹن نے سپیشل پوائنٹ پر بھجوائی ہیں ۔
ان کی چیکنگ کر لی ہے تم نے" ...... لوسیا نے کہا۔
" یس میڈم ۔ میں نے سپیشل میک اپ واشر سے دونوں کے
چہرے چیک کئے ہیں ۔ وہ دونوں اصل چہروں میں ہیں ۔ ان میں سے

ایک مقامی ہے اور اسے میں ذاتی طور پر بھی جانتا ہوں ۔ اس کا نام
صالحہ ہے ۔ اس کا والد ہوٹل کنگ کہلاتا تھا ۔ پوری دنیا میں ان کے
سکس سٹار ہوٹلوں کی چین پھیلی ہوئی ہے اور میں نے سنا تھا کہ
صالحہ کسی سرکاری ایجنسی سے متعلق ہو گئی ہے ۔ اس کے ساتھ
ایک سوئس نژاد لڑکی ہے" ...... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" سرکاری ایجنسی سے متعلق ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ اس کا مطلب ہے
کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس باقاعدہ کام کر رہی ہے" ...... لوسیا نے
چونک کر کہا۔
" پاکیشیا سیکرٹ سروس ۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں میڈم" ۔
دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔
" ہاں ۔ مجھے اطلاع ملی تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک اہم
مشن پر کام کر رہی ہے اور اس سے میرا تعلق صرف اتنا تھا کہ اس
مشن پر کام کرنے والا ایک آدمی لارسن ایکریمیا سے آکر میرے پاس
ٹھہرا تھا اور اب مارٹن نے بتایا ہے کہ یہ دونوں لڑکیاں گولڈن
کلب میں میرے بارے میں پوچھنے آئی تھیں" ...... لوسیا نے کہا۔
" اگر ایسی بات ہے میڈم تو پھر آپ ان دونوں لڑکیوں کو بے
ہوشی کے عالم میں ہی باہر کہیں پھنکوا دیں ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس
تو انتہائی خطرناک ترین سروس ہے" ...... مارتھر نے جواب دیا۔
" احمقانہ باتیں مت کرو مارتھر ۔ انہیں ہمارے کلب سے اغوا کیا
گیا ہے ۔ اب اگر ہم نے انہیں چھوڑ دیا تو لامحالہ وہ کلب پر فل ریڈ

کریں گے ۔ مجھے کچھ اور سوچنا ہو گا ۔ میں وہیں آ رہی ہوں"...... لوسیا
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور اٹھ کھڑی
ہوئی لیکن پھر اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑی ۔
وہ دوبارہ جلدی سے کرسی پر بیٹھی اور اس نے سامنے پڑے ہوئے
ایک فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے رابرٹ کی
آواز سنائی دی۔

"رابرٹ ۔ تمہارا وہ سپروائزر کہاں ہے جس کے بارے میں ریڈ
ایرو کلب سے معلومات حاصل کی گئی تھیں"...... لوسیا نے کہا۔

"وہ تو ہسپتال میں ہے میڈم ۔ اس پر بے پناہ تشدد کیا گیا
تھا"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"تم نے بتایا ہے کہ اس نے کچھ نہیں بتایا جبکہ وہ دونوں
لڑکیاں جو اس کی رہائش گاہ پر گئی تھیں وہاں سے نکل کر سیدھی
گولڈن کلب پہنچیں اور وہاں میرے بارے میں پوچھتی رہیں ۔ اس کا
مطلب ہے کہ اس سپروائزر نے انہیں میرے بارے میں بتا دیا
ہے"...... لوسیا نے کہا۔

"اوہ ۔ یہ تو برا ہوا ۔ شاید انتہائی تشدد کے دوران اس نے
لاشعوری طور پر بتا دیا ہو ورنہ اسے شعوری طور پر اس بارے میں
معلوم نہیں ہے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ ان دونوں میں سے ایک لڑکی پاکیشیا

سیکرٹ سروس سے متعلق ہے اور دوسری غیر ملکی شاید اس کی فرینڈ
ہو گی"...... لوسیا نے کہا۔

"اب یہ کہاں ہیں میڈم"...... رابرٹ نے پوچھا۔

"میرے ایک خصوصی پوائنٹ پر بے ہوش پڑی ہیں ۔ میرے
مینجر نے انہیں کلب میں بے ہوش کر کے وہاں پہنچا دیا ہے"۔ لوسیا
نے کہا۔

"تو میڈم میری بات سن لیں ۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ
پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی خطرناک تنظیم ہے ۔ اگر وہ آپ کے
پیچھے لگ گئی تو آپ کو وہ پاتال میں بھی نہیں چھوڑے گی ۔ آپ ان
دونوں لڑکیوں کو اپنی رہائش گاہ پر بلوائیں اور انہیں ہوش میں لا کر
انہیں کسی طرح مطمئن کریں ۔ اس لارسن کے بارے میں انہیں
بتا دیں کہ وہ آپ کا صرف دوست تھا اور بس"...... رابرٹ نے بھی
مارتھر جیسا مشورہ دیا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے"...... لوسیا نے کہا اور کریڈل دبایا اور پھر
ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سی نمبر پریس کرنے شروع کر
دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ٹاپ ایجنسی
کے چیف کرنل جیکب کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"لوسیا بول رہی ہوں باس"...... لوسیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس ۔ کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"باس۔ میں نے ورکنگ پوائنٹس کی کاپی آپ کو بھجوائی تھی۔ اس سلسلے میں ایک انتہائی اہم اطلاع ایسی ملی ہے جس سے میں ذہنی طور پر کنفیوزڈ ہو گئی ہوں اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے مشورہ کر لوں اور آپ جیسے حکم دیں ویسے ہی کر لوں"۔۔۔۔۔۔ لوسیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا ہے"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا تو لوسیا نے پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ تم نے یہ کیا حماقت کی کہ انہیں اس طرح اغوا کرا لیا اور وہ بھی اپنے کلب سے۔ تم فوری طور پر انہیں واپس کلب پہنچاؤ اور پھر انہیں ہوش میں لا کر ان کو ہر لحاظ سے مطمئن کرو کہ ایسا غلط فہمی کی وجہ سے ہوا ہے"۔۔۔۔۔۔ کرنل جیکب نے کہا۔

"لیکن باس۔ انہوں نے اس سپروائزر سے معلومات حاصل کی ہیں۔ اس نے یقیناً میرا نام لیا ہو گا اس لئے وہ میرے کلب پہنچی تھیں"۔۔۔۔۔۔ لوسیا نے کہا۔

"وہ سپروائزر اب کہاں ہے"۔۔۔۔۔۔ کرنل جیکب نے پوچھا۔

"وہ ہسپتال میں ہے۔ اس پر شدید تشدد کیا گیا ہے"۔۔۔۔۔۔ لوسیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اسے ہلاک کرا دو اور پھر سب کچھ بھول جاؤ۔ لارسن کے بارے میں اگر تم سے پوچھ گچھ ہو تو تم نے اسے صرف دوست بتانا ہے اور اگر وہ اس کا پتہ پوچھیں تو ہائی ہرڈ کلب کے بارے میں بتا

دینا۔ یہاں میں خود ہی سب کچھ سنبھال لوں گا۔ کل مجھے تبدیل شدہ ورکنگ پوائنٹس مل جائیں گے۔ وہ میں تمہیں بھجوا دوں گا تم نے سائٹ آفس سے اصل ورکنگ پیپرز اڑا کر وہاں تبدیل شدہ ورکنگ پیپرز رکھ دینے ہیں اور اس کے ساتھ ہی ہمارا کام ختم ہو جائے گا۔ پھر وہ لاکھ ٹکریں ماریں کچھ نہیں کر سکیں گے"۔۔۔۔۔۔ کرنل جیکب نے کہا۔

"اگر آپ کہیں تو دو روز تک انہیں بے ہوش رکھا جائے جب تک کام مکمل نہیں ہو جاتا"۔۔۔۔۔۔ لوسیا نے کہا۔

"نہیں۔ اتنی طویل بے ہوشی سے وہ ختم بھی ہو سکتی ہیں۔ تم بہرحال محتاط رہنا اور انہیں مطمئن کر دینا"۔۔۔۔۔۔ کرنل جیکب نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس"۔۔۔۔۔۔ لوسیا نے کہا اور دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر اس نے بھی کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ مارتھر بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ مارتھر کی آواز سنائی دی۔

"لوسیا بول رہی ہوں"۔۔۔۔۔۔ لوسیا نے کہا۔

"یس میڈم۔ حکم فرمائیں"۔۔۔۔۔۔ مارتھر نے کہا۔

"ان دونوں لڑکیوں کی کیا پوزیشن ہے"۔۔۔۔۔۔ لوسیا نے پوچھا۔

"وہ بے ہوش ہیں میڈم"۔۔۔۔۔۔ مارتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں گولڈن کلب بھجوا دو ۔ میں وہیں پہنچ رہی ہوں ۔ انہیں ہوش میں لانے کے لئے جو انجکشن یا دوا ہے وہ بھی ساتھ بھجوا دینا"...... لوسیا نے کہا۔

"کیا انہیں سپیشل آفس میں بھجوانا ہے میڈم"...... مارتھر نے کہا۔

"ہاں ۔ خفیہ راستے سے ۔ میں مارٹن کو کہہ دیتی ہوں"۔ لوسیا نے کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبا دیا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مارٹن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے رابطہ ہوتے ہی مارٹن کی آواز سنائی دی۔

"لوسیا بول رہی ہوں"...... لوسیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ ریڈ ہیرو کلب کا سپروائزر جونی سمتھ ہسپتال میں زیر علاج ہے اپنے آدمی بھیج کر اسے اس انداز میں ہلاک کرا دو کہ کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے کہ وہ کس طرح ہلاک ہوا ہے"...... لوسیا نے کہا۔

"یس میڈم ۔ میں وہاں کسی ڈاکٹر کو بھاری رقم دے کر اسے طبی طور پر ختم کرا دیتا ہوں ۔ اس طرح کسی کو شک تک نہیں پڑے گا"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"گڈ ۔ یہ اور بھی اچھا طریقہ ہے اور سنو ۔ وہ دونوں لڑکیاں جنہیں تم نے بے ہوش کرا کر سپیشل پوائنٹ پر بھجوایا تھا میں نے مارتھر کو

کہہ دیا ہے کہ وہ انہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں گولڈن کلب واپس بھجوا دے ۔ میں بھی وہیں آ رہی ہوں ۔ ہم نے انہیں مطمئن کر کے واپس بھیجنا ہے"...... لوسیا نے کہا۔

"وہ کیسے میڈم"...... مارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں انہیں بتا دوں گی کہ کلب میں ممکنہ ہنگامہ روکنے کے لئے بے ہوش کر دینے والی گیس کا فائرنگ پوائنٹ موجود ہے جو اچانک خراب ہو گیا تھا"...... لوسیا نے کہا۔

"لیکن وہ تو آپ کے بارے میں پوچھتی ہوئی آئی تھیں"۔ مارٹن نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ ویسے میرے ہاتھ صاف ہیں ۔ وہ میرے خلاف کچھ بھی ثابت نہیں کر سکتیں اور ہمیں دو تین روز تک محتاط رہنا ہے ۔ اس کے بعد وہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لیں کچھ نہیں ہو سکے گا"۔ لوسیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لوسیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور پھر وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی تا کہ کلب جانے کے لئے تیار ہو سکے۔

جولیا کے تاریک ذہن میں روشنی کا نقطہ سا چمکا اور پھر یہ نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا اور جب اس کے ذہن میں روشنی پھیلی تو اس نے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی وہ لاشعوری طور پر اٹھ کر بیٹھ گئی ۔ دوسرے لمحے اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ وہ ایک بڑے سے کمرے میں بیڈ پر موجود تھی ۔اس کے ساتھ والے بیڈ پر صالحہ بھی موجود تھی اور اس کے جسم میں ہونے والی حرکت بتا رہی تھی کہ وہ بھی ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہی ہے ۔ابھی جولیا حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نرس اندر داخل ہوئی اور جولیا کو اس طرح بیڈ پر بیٹھے دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑی۔

"آپ کو ہوش آگیا ہے ۔ گڈ ۔ میں ڈاکٹر صاحب کو اطلاع دیتی ہوں"...... نرس نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ واپس مڑ

گئی اور کمرے سے باہر چلی گئی ۔اسی لمحے صالحہ نے بھی کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور وہ بھی لاشعوری طور پر اٹھ کر بیٹھ گئی ۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور درمیانے جسم کا ادھیڑ عمر آدمی جس نے ڈاکٹروں جیسا مخصوص کوٹ پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا ۔ اس کے پیچھے نرس تھی۔

"آپ کو ہوش آگیا ۔ تھینک گاڈ"...... ڈاکٹر نے قریب آکر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم کہاں ہیں"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"پہلے میں آپ دونوں کو چیک کر لوں پھر تفصیل بتاتا ہوں"۔ ڈاکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نرس کی مدد سے جولیا اور صالحہ کو چیک کرنا شروع کر دیا۔

"اوکے ۔ اب آپ مکمل طور پر ٹھیک ہیں ۔ آپ اس وقت گولڈن کلب میں ہیں ۔ مجھے کلب کے مینجر مارٹن نے ہنگامی طور پر کال کیا کہ یہاں اچانک دو معزز خواتین بے ہوش ہو گئی ہیں جس پر میں نرس کے ساتھ یہاں آیا ۔آپ کسی گیس سے بے ہوش تھیں ۔ میں نے آپ کو ہسپتال لے جانا چاہا لیکن مینجر مارٹن نے انکار کر دیا کہ اس طرح کلب کی بدنامی ہو سکتی ہے ۔چنانچہ ہم نے یہیں آپ کا علاج شروع کر دیا لیکن گیس کی بہت زیادہ مقدار آپ کے اندر جا چکی تھی اس لئے اب چھ گھنٹوں بعد آپ کو ہوش آیا ہے ۔ اس دوران کلب کی مالکہ مادام لوسیا بھی دو بار آپ کو چیک کر چکی ہیں ۔

وہ بھی آپ کی وجہ سے بے حد پریشان تھیں ۔ اب آپ ٹھیک ہو چکی ہیں ۔ اب مجھے اجازت دیں" ...... ڈاکٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ۔ وہ مینجر مارٹن اور وہ مالکہ" ...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آئیے ۔ میں آپ کو سپیشل آفس میں پہنچا دوں ۔ وہ دونوں وہیں آپ کے ہوش میں آنے کے منتظر ہیں" ...... ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بیڈ سے نیچے اتری ۔ وہاں اس کی جوتی موجود تھی ۔ نرس نے اسے جوتی پہننے میں مدد دی ۔ صالحہ نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر وہ دونوں ڈاکٹر کے پیچھے چلتی ہوئیں اس کمرے سے نکل کر ایک راہداری میں آ گئیں ۔ نرس بھی ان کے پیچھے تھی ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے سے آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں داخل ہوئیں تو سامنے بیٹھی ہوئی ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی جس نے انتہائی شوخ سرخ رنگ کا اسکرٹ پہنا ہوا تھا بے اختیار اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ آپ دونوں کو ہوش آ گیا ۔ مائی گاڈ ۔ میرا تو دماغ پھٹنے کے قریب ہو گیا تھا ۔ تھینک یو ڈاکٹر ۔ اب آپ جا سکتے ہیں" ...... اس لڑکی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم" ...... ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا ۔ نرس بھی اس ڈاکٹر کے پیچھے بیرونی

دروازے کی طرف مڑ گئی۔

"آپ تشریف رکھیں" ...... لڑکی نے جولیا اور صالحہ سے کہا تو وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئیں ۔ ڈاکٹر اور نرس کے جانے کے بعد ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔

"اوہ ۔ تھینک گاڈ آپ کو ہوش آ گیا ۔ تھینک گاڈ" ...... آنے والے نے انتہائی پرخلوص لہجے میں کہا۔

"یہ سب کیا ہے" ...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"عجیب چکر چلا ہے مس" ...... آنے والے نے بات کرتے کرتے رک کر کہا۔

"میرا نام مارگریٹ ہے اور یہ میری ساتھی ہیں ۔ ان کا نام صالحہ ہے" ...... جولیا نے اپنا اور صالحہ کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام لوسیا ہے اور میں گولڈن کلب کی مالک ہوں ۔ یہ مینجر مارٹن ہیں ۔ ان سے آپ مل چکی ہیں" ...... اس لڑکی نے کہا۔

"ہاں ۔ انہوں نے ہمیں یہاں بھجوایا تھا اور یہاں بیٹھتے ہی ہم بے ہوش ہو گئیں ۔ یہ سب کیا ہوا ہے" ...... جولیا نے کہا۔

"میں تو اپنی رہائش گاہ پر تھی کہ مارٹن نے مجھے فون کر کے بتایا کہ آپ مجھ سے ملنے آئی ہیں تو اس نے آپ کو بتایا کہ میں ایک ضروری کام میں مصروف ہوں اس لئے فوری طور پر کلب نہیں آ سکتی وہ آپ کو میری رہائش گاہ پر بھجوا دے ۔ پھر اس نے مجھے دوبارہ فون کیا کہ آپ دونوں یہاں آفس میں بے ہوش پڑی ہیں تو میں فوراً

یہاں آگئی۔یہاں آکر مجھے معلوم ہوا کہ کیا ہوا ہے۔کلب میں چونکہ ہر قسم کے لوگ آتے جاتے ہیں اس لئے میں نے حفاظتی اقدام کے طور پر یہاں بے ہوش کر دینے والی گیس کا فائر پوائنٹ نصب کرایا ہوا ہے۔وہ دیکھیں سامنے گیٹ کے اوپر اس کا پوائنٹ ہے اور آپریٹنگ سوئچ یہاں میز کے کنارے پر موجود ہے۔نجانے اس میں کیا گڑبڑ ہوئی کہ یہ اچانک فائر ہو گیا اور آپ بے ہوش ہو گئیں۔پھر میرے کہنے پر مارٹن نے ڈاکٹر اور نرس کو کال کیا۔وہ آپ کو اس حالت میں کلب سے ہسپتال نہ بھجوانا چاہتا تھا اس لئے ساتھ والے ایک بیڈ روم میں آپ کو لٹا دیا گیا اور آپ کا علاج کیا گیا لیکن آپ کو ہوش نہ آرہا تھا۔بہرحال اب آپ کو ہوش آگیا ہے۔میں آپ سے معذرت خواہ ہوں کہ آپ دونوں کو اس طرح انتہائی تکلیف اٹھانا پڑی"۔۔۔۔۔۔ لوسیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہمیں کتنی دیر بعد ہوش آیا ہے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کلاک کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے چھ گھنٹوں کے بعد"۔۔۔۔۔۔ لوسیا نے کہا۔

"آپ نے کون سی گیس یہاں رکھی ہوئی ہے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"مجھے نام تو معلوم نہیں اور نہ ہی آج سے پہلے اس کے استعمال کی نوبت آئی ہے۔میں نے اسے دو سال پہلے نصب کرایا تھا۔بیرون ملک سے میں نے اسے منگوایا تھا"۔۔۔۔۔۔ لوسیا نے جواب دیتے ہوئے

کہا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گی تاکہ میں بھجوا دوں"۔۔۔۔۔۔ مارٹن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایپل جوس بھجوا دیں"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو مارٹن سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا اور آفس سے باہر چلا گیا۔

"آپ کی ساتھی کیا گونگی ہیں"۔۔۔۔۔۔ لوسیا نے صالحہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"میرا ذہن ابھی تک میرے قابو میں نہیں ہے اس لئے میں خاموش ہوں"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا تو لوسیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"میں نے معذرت کر لی ہے۔اگر آپ اس کا کوئی ہرجانہ کہیں تو میں وہ بھی ادا کرنے کے لئے تیار ہوں"۔۔۔۔۔۔ لوسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں۔اکثر ایسا ہو جاتا ہے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک ویٹر ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔اس نے ٹرے میں ایپل جوس کے تین بڑے گلاس رکھے ہوئے تھے۔اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر ایک ایک گلاس اس نے ان تینوں کے سامنے میز پر رکھا اور مڑ کر واپس باہر چلا گیا۔

"ہاں۔اب بتائیں مس جولیا اور مس صالحہ۔آپ مجھ سے کیوں ملنا چاہتی تھیں"۔۔۔۔۔۔ لوسیا نے گلاس اٹھا کر چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے بارے میں جونی سمتھ نے بتایا تھا"...... جولیا نے کہا تو لوسیا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"جونی سمتھ ۔ وہ کون ہے اور اس نے کیا بتایا تھا"...... لوسیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق ایک سرکاری ایجنسی سے ہے مس لوسیا ۔ یہاں ایک بہت بڑا ڈیم بنایا جا رہا ہے جسے بگ ڈیم کہا جاتا ہے ۔ اس کے ورکنگ پیپرز کی انتہائی پراسرار انداز میں کاپی کی گئی اور یہ کاپی جونی سمتھ نے کرائی ۔ اس کا علم حکومت پاکیشیا کو ہو گیا ۔ چنانچہ یہ کیس ہماری ایجنسی کو دیا گیا ہے ۔ ہم نے اس جونی سمتھ کو ٹریس کیا تو وہ چھٹی پر تھا ۔ وہ ریڈ ایرو کلب میں سپروائزر ہے ۔ ہم اس کی رہائش گاہ پر گئے تو اس نے بتایا کہ اس نے ورکنگ پیپرز کی نقل اپنے باس رابرٹ کے حکم پر حاصل کی تھی اور پھر رابرٹ کے حکم پر یہ نقل آپ کو پہنچا دی گئی ۔ ہم اسی سلسلے میں آپ سے ملنے یہاں آئیں تو یہ بے ہوشی کا چکر چل پڑا"...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بگ ڈیم ۔ ورکنگ پیپرز ۔ کیا مطلب ۔ میرا کسی ڈیم یا اس کے ورکنگ پیپرز سے کیا تعلق ۔ میں نے تو شاید زندگی میں کبھی کوئی ڈیم دیکھا ہی نہیں ۔ یہاں ہماری ٹیکسٹائل ملیں ہیں ۔ میں تو ایکریمیا کی یونیورسٹی میں پڑھتی تھی کہ میرے والد کی ڈیتھ ہو گئی اور مجھے اپنی تعلیم چھوڑ کر واپس آنا پڑا ۔ یہاں ملوں کا حساب تو مینجروں کے پاس ہے ۔ میرا بزنس کی طرف دھیان ہی نہ تھا اس لئے میں نے اپنے

شوق کی خاطر یہ کلب بنا لیا ۔ ذیشان کالونی میں میری رہائش ہے ۔ میں تو نہ کسی رابرٹ کو جانتی ہوں اور نہ ہی کسی کلب کے سپروائزر کو ۔ پھر اس نے میرا نام کیوں لے دیا"...... لوسیا نے لہجے میں بے پناہ حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ لوسیا صحیح کہہ رہی ہے اداکاری نہیں کر رہی۔

"ایک ایکریمین لارسن ہے ۔ وہ پچھلے دنوں یہاں پاکیشیا آیا ہوا تھا ۔ کیا آپ اسے جانتی ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں ۔ لارسن میرا دوست ہے ۔ وہ پاکیشیا پانچ چھ روز کے لئے آیا تھا ۔ اس کا کوئی پرائیویٹ کام تھا ۔ بہرحال وہ میرا مہمان تھا ۔ پھر میں اس کے ساتھ ایک بار ایک آدمی سے بھی ملی تھی جس کا نام باقر راٹھور ہے ۔ وہ تیتروں کا بڑا ماہر ہے ۔ لارسن نے اس سے تیتروں کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر اس نے بھاری رقم دے کر ایک تیتر بھی اس سے خرید لیا ۔ میں بڑی حیران ہوئی ۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اس نے کسی بڑے سرکاری افسر سے ملنا ہے اور اپنی کمپنی کے لئے ٹھیکے کی بات کرنی ہے اور وہ افسر تیتروں کا بڑا شوقین ہے ۔ وہ اسے تحفے میں تیتر دے کر اپنی کمپنی کے لئے سفارش کرائے گا ۔ اس کے بعد وہ دوسرے روز واپس چلا گیا ۔ میں اسے خود ایئر پورٹ پر چھوڑنے گئی تھی"...... لوسیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ اس افسر سے ملی تھیں"....... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں ۔ مجھے افسروں سے قدرتی طور پر الرجی ہے ۔ میں ذرا بے تکلف ٹائپ لڑکی ہوں جبکہ افسروں کی گردنوں میں سریئے نصب ہوتے ہیں اور میں سریئے برداشت نہیں کر سکتی"....... لوسیا نے جواب دیا۔

"آپ رابرٹ کو بھی نہیں جانتیں جو یہاں خفیہ طور پر مخبری کا نیٹ ورک چلاتا ہے"....... جولیا نے کہا۔

"مخبری کا نیٹ ورک ۔ اوہ نہیں مس مارگریٹ ۔ میرا ان باتوں سے کبھی کوئی تعلق نہیں رہا"....... لوسیا نے کہا۔

"اوکے ۔ اب ہمیں اجازت دیں"....... جولیا نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی ۔ اس کے اٹھتے ہی صالحہ بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور لوسیا بھی۔

"میں ایک بار پھر آپ دونوں سے معذرت خواہ ہوں کہ آپ کو یہاں تکلیف پہنچی ۔ ویسے میرے گھر اور آفس کے دروازے آپ کے لئے ہر وقت کھلے ہیں ۔ آپ جس وقت چاہیں مجھ سے مل سکتی ہیں"....... لوسیا نے کہا اور پھر وہ ان دونوں کو دروازے تک چھوڑنے آئی۔

"یہ عجیب چکر چلا ہے ہمارے ساتھ"....... صالحہ نے کلب سے باہر آنے کے بعد کہا۔

"ہاں ۔ دیکھو"....... جولیا نے پارکنگ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جہاں اس کی کار موجود تھی ۔ وہ دونوں ایک ہی کار میں یہاں آئی

تھیں ۔ کار میں بیٹھ کر جولیا نے پرس کھولا اور اس میں سے ایک ڈکٹا فون رسیور باہر نکال لیا۔

"اوہ ۔ تم وہاں ڈکٹا فون نصب کر آئی ہو"....... صالحہ نے چونک کر کہا۔

"ہاں ۔ ہمارے بیگز کی تلاشی بھی نہیں لی گئی تھی"....... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کا ایک بٹن پریس کر دیا چند لمحوں بعد لوسیا کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"یہ جونی سمتھ اور رابرٹ کون ہو سکتے ہیں اور انہوں نے کیوں میرا نام لیا"....... لوسیا بڑبڑا رہی تھی ۔ پھر ایسی آواز سنائی دی جیسے فون کا رسیور اٹھایا جاتا ہے۔

"مارٹن ۔ میں لوسیا بول رہی ہوں ۔ یہ دونوں لڑکیاں کسی سرکاری ایجنسی سے متعلق تھیں اور وہ کسی ڈیم اور اس کے ورکنگ پیپرز کی بات کر رہی تھیں ۔ انہیں ریڈ ایرو کلب میں کام کرنے والے کسی جونی سمتھ نے میرا نام بتایا کہ اس نے ورکنگ پیپرز کی کاپی میرے حوالے کی ہے اور وہ کسی مخبری کا نیٹ ورک چلانے والے رابرٹ کا آدمی ہے ۔ کیا تم جانتے ہو ان دونوں کو"....... لوسیا کی آواز سنائی دی ۔ پھر چند لمحے خاموشی طاری رہی ۔ شاید دوسری طرف سے کچھ بتایا جا رہا تھا۔

"اوہ ۔ تو یہ جونی سمتھ یہاں گولڈن کلب میں کام کرتا رہا ہے ۔ تم اس کے بارے میں معلوم کرو کہ اس نے آخر میرا نام کیوں لیا

ہے"...... لوسیا کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔

"آؤ۔ یہ واقعی صاف ہے"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور رسیور آف کر کے اسے واپس جیب میں رکھ لیا۔

"اب اس جونی سمتھ کو دوبارہ چیک کرنا پڑے گا"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اب ہم نے اس رپورٹ کا سراغ لگانا ہے"۔ جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن جولیا۔ ہماری یہ بے ہوشی اور پھر علاج۔ یہ سب مجھے کچھ غیر فطری سا لگتا ہے"...... صالحہ نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میں نے وہاں ڈکٹا فون لگایا تھا کیونکہ ساری بات جس انداز میں وقوع پذیر ہوئی ہے وہ میرے بھی حلق سے نیچے نہیں اتر رہی لیکن اب تم نے خود ہی اس کی باتیں سن لی ہیں"۔ جولیا نے کار چلاتے ہوئے کہا۔

"بہرحال کچھ نہ کچھ گڑبڑ ضرور ہے۔ میری چھٹی حس الارم پہ الارم دے رہی ہے"...... صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب تم واقعی ترقی کر رہی ہو کیونکہ کہا یہی جاتا ہے کہ چھٹی حس جتنی زیادہ کام کرے آدمی اتنا زیادہ اچھا ایجنٹ بن جاتا ہے"...... جولیا نے کہا تو صالحہ بے اختیار مسکرا دی۔ تھوڑی دیر بعد جولیا نے کار اپنے رہائشی پلازہ کی پارکنگ میں لے جا کر روک

دی۔ صالحہ کی کار بھی وہاں موجود تھی۔

"اب مجھے اجازت ہے یا کہیں جانا ہے"...... صالحہ نے جولیا کی کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"آؤ بیٹھو۔ میں چیف کو رپورٹ دے دوں پھر مزید اس سلسلے میں باتیں ہوں گی"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا اخبارات کے مطالعہ میں مصروف تھا
سلیمان سامان لینے مارکیٹ چلا گیا تھا اس لئے عمران فلیٹ میں اکیلا
تھا۔ اسے معلوم تھا کہ سلیمان کی واپسی کم از کم دو تین گھنٹوں کے
بعد ہو گی کیونکہ سلیمان صرف سودا سلف ہی نہیں خریدتا تھا بلکہ
دکانداروں کے ساتھ گپ شپ لگانا بھی اس کی ہابی میں شامل تھا اور
پھر اس طرح بعض اوقات کسی ایسے آدمی کے بارے میں اطلاع مل
جاتی تھی جو کسی مالی مجبوری کا شکار ہو یا بیماری کے باوجود علاج نہ
کرا سکتا ہو تو سلیمان خاموشی سے اس آدمی کی مدد کر دیا کرتا تھا اور گو
سلیمان عمران کو ساتھ ساتھ ایسی باتوں کی رپورٹ بھی دے دیا کرتا
تھا لیکن عمران جانتا تھا کہ چھوٹی چھوٹی امدادیں وہ خاموشی سے کر دیا
کرتا تھا اور عمران تک یہ بات نہ پہنچتی تھی اس لئے اس نے کبھی اس
بات کی پرواہ نہ کی تھی کہ سلیمان مارکیٹ جا کر اتنا زیادہ وقت کیوں

صرف کرتا ہے۔ وہ اخبار پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے
فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔
عمران نے اخبار سے نظریں ہٹائے بغیر بولتے ہوئے کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں عمران۔ یہ تم نے بگ ڈیم کے بارے
میں کیا چکر چلا دیا ہے کہ روزانہ کوئی نئی سے نئی رپورٹ میرے پاس
پہنچ رہی ہے۔ اب میں اپنا کام کروں یا اس ڈیم کا"...... سر سلطان
نے بڑے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اپنے سیکرٹری کو بلا کر سختی سے منع کر دیں کہ وہ آپ تک ایسی
کوئی رپورٹ بھیجا ہی نہ کرے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کوئی نہ کوئی مسئلہ تو بہرحال ہو گا"۔
سر سلطان نے چونک کر کہا۔

"ہوتا رہے۔ کم از کم آپ کو جھلاہٹ کا دورہ تو نہیں پڑے
گا"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اس بار سر سلطان بے
اختیار ہنس پڑے۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ واقعی کام کی زیادتی نے مجھے جھلاہٹ میں
مبتلا کر دیا تھا۔ آئی ایم سوری عمران۔ بہرحال بگ ڈیم کے سائٹ
آفس سے وہاں کے انچارج ڈاکٹر ڈکسن نے بگ ڈیم سیل کے
انچارج رائے عالم کو رپورٹ دی ہے کہ سائٹ آفس میں فزیبلٹی

رپورٹ کے ورکنگ پیپرز موجود تھے ۔ان میں عجیب سی تبدیلی دیکھی
گئی ہے اور رائے عالم نے یہ اطلاع سیکرٹری وزارت مواصلات کو
دی اور اس نے یہ اطلاع مجھے بھجوا دی ہے ۔پہلے بھی ایسی ہی رپورٹ
آئی تھی جو تمہاری عدم موجودگی کی وجہ سے مجھے براہ راست بلیک
زیرو کو دینا پڑی تھی"...... سر سلطان نے کہا۔

"آپ ڈاکٹر ڈکسن تک میرا نام پہنچا دیں ۔اب مجھے خود جا کر اس
سے بات کرنا ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں سیکرٹری وزارت مواصلات کو فون کر دیتا
ہوں ۔ وہ تمہارے بارے میں وہاں تک اطلاع پہنچا دیں گے"۔
سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔شکریہ"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے
اللہ حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا ۔
چند لمحوں تک بیٹھا وہ سوچتا رہا پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے
نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص
آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں بلیک زیرو۔جولیا نے اس رپورٹ کی
نقل کے سلسلے میں کوئی رپورٹ دی ہے"...... عمران نے سنجیدہ
لہجے میں کہا۔

"کون سی رپورٹ عمران صاحب"...... دوسری طرف سے بلیک

زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے ۔وہ بگ ڈیم سائٹ سے ورکنگ پیپرز کی جو نقل اڑا لی
گئی تھی جس کے بارے میں سر سلطان نے تمہیں رپورٹ دی تھی اور
تم نے مجھے بتایا تھا کہ تم نے جولیا کے ذمے کام لگا دیا ہے"۔ عمران
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے رپورٹ کی بات کی تھی جس پر میں چونکا تھا کیونکہ
رپورٹ تو آپ خود جولیا کے ساتھ جا کر چیک کر آئے تھے ۔ ورکنگ
پیپرز کے بارے میں جولیا نے رپورٹ دی ہے کہ اس نے اس جونی
سمتھ کا سراغ لگایا اور پھر اس نے اس کی رہائش گاہ پر جا کر اس پر
تشدد کر کے اس سے معلومات حاصل کیں تو اس نے بتایا کہ یہاں
رابرٹ کا کوئی مخبری کا نیٹ ورک ہے جس کے لئے وہ کام کرتا ہے
لیکن اسے اس رابرٹ کے کسی ٹھکانے کا علم نہیں ہے ۔ بس رابرٹ
کا فون آ جاتا ہے اور رقم اس تک پہنچ جاتی ہے ۔البتہ اس نے یہ بتایا
کہ اس نے ورکنگ پیپرز کی نقل گولڈن کلب کی مالکہ مس لوسیا کو
پہنچائی تھی جس پر جولیا اور صالحہ دونوں گولڈن کلب پہنچ گئیں لیکن
وہاں ان کے ساتھ عجیب واقعہ ہو گیا کہ یہ دونوں آفس میں بے
ہوش ہو گئیں اور پھر بعد میں انہیں وہیں کلب میں ہی ایک ڈاکٹر
نے ہوش دلایا جبکہ کلب کے مینجر مارٹن اور مالکہ لوسیا نے کال کیا تھا
لوسیا نے انہیں بتایا کہ اس نے حفاظتی اقدامات کی وجہ سے اپنے
آفس میں بے ہوش کر دینے والی گیس کا فائر پوائنٹ نصب کرایا ہوا

ہے جسے آج تک استعمال کرنے کی نوبت نہیں آئی لیکن شاید وہ خراب ہو گیا اس لئے اس نے اچانک فائر کھول دیا جس سے جولیا اور صالحہ دونوں بے ہوش ہو گئیں اور انہوں نے کلب کو بدنامی سے بچانے کے لئے ان دونوں کو ہسپتال بھجوانے کی بجائے ڈاکٹر اور نرس کو وہیں کال کر لیا۔ بقول جولیا اور صالحہ انہیں چھ گھنٹوں بعد ہوش آیا۔ انہوں نے لوسیا سے بات چیت کی اور پھر جولیا نے وہاں ڈکٹا فون بھی نصب کر دیا لیکن لوسیا اور مارٹن دونوں اسے کلیئر نظر آئے جس سے وہ سمجھ گئی کہ اس جونی سمتھ نے اپنی جان بچانے کے لئے جھوٹ بول دیا ہے لیکن ایک بار پھر وہ اسے ٹریس کرنے کے لئے گئیں تو پتہ چلا کہ وہ ہسپتال میں ہلاک ہو گیا ہے اور اس کی لاش اس کی رہائش گاہ پر واپس لائی گئی تھی جس پر جولیا اور صالحہ واپس آ گئیں۔ اب وہ اس رابرٹ کو تلاش کر رہی ہیں لیکن اس کا کوئی نام تک نہیں جانتا"....... بلیک زیرو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ابھی مجھے سرسلطان نے فون کر کے بتایا ہے کہ تگب ڈیم کے سائٹ آفس کے انچارج ڈاکٹر ڈکسن نے تگب ڈیم سیل کے انچارج رائے عالم کو اطلاع دی ہے کہ ورکنگ پیپرز میں تبدیلی کی گئی ہے اس لئے میں نے سوچا کہ براہ راست وہاں جا کر اس ڈاکٹر ڈکسن سے بات کی جائے کیونکہ ورکنگ پیپرز میں تبدیلی ایک نئی بات ہے کیونکہ جونی سمتھ نے اس کی کاپی حاصل کی تھی۔ وہ اس میں کوئی

تبدیلی تو نہیں کر سکتا تھا۔ ویسے تم نے ایکریمیا کی فرم ایس ڈی سے فزیبلٹی رپورٹ کی کاپی منگوائی تھی۔ اس کا کیا ہوا"....... عمران نے کہا۔

"میں نے سرسلطان سے کہا تھا۔ اس کے بعد ابھی تک تو سرسلطان نے کوئی جواب نہیں دیا"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے خود ہی کچھ کرنا پڑے گا۔ یہ معاملہ تو روز بروز سیریس ہوتا چلا جا رہا ہے"....... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"....... رابطہ قائم ہوتے ہی سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ اگر سیکرٹری خارجہ صاحب پر جھلاہٹ کا دورہ نہ پڑا ہو تو میری بات کرا دیں"....... عمران نے کہا۔

"جھلاہٹ کا دورہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب"۔ دوسری طرف سے پی اے نے چونک کر کہا۔

"سرسلطان واقعی بوڑھے ہو گئے ہیں اور بوڑھے آدمیوں پر جھلاہٹ کا دورہ پڑتا رہتا ہے"....... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے پی اے بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد سرسلطان کی

آواز سنائی دی۔

"اگر آپ پر جھلاہٹ کا دورہ نہ پڑا ہو تو دست بستہ عرض کروں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے اس بات کو میرے لئے مذاق بنالیا ہے۔ جب تم پر یہ دورہ پڑتا ہے اس وقت کیا ہوتا ہے"...... سرسلطان نے مصنوعی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں تو جاکر اماں بی سے دس بارہ جوتیاں کھالیتا ہوں تو وہ دورہ فوراً بھاگ جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو تم خوش قسمت ہو کہ تمہاری اماں بی حیات ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں طویل عمر دے لیکن میری اماں بی کو فوت ہوئے عرصہ گزر گیا ہے"...... سرسلطان نے جواب دیا۔

"بزرگ کہتے ہیں۔ اب مجھے تو یہ معلوم نہیں کہ بزرگ کیوں کہتے ہیں کہ شادی کے بعد اماں بی کی جگہ بیگم لے لیتی ہے۔ میرا مطلب ہے جوتیاں مارنے کی حد تک"...... عمران نے کہا تو سرسلطان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"تم واقعی شیطان ہو۔ بہرحال بتاؤ کیوں فون کیا ہے"۔ سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ سے ایک درخواست کی گئی تھی کہ ایکریمیا کی ایس وی کنسٹرکشن فرم جس نے بگ ڈیم کی فزیبیلٹی رپورٹ تیار کی ہے اس رپورٹ کی کاپی منگوادیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے سیکرٹری وزارت مواصلات کو کہہ دیا تھا لیکن ابھی تک انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تم خود ان سے بات کر لو میں تمہیں ان کا فون نمبر بتا دیتا ہوں"...... سرسلطان نے کہا۔

"آپ کو زبانی یاد ہے ان کا نمبر"...... عمران نے کہا۔

"ارے نہیں۔ پی اے سے پوچھ کر بتاؤں گا۔ کیوں"۔ سرسلطان نے چونک کر کہا۔

"آپ پہلے انہیں بتا دیں۔ ایسا نہ ہو کہ انہیں بھی جھلاہٹ کا دورہ پڑ جائے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ اچھا۔ تم ایسا کرو کہ دس منٹ بعد انہیں فون کر لینا ایک منٹ ہولڈ کرو میں نمبر معلوم کر کے بتاتا ہوں"۔ سرسلطان نے کہا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد انہوں نے نمبر بتا کر رابطہ ختم کر دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر سامنے پڑا ہوا اخبار اٹھا کر اسے دیکھنے لگا۔ پھر پندرہ منٹ بعد اس نے اخبار واپس میز پر رکھا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری مواصلات"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ کیا نام ہے سیکرٹری صاحب کا"...... عمران نے کہا۔

"شہاب الدین سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا۔ سیکرٹری وزارت خارجہ کے نام سے پہلے سر لگتا ہے اس لئے انہیں سر سلطان کہتے ہیں لیکن شہاب الدین صاحب کے نام کے بعد سر لگتا ہے اس لئے انہیں شہاب الدین سر کہا جاتا ہے۔ کمال ہے یہ آگے پیچھے کا فیصلہ کون کرتا ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"آپ ہولڈ کریں۔ میں بات کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے اس لہجے میں جواب دیا گیا جیسے پی اے ہنسی روکنے کی شدید کوشش کرتے ہوئے بات کر رہا ہو۔

"شہاب الدین بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجہ سپاٹ تھا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں"...... عمران نے پوری روانی سے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"جی فرمائیے۔ سر سلطان نے ابھی آپ کے بارے میں مجھے بتایا ہے"...... شہاب الدین نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا بتایا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ آپ مزاحیہ باتیں کرنے کے عادی ہیں اور آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے نمائندہ خصوصی ہیں اس لئے آپ کی کسی بات کا برا نہ منایا جائے"...... شہاب الدین نے اسی طرح

سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ نے تو برا منایا ہے۔ آپ کا سپاٹ لہجہ بتا رہا ہے کہ آپ مجبوراً اس کا اظہار نہیں کر رہے۔ ویسے سیکرٹری صاحب۔ سر سلطان بزرگ ہیں اس لئے وہ ایسی باتیں کر دیتے ہیں لیکن آپ کی آواز اور لہجہ بتا رہا ہے کہ آپ زیادہ عمر کے نہیں ہیں لیکن اگر آپ کا لہجہ اسی طرح سپاٹ رہا تو پھر آپ بھی بزرگوں کی صف میں شامل ہو جائیں گے اور سر سلطان کی جگہ ابھی حکومت کو کوئی دوسرا مناسب سیکرٹری خارجہ نہیں مل رہا اس لئے وہ انہیں بزرگ ہونے کے باوجود سیکرٹری خارجہ رکھنے پر مجبور ہیں لیکن آپ کے ساتھ ایسا نہیں ہے اس لئے اگر آپ بزرگ بن گئے تو پھر آپ کو ریٹائرڈ بھی کیا جا سکتا ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"میری ریٹائرمنٹ میں ابھی کافی عرصہ پڑا ہے اس لئے آپ یہ بات چھوڑیں اور فرمائیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں"...... اس بار شہاب الدین کے لہجے میں غصے کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔ ظاہر ہے عمران کی بات کا انہوں نے برا منایا تھا۔

"آپ کو سیکرٹری کے عہدے پر ترقی پائے ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"دو سال ہوئے ہیں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... شہاب الدین نے چونک کر پوچھا۔

"چھوڑیں اسے۔ آپ بتائیں کہ سر سلطان نے آپ کو کہا تھا کہ

بگ ڈیم کی فزیبیلٹی رپورٹ کی کاپی جو ایس وی کنسٹرکشن کمپنی کے پاس ہے آپ نے منگوائی تھی اس کا کیا ہوا"...... عمران نے کہا۔

"وہ میں نے اسسٹنٹ سیکرٹری کو حکم دے دیا تھا۔ انہوں نے وہاں کال کی ہو گی۔ آ جائے گی۔ بہرحال اس میں وقت تو لگے گا"۔ شہاب الدین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنا وقت لگے گا"...... عمران نے اس بار ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"دو تین ہفتے تو لگ ہی جائیں گے"...... شہاب الدین نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اسسٹنٹ سیکرٹری صاحب سے معلوم کیا ہے کہ انہوں نے کوئی کارروائی کی بھی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ دو روز کی چھٹی پر ہیں۔ آئیں گے تو میں پوچھ لوں گا"۔ شہاب الدین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیل گیا تھا۔

"پی اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کرائیں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سر۔ وہ میٹنگ میں مصروف ہیں"...... دوسری طرف سے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میری بات کراؤ ان سے۔ جہاں بھی ہوں وہ"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"سر سلطان۔ یہ آپ کی حکومت نے کس قسم کے سیکرٹری بھرتی کر رکھے ہیں۔ پاکیشیا کا سب سے بڑا ڈیم داؤ پر لگا ہوا ہے اور شہاب الدین صاحب کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے سیکرٹری کو ایکریمیا سے فزیبیلٹی رپورٹ کی کاپی منگوانے کے لئے کہہ دیا ہے اور اسسٹنٹ سیکرٹری دو روز سے چھٹی پر ہیں۔ جب وہ آئیں گے تو ان سے وہ پوچھیں گے کہ انہوں نے کیا کیا ہے اور ان کا خیال ہے کہ رپورٹ کی کاپی آنے میں دو تین ہفتے تو لگ جائیں گے"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی ملکی معاملات میں انتہائی غفلت ہے۔ میں نے انہیں کہا تھا کہ چیف ایکسٹو کا حکم ہے اس کی فوری تعمیل کی جائے"...... سر سلطان نے کہا۔

"آپ یہ کاپی کل تک منگوا کر مجھے بھجوائیں اور شہاب الدین

صاحب کے بارے میں آپ خود فیصلہ کریں۔ورنہ میں نے چیف کو رپورٹ دے دی تو معاملات بگڑ بھی سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں۔ٹھیک ہے۔فائل کل تک تمہارے پاس پہنچ جائے گی۔یہ میری ذمہ داری"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا تاکہ لباس تبدیل کر کے وہ بگ ڈیم کے سائٹ آفس جا کر ڈاکٹر ڈکسن سے ملے لیکن اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔سلیمان چونکہ مارکیٹ گیا ہوا تھا اس لئے عمران خود ہی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"...... عمران نے کنڈی ہٹانے سے پہلے عادت کے مطابق اونچی آواز میں پوچھا۔

"صدیقی ہوں عمران صاحب"...... باہر سے صدیقی کی آواز سنائی دی تو عمران نے کنڈی ہٹا کر دروازہ کھول دیا۔

"آپ اکیلے ہیں فلیٹ پر۔سلیمان کہاں ہے"...... سلام دعا کے بعد صدیقی نے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

"وہ شاپنگ کرنے گیا ہوا ہے اور اس کی شاپنگ بزرگوں کی شاپنگ ہوتی ہے کہ شاپنگ کرنے والے کو بھی بھاؤ تاؤ کرتے ہوئے پسینہ آجائے اور دکاندار کا جب تک برین ہیمرج نہ ہو جائے تب تک کوئی چیز خریدی ہی نہ جائے"...... عمران نے دروازہ بند کر کے واپس مڑتے ہوئے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"پھر تو سلیمان صاحب ہسپتال جا کر ہی شاپنگ کرتے ہوں گے"...... صدیقی نے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں۔جس طرح ڈاکٹروں کے دم قدم سے قبرستان آباد رہتے ہیں اسی طرح سلیمان کے دم قدم سے ہسپتال آباد رہتے ہیں"۔عمران نے کہا اور سٹنگ روم میں پہنچ کر وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"عمران صاحب۔بگ ڈیم کے سلسلے میں آپ سے ایک ضروری بات کرنا تھی۔اس لئے حاضر ہوا ہوں"...... صدیقی نے کرسی پر بیٹھ کر سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا بات"...... عمران نے اس کی سنجیدگی کو محسوس کرتے ہوئے خود بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب"...... بگ ڈیم کے خلاف کوئی نہ کوئی پراسرار کھیل کھیلا جا رہا ہے جس کا علم ہمیں نہیں ہو پا رہا۔یہ بات میں اس لئے کر رہا ہوں کہ کل رات میں اور نعمانی کھانا کھانے ویسٹرن ہوٹل میں موجود تھے کہ ہمارے ساتھ ہی ایک ٹیبل پر بیٹھے ہوئے آدمی نے بگ ڈیم کے الفاظ کہے تو میں چونک پڑا۔میں نے ان کی باتوں پر توجہ دینا شروع کر دی تو وہ آدمی کہہ رہا تھا کہ صرف معمولی سے کام کا اسے اتنا بھاری معاوضہ دیا گیا ہے کہ وہ خود حیران رہ گیا ہے۔دوسرے آدمی کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ چیف رابرٹ نے اسے کہا کہ وہ بگ ڈیم کی سائٹ پر موجود آفس میں جائے اور ایک

کارمن آدمی سٹانزا سے ملے ۔ سٹانزا سائٹ سے تقریباً دو کلو میٹر پہلے
سرخ درختوں کے جھنڈ میں موجود ملے گا اور ایک بیگ وہ اس سٹانزا
کو دے دے ۔ کوڈ بھی بتا دیئے گئے ۔ بیگ دے کر وہ واپس آ جائے
تو اسے ایک لاکھ روپے دیئے جائیں گے ۔ چنانچہ اس نے یہ کام کر دیا
اور اسے واقعی ایک لاکھ روپے مل گئے ۔ میں کھانا کھانے کے ساتھ
ساتھ ان کی باتیں سنتا رہا کہ اچانک وہ آدمی جو بات کر رہا تھا اٹھا اور
اپنے ساتھی سے معذرت کر کے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا ۔ میں سمجھا کہ
وہ واش روم میں گیا ہے کیونکہ واش روم کاؤنٹر کی سائیڈ راہداری میں
بنے ہوئے ہیں اور وہ آدمی ادھر ہی گیا تھا ۔ پھر میں اس کی واپسی کا
انتظار کرتا رہا لیکن وہ واپس نہ آیا تو میں اٹھ کر اس کے پیچھے گیا لیکن
وہاں وہ موجود نہ تھا ۔ وہاں جا کر مجھے پہلی بار پتہ چلا کہ وہاں سے بھی
ایک راستہ باہر کو جاتا ہے ۔ چنانچہ میں واپس آیا تو دوسرا آدمی بھی
اس دوران جا چکا تھا ۔ نعمانی سے میں نے پوچھا تو اس نے اس پر
کوئی توجہ نہ دی تھی ۔ بہرحال میں نے کوشش کی کہ اسے تلاش کر
سکوں لیکن وہ مجھے کہیں نظر نہ آیا ۔ اس کا چہرہ تو میں نہ دیکھ سکا تھا
البتہ میں نے اس کی ایک سائیڈ دیکھی تھی اور قدوقامت اور لباس
ہی چیک کر سکا تھا ۔ میں سوچتا رہا کہ اس بارے میں کیا کیا جائے
اور پھر میں نے فیصلہ کیا کہ آپ کے نوٹس میں یہ بات لائی جائے ۔
وہاں کچھ نہ کچھ بہرحال ہو رہا ہے "...... صدیقی نے کہا ۔

" ہاں ۔ تمہاری بات درست ہے ۔ اس کیس پر آغاز بھی تم نے

کیا تھا ۔ اس لئے تم یہ نام بگ ڈیم سن کر چونکے ہو گے جبکہ نعمانی
کو تو اس بارے میں کچھ معلوم ہی نہ ہو گا ۔ بہرحال تم وقت پر آئے
ہو ۔ چیف نے مجھے فون کر کے بتایا ہے کہ بگ ڈیم کے سائٹ آفس
کے انچارج ڈاکٹر ڈکسن نے رپورٹ دی ہے کہ وہاں موجود ورکنگ
پیپرز میں تبدیلی انہوں نے نوٹ کی ہے اور اس سلسلے میں ہی میں
وہاں جانا چاہتا تھا تاکہ خود جا کر ڈاکٹر ڈکسن سے تفصیلی بات کروں
اب تم نے سٹانزا کا نام لیا ہے تو پھر آؤ چلیں ۔ وہاں جا کر شاید کوئی
خاص بات سامنے آ جائے "...... عمران نے کہا تو صدیقی نے اثبات
میں سر ہلا دیا پھر وہ دونوں فلیٹ کے نیچے آ گئے ۔ صدیقی کی کار باہر
موجود تھی ۔ اس لئے عمران نے اپنی کار گیراج سے نکالنے کی بجائے
صدیقی کی کار میں ہی سائٹ آفس جانے کا فیصلہ کر لیا اور تھوڑی دیر
بعد ان کی کار تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ۔

ٹاپ ایجنسی کا چیف کرنل جیکب اپنے آفس میں موجود تھا کہ میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل جیکب نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے مس لوسیا ملاقات کے لئے آئی ہوئی ہیں"۔ دوسری طرف مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اسے بھجوا دو میرے آفس میں"...... کرنل جیکب نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو لوسیا اندر داخل ہوئی۔ اس نے شوخ رنگ کا اسکرٹ پہنا ہوا تھا اور اس لباس میں وہ شوبز سے تعلق رکھنے والی لڑکی دکھائی دیتی تھی۔ البتہ شوبز کی لڑکیوں کی طرح اس کے چہرے پر پختگی کی بجائے معصومیت نمایاں تھی۔ لوسیا نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"آؤ لوسیا۔ بیٹھو"...... کرنل جیکب نے مسکراتے ہوئے کہا تو لوسیا میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کیا مستقل طور پر آ گئی ہو یا ابھی عارضی طور پر آئی ہو"۔ کرنل جیکب نے پوچھا۔

"جی جیسے آپ حکم دیں۔ ویسے میں وہاں تمام انتظامات تو کر کے ہی آئی ہوں۔ البتہ مستقل شفٹنگ سے پہلے ایک بار تو مجھے جانا ہی پڑے گا"...... لوسیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم نے ورکنگ پیپر کے بارے میں جو رپورٹ بھجوائی ہے وہ میں نے پڑھ لی ہے۔ تم نے اس آدمی سٹانزا کا کیا ہے۔ اس بارے میں تم نے کچھ نہیں لکھا"...... کرنل جیکب نے کہا۔

"باس۔ سٹانزا کے ذریعے میں نے ورکنگ پیپرز کی تبدیلی کرائی اور پھر اصل ورکنگ پیپرز بھی اس نے جلا دیئے۔ اس کے بعد پلان کے مطابق وہ چھٹی لے کر کارمن واپس چلا گیا۔ کارمن میں ایک گروپ کو پہلے ہی میں انگیج کر چکی تھی اس لئے وہاں پہنچنے کے دوسرے روز اسے کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک کر دیا گیا اور وہاں سے جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق کارمن پولیس نے بھی اسے ایکسیڈنٹ قرار دے دیا ہے"...... لوسیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی عقل استعمال کرنا جانتی ہو۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے دوبارہ تو نہیں آئے"۔ کرنل جیکب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ غیر ملکی لڑکی آئی تھی ۔ وہ عام سی باتیں کرتی رہی اور پھر چلی
گئی ۔ اس کے بعد میں نے چیکنگ کی تو ڈکٹا فون اتار لیا گیا تھا ۔ وہ
وہی واپس حاصل کرنا چاہتی تھی ۔ بہر حال وہ میری طرف سے ہر لحاظ
سے مطمئن تھی" ...... لوسیانے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ ایک غیر ملکی لڑکی آخر کس
طرح کسی ملک کی سیکرٹ سروس میں شامل ہو سکتی ہے" ۔ کرنل
جیکب نے کہا۔

"میں نے بھی ایسا ہی سوچا ہے باس ۔ میرا خیال ہے کہ وہ شک
مٹانے کی غرض سے مستقل غیر ملکی میک اپ میں رہتی ہے جس
طرح ہم یہ بات سوچ رہے ہیں کہ غیر ملکی سیکرٹ سروس میں شامل
نہیں ہو سکتی اس طرح دوسرے بھی سوچتے ہوں گے اور اسی بات
سے وہ فائدہ اٹھاتی ہو گی ۔ ویسے وہ انتہائی روانی اور اصل لہجے میں
پاکیشیائی زبان بولتی ہے" ...... لوسیانے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ اب ہمارا یہ مشن تو مکمل ہو گیا ۔ ویسے مجھے
رپورٹ مل چکی ہے کہ حکومت پاکیشیا نے ایکریمیا کی اس کمپنی سے
جس نے فزیبیلٹی رپورٹ تیار کی تھی، کے ریکارڈ میں موجود کاپی
منگوائی ہے ۔ اس سے دو باتیں سامنے آتی ہیں ۔ ایک تو یہ کہ انہیں
بہرحال شک پڑ گیا ہے کہ کچھ نہ کچھ ہوا ہے لیکن ہم نے اس مشن کو
مکمل ہی اس انداز میں کیا ہے کہ وہ کچھ معلوم ہی نہیں کر سکیں گے
فرم میں موجود اصل رپورٹ کی بجائے تبدیل شدہ رپورٹ رکھی گئی

ہے ۔ وہی پاکیشیا بھیجی گئی ہے ۔ اس طرح وہ لوگ بہرحال کنفرم ہو
جائیں گے اور انہیں جو شک پڑا ہے وہ بھی ختم ہو گیا ہو گا" ۔ کرنل
جیکب نے جواب دیا۔

"یس باس ۔ آپ نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیا ہے ۔ میں تو
بعض اوقات سوچتی ہوں کہ آپ کی ذہانت واقعی بے مثال ہے" ۔
لوسیانے خوشامدانہ لہجے میں کہا تو کرنل جیکب کا چہرہ بے اختیار کھل
اٹھا۔

"تم بھی ذہانت میں کم نہیں ہو اور مجھے خوشی ہے کہ تم نے پہلا
مشن انتہائی ذہانت سے مکمل کیا ہے ۔ اس لئے میں نے حتمی فیصلہ
کر لیا ہے کہ تمہیں مستقل طور پر ٹاپ ایجنسی میں شامل کر لیا
جائے" ۔ کرنل جیکب نے کہا۔

"میں ہمیشہ آپ کی خدمت کروں گی باس" ...... لوسیانے
مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم مستقل یہاں شفٹ ہو جاؤ تاکہ تمہیں ٹاپ ایجنسی کے
آئندہ مشنز پر روانہ کیا جا سکے" ...... کرنل جیکب نے کہا۔

"آپ اگر اجازت دیں تو میں یہاں ایکریمیا میں گولڈن کلب
کھول لوں" ...... لوسیانے کہا۔

"ہاں ۔ کیوں نہیں ۔ یہ تو بہت اچھی بات ہے" ...... کرنل
جیکب نے کہا تو لوسیانے ایک بار پھر شکریہ ادا کیا۔

"کہاں ٹھہری ہوئی ہو" ...... کرنل جیکب نے کہا۔

"ہوٹل گرانڈ میں ۔ کمرہ نمبر اٹھارہ"...... لوسیا نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ میرا خیال ہے کہ تمہیں لارسن کے ساتھ اٹیچ کر دیا جائے تو بہتر رہے گا"...... کرنل جیکب نے کہا۔

"یس باس ۔ میں واقعی اس سے سیکھ سکوں گی"...... لوسیا نے کہا تو کرنل جیکب نے اثبات میں سرہلا دیا تو لوسیا اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر کرنل جیکب سے اجازت لے کر وہ دروازے کی طرف مڑی اور چند لمحوں بعد کمرے سے باہر نکل گئی تو کرنل جیکب نے میز کی دراز کھول کر ایک فائل نکالی اور اس کے مطالعہ میں مصروف ہو گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اپنی عادت کے مطابق احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور اپنی خصوصی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ الجھے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میں نے اور صدیقی نے مل کر بڑی کوشش کی کہ کوئی کیس بن جائے لیکن ٹائیں ٹائیں فش بلکہ ٹائیں ٹائیں وہیل فش ہو گیا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کا اشارہ بگ ڈیم والی رپورٹ کی طرف تھا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ سائٹ آفس گئے تھے۔ وہاں کیا ہوا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرے جانے سے پہلے فلیٹ پر صدیقی آ گیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس نے ہوٹل میں کسی آدمی سے سنا کہ سائٹ آفس میں کوئی کارمن نژاد سٹانزا کام کرتا ہے۔ اسے سائٹ آفس سے دو کلو میٹر پہلے درختوں کے جھنڈ میں ایک بیگ پہنچانے کے لئے اسے ایک لاکھ روپے دیئے گئے ہیں جس پر وہ حیران رہ گیا کہ اتنے عام سے کام کی اسے اتنی بھاری رقم مل گئی ہے۔ پھر وہ آدمی اچانک چلا گیا اور صدیقی اسے تلاش نہ کر سکا۔ البتہ اس نے بھی رابرٹ کا نام لیا تھا جبکہ اس سے پہلے جونی سمتھ کے معاملے میں بھی رابرٹ کا نام سامنے آیا تھا۔ بہرحال میں اور صدیقی وہاں سائٹ آفس گئے اور انچارج ڈاکٹر ڈکسن سے ملے جنہوں نے رپورٹ دی تھی کہ ورکنگ پیپرز میں تبدیلی ہوئی ہے۔ میں نے وہاں ورکنگ پیپرز بھی دیکھے اور ان پر تفصیلی بات بھی ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے یہ بات اس لئے کی تھی کہ ان ورکنگ پیپرز میں ایک جگہ سرخ سیاہی کا دھبہ تھا جبکہ اب وہ دھبہ کہیں نظر نہیں آ رہا اس لئے انہوں نے تبدیلی کی بات کی تھی جبکہ رپورٹ وہی تھی جو پہلے تھی۔ میں نے بگ ڈیم سیل کے ماہر رانا انور علی کو بھی وہیں کال کر لیا اور فزیبیلٹی رپورٹ بھی ساتھ ہی منگوا لی۔ پھر اس فزیبیلٹی رپورٹ کو سامنے رکھ کر ورکنگ پیپرز کو چیک کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ورکنگ پیپرز میں واقعی

کوئی تبدیلی نہیں تھی۔ وہ فزیبیلٹی رپورٹ کے عین مطابق تھے اور درست تھے۔ بس ڈاکٹر ڈکسن کی بات کے مطابق اس پر وہ سرخ دھبہ موجود نہ تھا۔ اس کے بعد میں نے سٹانزا کے بارے میں پوچھا تو ڈاکٹر ڈکسن نے بتایا کہ سٹانزا ان کا اسسٹنٹ تھا۔ وہ چھٹی لے کر کارمن گیا اور پھر آج ہی وہاں سے اطلاع آئی ہے کہ وہ روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا ہے۔ میں نے وہاں سٹانزا کی رہائش گاہ کی تلاشی لی کہ شاید بریف کیس مل جائے جس کا ذکر صدیقی نے کیا تھا لیکن وہاں کوئی بریف کیس نہ تھا۔ چنانچہ مجبوراً واپس آ گئے پھر ایکریمین فرم سے منگوائی گئی فزیبیلٹی رپورٹ بھی پہنچ گئی۔ میں نے اسے بھی چیک کیا تو وہ ویسی ہی تھی جیسی یہاں موجود ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے تمام شبہات غلط تھے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ وہ ورکنگ پیپرز کی نقل کا حصول۔ پھر صدیقی کی بات۔ جونی سمتھ کا رابرٹ کا نام لینا اور اب صدیقی کی رپورٹ میں بھی رابرٹ کا نام آنا یہ سب کچھ بتا رہے ہیں کہ دال میں کچھ کالا بہرحال ضرور ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"دال میں کالا کا مطلب یہ بھی تو ہو سکتا ہے دانش منزل میں طاہر"...... عمران نے بلیک سے بلیک زیرو کا اشارہ دیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ اس رابرٹ کو تلاش کیا

جائے تو شاید کوئی پراسرار گیم سامنے آجائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ۔ ٹائیگر کو کہتا ہوں کہ وہ اسے تلاش کرے گا"۔ عمران نے کہا اور اس نے میز پر موجود ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"علی عمران کالنگ ۔ اوور"...... عمران نے ٹائیگر کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس ۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کہاں موجود ہو اس وقت ۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"ریڈ سٹار کلب میں باس ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایک آدمی رابرٹ کا نام سامنے آیا ہے ۔ وہ شاید مخبری کا کوئی نیٹ ورک چلاتا ہے ۔ میں تمہیں تھوڑی سی تفصیل بتا دیتا ہوں ۔ اوور"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے اسے پہلے جونی سمتھ اور لوسیا کے بارے میں بتایا اور پھر صدیقی کے ہوٹل ویسٹرن میں اس آدمی سے جو کچھ سنا ۔ وہ بتا دیا۔

"باس ۔ میں سمجھ گیا ہوں ۔ میں اس رابرٹ کو جانتا ہوں ۔ وہ واقعی مخبری کا نیٹ ورک بھی چلاتا ہے اور ہائی پیمانے پر چھوٹی موٹی کارروائیاں بھی کرتا رہتا ہے ۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیسے تم کنفرم ہوئے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"باس ۔ لوسیا گولڈن کلب کی مالکہ ہے ۔ اس کلب کا مینجر مارٹن ہے اور مارٹن اور رابرٹ کے درمیان کافی گہرے تعلقات ہیں اور مارٹن اس رابرٹ کو اکثر کام دلاتا رہتا ہے ۔ آپ نے لوسیا کا نام لیا تو میں کنفرم ہو گیا ۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کہاں ہوتا ہے یہ رابرٹ ۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"وائٹ فلاور کلب کا مالک اور جنرل مینجر ہے ۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"یہ کہاں ہے ۔ اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ وہ یہ نام پہلی بار سن رہا تھا۔

"سٹار روڈ پر ہے یہ کلب باس ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تم اس رابرٹ کو رانا ہاؤس پہنچا سکتے ہو ۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کتنی دیر لگے گی تمہیں ۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"اگر وہ اپنے کلب میں ہو گا تو زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ورنہ اسے تلاش کرنا پڑے گا ۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اسے رانا ہاؤس پہنچا کر جوزف کے حوالے کر دینا اور پھر تم بے شک واپس چلے جانا ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف۔ میں نے ٹائیگر سے کہا ہے کہ وہ ایک آدمی کو اغوا کر کے رانا ہاؤس میں تمہارے حوالے کر جائے گا۔ جب وہ آدمی آ جائے تو تم چیف کے ذریعے مجھے اطلاع دے دینا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جوزف نے کہا تو عمران نے مزید کچھ کہے بغیر رسیور رکھ دیا۔

"چلو اب رابرٹ شاید کچھ بتا دے اور چیک کا سکوپ بن جائے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"عمران صاحب۔ میں اکثر سوچتا ہوں کہ کمیونیکیشن کی دنیا میں تو انقلاب آ چکا ہے اور ہم ابھی تک قدیم دور کے ٹرانسمیٹر استعمال کر رہے ہیں اور یہاں دانش منزل میں بھی اس انقلاب کا ابھی تک داخلہ نہیں ہو سکا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ یہاں کمپیوٹر ہونا چاہئے اور ٹرانسمیٹر کی جگہ موبائل فون ہونے چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میرا واقعی یہی مطلب تھا اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ آپ سیکریسی کے نقطہ نظر سے ایسا نہیں کر رہے لیکن عمران صاحب۔

ہمیں کسی نہ کسی روز بہرحال ایسا تو کرنا ہی پڑے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے اس کا احساس ہے کہ ہم اس تیز رفتار دنیا میں بیل گاڑیوں پر سوار ہیں لیکن ہمارا اصل مسئلہ واقعی سیکریسی ہے۔ عام موبائل فونز تو بہرحال کسی صورت استعمال نہیں ہو سکتے کیونکہ تمام فونز کا تعلق کسی نہ کسی کمپنی سے ہوتا ہے اور کمپنیاں قانون کے مطابق تمام کالوں کو ایک مخصوص وقت تک آٹو ٹیپس کراتی ہیں اور پھر اس مخصوص وقت کے بعد یہ ٹیپس خود بخود واش ہو جاتی ہیں لیکن ان ہی مخصوص وقت میں ٹیپس کی کاپیاں وہاں سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ میں نے سرداور سے اس سلسلے میں بات کی ہے۔ میری بات پر اس معاملے میں کئی تفصیلی میٹنگز ہو چکی ہیں۔ میں نے انہیں کہا ہے کہ وہ ہمیں اقوام متحدہ کے تحت مواصلاتی سیاروں میں اس طرح لائننگ لے دیں جیسے کسی ملک کو دی جاتی ہیں۔ ایسی لائننگ جنہیں چیک نہ کیا جا سکے اور پھر ایسے موبائل فونز بھی ہوں جن کے کوڈ کی وجہ سے انہیں چیک نہ کیا جا سکے اور نہ ہی ان پر ہونے والی کالیں چیک کی جا سکیں۔ اس طرح دانش منزل کے لئے بھی ماسٹر کمپیوٹر تیار کرایا جائے جو کال کے باوجود چیک نہ کیا جا سکے۔ یہ بہرحال خاصا پیچیدہ مسئلہ ہے۔ اس پر کام ہو رہا ہے اور جلد ہی اس سلسلے میں کوئی مثبت پیش رفت سامنے آ جائے گی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید

کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس"...... دوسری طرف سے جولیا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے لوسیا کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش جاری رکھی ہوئی تھی لیکن کوئی ایسی بات سامنے نہ آئی تھی جو کسی طرح بھی مشکوک ہوتی۔ لیکن اب مجھے رپورٹ ملی ہے کہ لوسیا پاکیشیا چھوڑ کر مستقل طور پر ایکریمیا شفٹ ہو چکی ہے۔ گولڈن کلب اس نے کسی دوسری پارٹی کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے اور پاکیشیا میں اس کے والد کی تین بڑی ٹیکسٹائل ملیں اور دو چھوٹی آئل ملیں موجود ہیں۔ ان کے بارے میں بھی اس نے ایک بڑی اسٹیٹ کمپنی کو کہہ دیا ہے کہ وہ انہیں بھی فروخت کرنا چاہتی ہے۔ ذیشان کالونی میں اس کی محل نما کوٹھی بھی برائے فروخت کر دی گئی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تو اس میں خاص بات کیا ہے۔ لوگ دوسرے ممالک میں شفٹ ہوتے رہتے ہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"باس۔ خاص بات یہ ہے کہ ایکریمیا میں اس کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ اس نے کوئی سرکاری ایجنسی جائن کر لی ہے"۔

دوسری طرف سے جولیا نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ بات تمہیں کیسے معلوم ہوئی"...... عمران نے نرم لہجے میں پوچھا۔

"اس کی اچانک شفٹنگ پر مجھے حیرت ہوئی تھی اور میں نے گولڈن کلب کے اسسٹنٹ مینجر روتھم کو جو اس لوسیا کے پرسنل معاملات کو بھی ڈیل کرتا ہے بھاری رقم دے کر اس سے معلومات حاصل کیں تو اس نے بتایا کہ لوسیا ایکریمیا میں کوئی سرکاری ایجنسی جائن کرنے کے لئے ایکریمیا شفٹ ہوئی ہے اور اس نے باقاعدہ اس کی ٹریننگ لی ہوئی تھی"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کسی ایجنسی کا نام بھی بتایا گیا ہے یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ روتھم ایجنسی کا نام نہیں جانتا۔ البتہ اس نے ولنگٹن کے روز کلب کا فون نمبر بتایا ہے کیونکہ لوسیا نے مارٹن سے کہا ہے کہ کوئی ضروری مسئلہ ہو تو وہ اس کلب میں فون کر کے اس سے رابطہ کر سکتا ہے"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا سامان وغیرہ اس کی رہائش گاہ میں موجود ہے یا نہیں"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"وہ رہائش گاہ تو برائے فروخت ہے۔ اس لئے یقیناً وہاں سے ذاتی سامان ہٹا لیا گیا ہو گا"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس کی رہائش گاہ کی تلاشی کسی ممبر کے ذریعے کراؤ۔ ہو سکتا ہے وہاں سے کوئی ایسی چیز مل جائے جس سے اس کے بارے میں مزید تفصیلات مل سکیں"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ جولیا اس لوسیا کی طرف سے پوری طرح مطمئن نہیں تھی حالانکہ پہلے اس نے اپنی رپورٹ میں اسے کلیئر لکھا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن جولیا کی یہ کاوشیں بتا رہی ہیں کہ اب وہ کام کرنے کے موڈ میں آ گئی ہے اس لئے وہ اپنے طور پر کام کر رہی ہے اور لوسیا کا تعلق اگر ایکریمیا کی کسی سرکاری ایجنسی سے ہے تو پھر معاملات اور بھی زیادہ الجھ جاتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیسے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"پھر یقیناً لارسن کا تعلق بھی کسی سرکاری ایجنسی سے ہو گا اور وہ یہاں فزیبلٹی رپورٹ دیکھنے آیا اور پھر واپس چلا گیا۔ پھر ورکنگ پیپرز کی نقل حاصل کی گئی اور وہ بھی بقول جونی سمتھ لوسیا کو پہنچائی گئی۔ اب بقول ڈاکٹر ڈکسن ورکنگ پیپرز میں بھی وہ سرخ دھبہ غائب ہے اور وہ سانزا بھی روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے اور لوسیا بھی مستقل طور پر ایکریمیا شفٹ ہو گئی ہے۔ ان سب حقائق کو سامنے رکھا جائے تو عجیب سی شکل بنتی ہے۔ ایکریمیا کو پاکیشیا

کے بگ ڈیم سے کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی۔ نہ اس کے تعمیر ہونے میں اور نہ ہی اس کے نہ تعمیر ہونے سے۔ پھر وہ فزیبلٹی رپورٹ بھی ایکریمیا کی فرم نے تیار کی ہے۔ اس کے باوجود یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی بات کرتا۔ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں رانا ہاؤس سے۔ باس سے بات کرنی ہے"...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"کیا وہ آدمی پہنچ گیا ہے جوزف"...... اس بار عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ رانا ہاؤس پہنچ چکا تھا۔ ٹائیگر واپس جا چکا تھا۔

"کہاں ہے وہ آدمی اور کس حالت میں ہے"...... عمران نے جوزف سے پوچھا۔

"وہ بلیک روم میں ہے باس۔ اسے گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے اور اس کا اینٹی بھی ٹائیگر دے گیا ہے۔ جوانا بلیک روم میں موجود ہے"...... جوزف نے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے تفصیل بتا دی تو

عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد وہ بلیک روم میں داخل ہوا تو وہاں راڈز میں جکڑا ہوا کرسی پر ایک بھاری جسم کا آدمی موجود تھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ اس آدمی کے چہرے کے نقوش بتا رہے تھے کہ وہ کرسی پر بیٹھا رہنے والا آدمی ہے۔ فیلڈ میں کام کرنے کا عادی نہیں ہے۔ جوانا وہاں موجود تھا۔ اس نے بھی عمران کو سلام کیا۔

"جوزف۔ تم وہ اینٹی گیس جوانا کو دے کر باہر جاؤ اور خیال رکھنا شاید کوئی اس کے پیچھے آ جائے"...... عمران نے جوزف سے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا اور جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر اس نے جوانا کو دی اور پھر خود واپس چلا گیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ جوانا"...... عمران نے کہا تو جوانا آگے بڑھا۔ اس نے شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور اس کا دہانہ اس آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور ڈھکن بند کر کے اس نے شیشی جیب میں ڈالی اور واپس آکر عمران کی کرسی کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحے تو وہ خالی خالی نظروں سے عمران اور اس کے ساتھ کھڑے جوانا کو دیکھتا رہا۔ پھر لاشعوری طور پر اس نے بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

"تمہارا نام رابرٹ ہے اور تم مخبری کا نیٹ ورک چلاتے ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو رابرٹ چونک کر ایک بار پھر غور سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ علی عمران ہیں جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہیں"...... اچانک رابرٹ نے چونک کر ایسے لہجے میں کہا جیسے اب اس نے عمران کو پہچانا ہو۔

"تم مجھے کیسے جانتے ہو"...... عمران کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"آپ سوپر فیاض کے دوست ہیں اور ٹائیگر کے استاد۔ ٹائیگر مجھے جانتا ہے اور مجھے آپ کے بارے میں بھی معلومات ہیں"...... رابرٹ نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اب اسے معلوم ہوا تھا کہ ٹائیگر اسے کیوں گیس کی مدد سے بے ہوش کر کے لایا ہے اور کیوں چھوڑ کر خاموشی سے واپس چلا گیا ہے۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم مجھے جانتے ہو تو پھر خود ہی سچ بول دو ورنہ میری کرسی کے ساتھ کھڑے اس دیو نے اگر تمہارے منہ سے سچ اگلوایا تو تمہارے جسم کی تمام ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی اور سنو۔ اگر تم سچ بتا دو تو میرا وعدہ کہ میں تمہیں زندہ واپس بھجوا دوں گا"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"آپ جو پوچھنا چاہتے ہیں پوچھ لیں۔ آپ مجھے فون کر کے بات کر لیتے تو میں سب کچھ سچ بتا دیتا۔ میں جانتا ہوں کہ میں آپ کا

مقابلہ نہیں کر سکتا"...... رابرٹ نے کہا۔

"گولڈن کلب کی لوسیا کا تم سے کیا تعلق ہے اور تم نے اس کے لئے کیا کیا کام کئے ہیں"...... عمران نے کہا تو رابرٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"لوسیا میری پارٹی ہے عمران صاحب۔ وہ گولڈن کلب کی مالک اور جنرل مینجر بھی ہے اور یہاں اکثر چھوٹی بڑی انڈر ورلڈ کارروائیوں میں بھی ملوث رہتی تھی۔ اس کے میں نے پہلے بھی کئے کام کئے ہیں۔ پھر اس نے مجھے کہا کہ میں کسی ایسے آدمی کو ٹریس کروں جو تیتروں کا ماہر ہو۔ اس پر میں نے اسے ایک آدمی باقر راٹھور کے بارے میں بتایا تو لوسیا ایک ایکریمی جو اس کا دوست تھا اور ایکریمیا سے آیا تھا، کے ساتھ اس باقر راٹھور سے ملی۔ اس کے بعد لوسیا نے مجھے کہا کہ بگ ڈیم کے سائٹ آفس میں موجود ورکنگ پیپرز کی ایک نقل اسے چاہیئے جس پر میں نے کام کرنے کی حامی بھر لی۔ میرا ایک آدمی ریڈ ایرو کلب میں بطور سپروائزر کام کرتا تھا اور سائٹ آفس میں کام کرنے والا ایک آدمی اس کا دوست تھا۔ میں نے یہ کام اس کے ذمے لگایا۔ اس نے مجھے اطلاع دی کہ وہ اس آدمی سے نقل لے آیا ہے۔ اس پر میں نے اسے کہہ دیا کہ وہ یہ کاپی مس لوسیا تک پہنچا دے۔ چنانچہ اس نے ایسے ہی کیا۔ اس کے بعد مجھے اطلاع ملی کہ جونی سمتھ کو اس کی رہائش گاہ میں دو عورتوں نے زخمی کر دیا ہے اور وہ ہسپتال میں ہے۔ میں نے وہاں اس سے رابطہ کیا تو اس نے بتایا کہ

دو عورتیں اس سے یہ معلوم کرنا چاہتی تھیں کہ کاغذات اس نے کس کے کہنے پر حاصل کئے ہیں اور کس کے حوالے کئے۔ جونی سمتھ نے کاروباری راز کی وجہ سے انکار کر دیا لیکن انہوں نے اس پر تشدد کیا تو اسے بتانا پڑا کہ یہ کام اس نے میرے کہنے پر کیا اور کاغذات لوسیا کو پہنچائے گئے تھے۔ میں نے اسے تسلی دی اور اس کے علاج کے تمام اخراجات برداشت کرنے کی حامی بھری لیکن پھر اچانک وہ ہلاک ہو گیا اور میڈیکل رپورٹ کے مطابق وہ کسی اندرونی ضرب کی وجہ سے ہلاک ہوا تھا۔ اس کے بعد مس لوسیا نے مجھے کہا کہ میں ایسا انتظام کروں کہ وہ ورکنگ پیپرز کو تبدیل کر سکے۔ میں نے اس کے لئے کام کیا اور کارمن نژاد آدمی سٹانزا سے رابطہ کیا۔ وہ انتہائی عیاش آدمی تھا اور جوا بھی کھیلتا تھا جس کے لئے اسے بھاری رقم کی ہر وقت ضرورت رہتی تھی۔ میں نے اسے بھاری رقم کے عوض تیار کر لیا اور پھر میں نے اس کی بات براہ راست لوسیا سے کرا دی۔ مس لوسیا نے اس کے ساتھ بات خود کی اور رقم بھی اسے خود ادا کی۔ البتہ میں نے اپنے ایک خاص آدمی کو اس کام کے لئے مس لوسیا کے پاس بھجوا دیا۔ مس لوسیا نے اسے ایک بریف کیس دیا اور ساتھ ہی ایک لاکھ روپے دیئے کہ وہ آدمی یہ بریف کیس خفیہ طور پر اس سٹانزا کو پہنچا دے اور اس آدمی نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد مس لوسیا ایکریمیا چلی گئیں اور میں نے سنا ہے کہ وہ مستقل طور پر وہاں شفٹ ہو گئی ہیں۔ بس اس کے بعد میرا مس لوسیا سے کوئی رابطہ

نہیں رہا"...... رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس کا لہجہ سن کر ہی عمران سمجھ گیا کہ اس نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست بتایا ہے۔

"اس لارسن سے تم ملے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"تم نے اسے دیکھا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ مجھے باقر راٹھور نے بتایا تھا کہ مس لوسیا اور ان کا غیر ملکی دوست لارسن اس سے ملے تھے اور وہ اس سے ایک نایاب تیتر انتہائی بھاری رقم کے عوض خرید کر لے گئے ہیں اور لارسن نے یہ تیتر ایک بڑے سرکاری افسر رائے عالم کو دیا ہے جو خود بھی تیتروں کا شوقین ہے"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لوسیا کے بارے میں مزید جو کچھ بھی جانتے ہو وہ بتا دو"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا کیونکہ رابرٹ سے اسے کسی نئی بات کا علم نہ ہوا تھا۔ سوائے اس کے کہ ورکنگ پیپرز کی کاپی لوسیا نے منگوائی تھی اور ورکنگ پیپرز کی تبدیلی بھی لوسیا کے ذریعے عمل میں آئی تھی۔

"اس کا والد صنعت کار تھا۔ اس کی یہاں ٹیکسٹائل ملیں تھیں لوسیا ایکریمیا کی کسی یونیورسٹی میں پڑھتی تھی۔ وہ اپنے والد کی اکلوتی بیٹی ہے۔ پھر اس کا والد اچانک فوت ہو گیا تو لوسیا واپس پاکیشیا آ گئی لیکن اس کی فطرت بزنس کرنے والی نہ تھی اس لئے اس نے ٹیکسٹائل ملوں اور ان کے بزنس کو مینجرز پر چھوڑ دیا اور خود اس نے

گولڈن کلب بنا لیا۔ وہ انڈر ورلڈ ڈاموں میں بے حد دلچسپی لیتی تھی اور مجھے اس کے مینجر مارٹن نے ایک بار بتایا تھا کہ لوسیا نے باقاعدہ ایکریمیا میں سیکرٹ ایجنٹوں کی انتہائی اعلیٰ تربیت حاصل کی ہوئی ہے اور وہاں ایکریمیا میں وہ بزنس سے زیادہ انڈر ورلڈ میں وقت گزارتی تھی۔ بس اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"او کے۔ چونکہ تم نے سب کچھ سچ بتا دیا ہے اس لئے میں تمہیں زندہ چھوڑ رہا ہوں اور واپس بھجوا رہا ہوں ورنہ تم نے لوسیا اور لارسن سے مل کر پاکیشیا کے سب سے بڑے پراجیکٹ کے خلاف کام کیا ہے اور ایسے لوگ قومی مجرم ہوتے ہیں لیکن تم نے براہ راست کوئی کام نہیں کیا اس لئے میں اس بات کو نظرانداز کر رہا ہوں لیکن آئندہ کے لئے ایک بات یاد رکھنا کہ ملکی سلامتی کے خلاف یا ملک کے اداروں اور پراجیکٹس کے خلاف کوئی کام نہ کرنا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"آئی ایم سوری عمران صاحب۔ میں کوشش تو کرتا ہوں لیکن مجھے واقعی معلوم نہ تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔ آئندہ میں مزید محتاط رہوں گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"جوانا۔ اسے ہاف آف کر کے باہر کسی ویران جگہ پر ڈال دینا"...... عمران نے جوانا سے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا اسے عقب سے رابرٹ کی چیخ سنائی دی لیکن وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ

سمجھ گیا تھا کہ جوانا نے اسے ضرب لگا کر بے ہوش کیا ہو گا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر دانش منزل پہنچ گیا۔

" کوئی خاص بات معلوم ہوئی ہے عمران صاحب "...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

" نہیں ۔ البتہ اب مرکزی شخصیت لوسیا ثابت ہو رہی ہے اس لئے اب لوسیا بتائے گی کہ اس نے کیا کیا ہے اور کس کے کہنے پر کیا ہے "...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" لیکن لوسیا تو ایکریمیا شفٹ ہو چکی ہے ۔ کیا فارن ایجنٹ کے ذمے لگایا جائے کہ وہ اس سے معلومات حاصل کرے "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں ۔ یہ اطلاع ملی ہے کہ لوسیا نے کوئی سرکاری ایجنسی جائن کر لی ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ پہلے سے ہی اس ایجنسی کے لئے کام کر رہی ہو اس لئے فارن ایجنٹ نظروں میں آ سکتا ہے ۔ مجھے خود وہاں جانا ہو گا "...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" جولیا بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس باس "...... جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

" لوسیا کے بارے میں چند ایسی اطلاعات ملی ہیں جس سے ظاہر

ہوتا ہے کہ یہاں اس نے ایکریمیا کی کسی سرکاری ایجنسی کے تحت بگ ڈیم کے خلاف کوئی خاص سازش کی ہے اور اس سازش کی تفصیل اس لوسیا سے ہی معلوم ہو سکتی ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں صالحہ کے ساتھ وہاں بھیجا جائے ۔ تم اس لوسیا کو تلاش کر کے اس سے تفصیلات معلوم کر کے مجھے رپورٹ دو گی ۔ اگر کوئی ایسی سازش ہوئی جس کے لئے ٹیم بھیجنی پڑے تو میں عمران اور دوسرے ممبرز کو بھیج دوں گا ۔ ورنہ نہیں "...... عمران نے کہا۔

" یس باس "...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" لوسیا سے صالحہ اور تم مل چکی ہو اور لوسیا کے بارے میں اطلاعات ملی ہیں کہ اس نے ایکریمیا میں سیکرٹ ایجنسی کی باقاعدہ ٹریننگ لی ہوئی ہے اور اس نے جس طرح اداکاری سے تمہیں اور صالحہ کو پہلے احمق بنایا تھا دوبارہ ایسا نہیں ہونا چاہئے ۔ اس لئے تم اور صالحہ نے بے حد محتاط رہنا ہے "...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" آپ تو خود جانے کا کہہ رہے تھے ۔ پھر "...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

" میں ٹائیگر کے ساتھ علیحدہ جاؤں گا ۔ میں اس لارسن کا سراغ لگا کر اس کے ذریعے معلومات حاصل کروں گا "...... عمران نے کہا۔

" لیکن لارسن کے بارے میں تو لوسیا کو ہی معلوم ہو گا "۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ لوسیا کو اصل معاملات کا علم نہ ہو اس لئے لارسن کے خلاف براہ راست کام کرنے کی ضرورت ہے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا تو بلیک زیرو بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اللہ حافظ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

جولیا اور صالحہ دونوں ایکریمین میک اپ میں ولنگٹن کی ایک رہائشی کالونی کی کوٹھی میں موجود تھیں۔ وہ پاکیشیا سے طویل فضائی سفر کے بعد ابھی دو گھنٹے پہلے ولنگٹن پہنچی تھیں۔ ان کے پاس سیاحوں کے خصوصی کاغذات موجود تھے اور کاغذات کی رو سے جولیا کا نام مارگریٹ اور صالحہ کا نام ماریا تھا۔ یہ کاغذات بھی انہیں چیف کی طرف سے ملے تھے اور اس رہائشی کوٹھی کے بارے میں بھی چیف نے انہیں پہلے سے بتا دیا تھا۔ کوٹھی پر نمبروں والا تالا موجود تھا جسے جولیا نے آسانی سے کھول لیا تھا۔ کوٹھی میں داخل ہو کر جولیا نے اس کا باقاعدہ سروے کیا اور پھر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیل گئے کیونکہ کوٹھی میں نہ صرف اسلحہ، میک اپ کا سامان، ماسک میک اپ باکسز اور لباس بھی موجود تھے بلکہ یہاں ایک کار بھی موجود تھی جس کے کاغذات بھی کوٹھی میں موجود تھے۔ چیف

نے انہیں بتا دیا تھا کہ اس کوٹھی کا انتظام فارن ایجنٹ گراہم نے کیا ہے اور وہ کسی بھی ضرورت کے سلسلے میں اس سے رابطہ کر سکتی ہیں ۔ اس کا فون نمبر بھی بتا دیا تھا لیکن جولیا نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ سوائے اشد ضرورت کے گراہم سے رابطہ نہیں کرے گی کیونکہ ان کا مشن بے حد سادہ تھا ۔ انہوں نے صرف لوسیا کو تلاش کرنا تھا اور پھر اس سے معلومات حاصل کرنی تھیں اور بس ۔ اس لئے وہ مطمئن تھی جبکہ صالحہ کچن میں کافی تیار کرنے گئی ہوئی تھی ۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی اور اس نے ٹرے میں موجود کافی کی پیالیاں اٹھا کر درمیانی میز پر رکھ دیں ۔

" اب کیا پروگرام ہے تمہارا " ...... صالحہ نے کہا ۔

" پروگرام کیا ہونا ہے ۔ کافی پی کر روز کلب پہنچ کر اس لوسیا کو تلاش کریں گے " ...... جولیا نے کہا ۔

" اگر وہ ہمیں اس کلب میں ہی مل گئی تو پھر کیا ہو گا " ...... صالحہ نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا ۔

" کیا مطلب ۔ کیا کہنا چاہتی ہو تم ۔ ظاہر ہے اس سے ہم نے معلومات حاصل کرنی ہیں " ...... جولیا نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا ۔

" میرا مطلب تھا کہ لوسیا اگر تربیت یافتہ ہے تو ظاہر ہے وہ آسانی سے زبان نہیں کھولے گی اور ہمیں اس پر تشدد کرنا ہو گا ۔ اس کے لئے مخصوص ماحول کی ضرورت ہو گی اور وہاں کلب میں تو ایسا

ممکن نہیں ہو گا " ...... صالحہ نے کہا ۔

" اوہ ہاں ۔ واقعی ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اس لوسیا کو اغوا کر کے یہاں لانا ہو گا ۔ ٹھیک ہے ۔ ایسا ہی کر لیں گے " ...... جولیا نے لاپرواہ سے لہجے میں کہا ۔

" میرا خیال ہے کہ ابھی ہم لوسیا کے بارے میں معلومات حاصل کریں ۔ پھر ان معلومات کو سامنے رکھ کر اس سے پوچھ گچھ کرنے کی پلاننگ بنائیں ۔ یہ لڑکی بظاہر بے حد معصوم سی لگتی ہے لیکن اس نے پہلے بھی نہ صرف اپنی اداکاری سے ہمیں احمق بنایا تھا بلکہ اس نے باقاعدہ ڈکٹافون کے ذریعے ہمیں مس گائیڈ کیا تھا " ۔ صالحہ نے کہا تو جولیا چونک پڑی ۔

" اوہ ہاں ۔ واقعی ۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو ۔ اصل میں میرے ذہن کے مطابق چونکہ یہ کوئی مشن نہیں ہے اور صرف معلومات حاصل کرنے کا کام ہے اس لئے میں نے اس کی گہرائی پر غور نہیں کیا " ۔ جولیا نے کہا ۔

" چیف نے ہمیں اگر اکیلے بھیجا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ چیف کو معلوم ہے کہ ہم آسانی سے یہ کام کر لیں گی اور اگر ہم نے کوئی غلطی کی تو پھر تم خود جانتی ہو کہ کیا نتیجہ نکل سکتا ہے " ۔ صالحہ نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا ۔

" تمہارا شکریہ صالحہ ۔ میں خواہ مخواہ جذباتی ہو رہی تھی ۔ اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ پہلے اس بارے میں معلومات حاصل کریں پھر کوئی

پلاننگ تیار کریں گی"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پاس پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اسے روتھم نے نہ صرف روز کلب کے بارے میں بتا دیا تھا بلکہ ساتھ ہی فون نمبر بتا دیا تھا اس لئے جولیا کو انکوائری فون کرنے کی ضرورت نہ پڑی تھی۔

"روز کلب"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے میری بول رہی ہوں۔ مس لوسیا سے بات کرنی ہے۔ انہوں نے یہاں کا نمبر دیا تھا اور کہا تھا کہ روز کلب کے ذریعے ان سے رابطہ ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے آواز بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"مس لوسیا ناراک گئی ہوئی ہیں اور نجانے ان کی واپسی کب ہو"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ میں نے ان کے ٹیکسٹائل بزنس کے سلسلے میں انتہائی ضروری بات کرنی تھی ورنہ ان کا لاکھوں ڈالر کا نقصان ہو جائے گا۔ کوئی رابطہ نمبر بتا دیں"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے لہجے میں پریشانی کا عنصر پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"سوری مس میری۔ میرے پاس تو ان کا کوئی رابطہ نمبر نہیں ہے۔ البتہ ان کی رہائش گاہ کا نمبر آپ کو دے دیتی ہوں۔ وہاں ان کی پرسنل سیکرٹری موجود ہو گی ان سے بات کر لیں"۔ دوسری طرف

سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بھی بتا دیا گیا۔

"شکریہ"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پولیس آفس سے چیف سارجنٹ میری بول رہی ہوں"۔ جولیا نے لہجہ بدل کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس میڈم"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ایک فون نمبر نوٹ کرو اور چیک کر کے بتاؤ کہ یہ فون نمبر کہاں اور کس کے نام پر ہے۔ اٹ از سیکرٹ کیس۔ سمجھ گئی ہو"۔۔۔۔۔۔ جولیا کا لہجہ تحکمانہ ہو گیا تھا۔

"یس میڈم۔ نمبر بتائیں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو جولیا نے فون نمبر بتا دیا۔

"احتیاط سے چیک کرنا۔ یہ انتہائی اہم بات ہے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"یس میڈم۔ ہولڈ کریں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو میڈم"۔۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"میڈم۔ یہ نمبر ماسٹر کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ اے بلاک میں

نصب ہے اور یہ پروفیسر رچرڈ کے نام پر ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا اچھی طرح چیک کیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوکے ۔ یہ دوہرانے کی ضرورت تو نہیں ہے کہ اٹ از اسٹیٹ سیکرٹ"...... جولیا نے کہا۔

"میں سمجھتی ہوں میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جولیا نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

"پاکیشیا سے میری بول رہی ہوں ۔ مس لوسیا سے بات کرنی ہے ۔ روز کلب سے مجھے یہ نمبر دیا گیا ہے ۔ ان کے ٹیکسٹائل بزنس کے سلسلے میں اہم کام ہے ۔ اگر ان سے بات نہ ہوئی تو انہیں لاکھوں ڈالر کا نقصان اٹھانا پڑے گا"...... جولیا نے کہا۔

"میڈم تو آج صبح ہی ولنگٹن سے باہر گئی ہیں اور ان کی واپسی کا کچھ پتہ نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کہاں گئی ہیں ۔ وہاں کا کوئی رابطہ نمبر دے دیں ۔ اٹ از ایمرجنسی"...... جولیا نے کہا۔

"سوری ۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ ناراک گئی ہیں اپنے فرینڈ لارسن کے ساتھ ۔ اس سے زیادہ معلوم نہیں ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لارسن کا رابطہ نمبر دے دیں"...... جولیا نے کہا۔

"لارسن کا نمبر بتا دیتی ہوں لیکن وہ بھی ان کے ساتھ گئے ہیں اس لئے وہ اس نمبر پر بھی تو نہیں ہو سکتے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"شاید ان کے کسی آدمی کے پاس ان کا کوئی رابطہ نمبر ہو"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں ۔ نمبر نوٹ کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا۔

"شکریہ"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے دوسری طرف سے بتایا گیا لارسن کا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا۔

"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

"آپ مسٹر لارسن ہیں"...... جولیا نے پوچھا۔

"جی نہیں ۔ میں ہنری ہوں ۔ ان کا پرسنل سیکرٹری ۔ آپ کون ہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"میرا نام میری ہے اور میں پاکیشیا سے بول رہی ہوں ۔ مس لوسیا کی ایک ٹیکسٹائل ملز سے ۔ مس لوسیا سے فون پر ایک سودے کی اجازت لینی ہے ورنہ انہیں لاکھوں ڈالر کا ذاتی نقصان ہو جائے گا لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ مسٹر لارسن کے ساتھ ناراک گئی ہوئی ہیں ۔ ان کی پرسنل سیکرٹری سے میں نے آپ کا نمبر لیا ہے ۔ اگر آپ

مسٹر لارسن کا رابطہ نمبر دے دیں تو ان کے ذریعے مس لوسیا سے بات ہو جائے گی"...... جولیا نے کہا۔

"رابطہ نمبر تو نہیں ہے البتہ آپ ناراک سٹینڈرڈ کلب کے ذریعے مسٹر لارسن اور مس لوسیا سے رابطہ کر سکتی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کلب کا فون نمبر بتا دیں"...... جولیا نے کہا تو دوسری طرف سے فون نمبر بتا دیا گیا تو جولیا نے شکریہ ادا کر کے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر کے اس نے ونگٹن سے ناراک کا رابطہ نمبر معلوم کیا اور پھر کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سٹینڈرڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد نرم تھا۔

"میں پاکیشیا سے بول رہی ہوں۔ یہاں مس لوسیا ہوں گی مجھے ان سے بات کرنی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"مس لوسیا۔ اوہ۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے کلب سے شفٹ ہو گئی ہیں۔ تقریباً ایک گھنٹہ پہلے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کہاں"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"راسٹن ہلز کالونی گئی ہیں وہ مسٹر لارسن کے ساتھ۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کسی طرح ان سے رابطہ ہو سکتا ہے"...... جولیا نے اس بار

منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ ہولڈ کریں۔ انہیں چھوڑنے والا ڈرائیور آ رہا ہے میں اس سے معلوم کر کے بتاتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو مس"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس"...... جولیا نے کہا۔

"مس۔ ڈرائیور بتا رہا ہے کہ وہ راسٹن ملز کالونی کی کوٹھی نمبر ستائیس اے بلاک میں شفٹ ہوئے ہیں لیکن اسے وہاں کا فون نمبر معلوم نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ کر اس طرح لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے جیسے میلوں دوڑ کر آ رہی ہو۔

"کیا مسلسل فون کر کے تھک گئی ہو"...... خاموش بیٹھی ہوئی صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ پہلے میں عمران کو اس طرح مسلسل فون کرتے دیکھ کر حیران ہوتی تھی لیکن مجھے اندازہ نہ تھا کہ اس طرح آدمی تھک جاتا ہے۔ بہرحال اب ہمیں یہاں سے ناراک جانا ہو گا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا۔ آپ کے فون کرنے کے دوران میں مسلسل یہی سوچتی رہی ہوں کہ یہاں تو فون میں ایسی ڈیوائس عام موجود ہیں کہ

دوسری طرف آپ کے فون کا نمبر کال اٹنڈ ہونے سے پہلے ڈسپلے ہوتا رہا ہو گا لیکن کسی نے چیک نہیں کیا۔ اس کی کیا وجہ ہے"۔ صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم تو ایکریمیا اور یورپی ممالک میں اکثر آتی جاتی رہتی ہو لیکن شاید تم نے کبھی خیال نہیں کیا۔ یہاں ایسی تمام ڈیوائسز موجود ہیں لیکن ان کا استعمال فرد کی اپنی مرضی پر منحصر ہے۔ یہاں قانوناً ہر فون میں ایسی ڈیوائسز پر بٹن موجود ہے۔ اگر اس بٹن کو پریس کر دیا جائے تو تمام ڈیوائسز بند ہو جاتی ہیں اس لئے دوسری طرف اگر کوئی چیکنگ کمپیوٹر نہ ہو تو عام فون سے چیکنگ نہیں ہو سکتی اور اس بٹن کا استعمال بھی یہاں عام ہے اور کوئی اس کی پرواہ نہیں کرتا کیونکہ لوگوں کے پاس یہاں فالتو وقت ہی نہیں ہوتا"...... جولیا نے جواب دیا تو صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میں نے بھی کبھی خیال نہیں کیا۔ آج بھی مجھے اچانک خیال آ گیا تھا"...... صالحہ نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اب چلو۔ ہم نے ناراک جانا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کہیں اور نکل جائیں"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن یہ کوٹھی اور یہاں موجود سامان"...... صالحہ نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ میں گراہم سے بات کرتی ہوں۔ شاید ناراک میں اس کا کوئی سیٹ اپ ہو"...... جولیا نے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گراہم بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں مسٹر گراہم"...... جولیا نے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ آپ۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے گراہم کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"میں آپ کی کوٹھی سے ہی بول رہی ہوں۔ ہم نے فوری طور پر ناراک شفٹ ہونا ہے۔ وہاں آپ کا کوئی سیٹ اپ ہے"...... جولیا نے کہا۔

"جی ہاں۔ کیا آپ نے یہاں واپس آنا ہے یا نہیں"...... گراہم نے کہا۔

"فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ واپسی ہو اور ہو سکتا ہے کہ ہم ناراک سے ہی واپس پاکیشیا چلی جائیں"...... جولیا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ یہاں نمبرز والا تالا لگا دیں۔ اگر واپسی ہوئی تو آپ خود ہی اسے کھول لیں گی۔ ناراک میں ہلز کالونی بہت معروف کالونی ہے۔ اس کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ بی بلاک ہے۔ وہاں بھی نمبرز والا تالا موجود ہو گا اور اس کے نمبرز کوٹھی کے ڈبل نمبرز کرنے سے بنتے ہیں۔ اس کوٹھی میں بھی آپ کی مطلوبہ تمام چیزیں موجود ہوں گی"...... گراہم نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ لیکن ولنگٹن سے ناراک جانے کے لئے چارٹرڈ پروازیں تو مل جاتی ہوں گی"...... جولیا نے کہا۔

"یس میڈم ۔ ایئرپورٹ پر بہت سی کمپنیاں ہیں ۔ آپ کو فوری طور پر چھوٹا طیارہ مل جائے گا ۔ ویسے بھی عام روٹین میں لوکل پروازیں آتی جاتی رہتی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ۔ تھینک یو"...... جولیا نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی ۔ اس کے اٹھتے ہی صالحہ بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

ناراک کے شمال مغرب میں جارج ٹاؤن نامی ایک علاقہ پورے ایکریمیا میں مشہور تھا ۔ جارج ٹاؤن میں نائٹ کلبز، جوا خانوں اور ڈانس کلبوں کی اس قدر کثرت تھی کہ اس پورے علاقے کو ہی کلب ٹاؤن کہا جاتا تھا ۔ پوری دنیا سے آنے والے سیاح یہاں ضرور آتے تھے کیونکہ یہاں جو کچھ انہیں دیکھنے کے لئے ملتا تھا وہ شاید پورے ایکریمیا میں اس کے باوجود کہ ایکریمیا میں اخلاقیات کی بندشیں بے حد ڈھیلی تھیں، دیکھنے کو نہ ملتا تھا ۔ یہاں پولیس تو صرف ڈمی کی حیثیت رکھتی تھی ۔ اس پورے علاقے کا چارج اصل میں یہاں کی ایک نیگرو تنظیم بلیک سپائس کے ہاتھوں میں تھا ۔ بلیک سپائس سے یہاں کے لوگ اس طرح ڈرتے تھے جیسے انسان مہلک بیماریوں سے خوفزدہ رہتا ہے ۔ بلیک سپائس سینڈیکیٹ کے لوگ یہاں ہر جگہ نظر آتے تھے ۔ ان کی نشانی صرف اتنی تھی کہ ان کی

پیشانی پر زرد رنگ کی پٹی بندھی ہوتی تھی جس پر سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے بے شمار دھبے موجود ہوتے تھے۔ یہ لوگ یہاں جارج ٹاؤن کے ایک لحاظ سے منتظم اعلیٰ تھے۔ یہاں اگر کسی سے کوئی زبردستی کی جائے، ڈکیتی یا جھگڑا کیا جائے تو بلیک سپائس والے ایک لمحے میں ایسا کرنے والوں کو لاشوں میں تبدیل کر دیا کرتے تھے لیکن اس کے علاوہ وہ کسی بھی معاملے میں کوئی مداخلت نہ کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ لوگ بلیک سپائس سے خوفزدہ رہنے کے باوجود انہیں اپنا محافظ بھی سمجھتے تھے۔ بلیک سپائس نامی کلب ان کا ہیڈ کوارٹر تھا اور بلیک سپائس کا سربراہ ماسٹر جو کو تھا جسے یہاں دیوتا کی سی حیثیت حاصل تھی۔ کہا جاتا تھا کہ لڑائی میں اس سے کوئی نہیں جیت سکتا تھا اور نہ ہی سنگدلی اور سفاکی میں اس کا کوئی مقابلہ کر سکتا تھا لیکن جو کو کم ہی سامنے آتا تھا۔ وہ اپنے شاندار آفس میں موجود رہتا تھا اور صرف رپورٹیں سننے اور احکامات دینے تک ہی محدود رہتا تھا۔ لارسن اور لوسیا دونوں سیاہ رنگ کی کار میں سوار جارج ٹاؤن کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر لارسن تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر لوسیا بیٹھی ہوئی تھی۔ لوسیا کے چہرے پر ایکریمین میک اپ تھا اس نے جینز کی پینٹ اور بلیک لیدر کی لیڈیز جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔

"تم نے خواہ مخواہ ضد کر لی لوسیا۔ اب یہاں خاصی مشکل پیش آئے گی"...... لارسن نے اچانک لوسیا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کی مشکل"...... لوسیا نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں میں نے پہلے بتایا تھا کہ ماسٹر جو کو کا نائب رونالڈ گو میرا دوست ہے لیکن عورتیں اس کی سب سے بڑی کمزوری ہے اور اس کی فطرت ہے کہ جو لڑکی اسے پسند آ جائے وہ چاہے ایکریمیا کے صدر کی بیٹی کیوں نہ ہو وہ اسے ضرور اٹھا کر لے جاتا ہے اور میں نے آج تک اس کی جو پسند دیکھی ہے اس کے مطابق تمہیں تو وہ دیکھتے ہی پسند کر لے گا اور پھر اس نے میری بات بھی نہیں ماننی"...... لارسن نے کہا تو لوسیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تو تم مجھے ایک کمزور لڑکی سمجھ رہے ہو۔ میں رونالڈ کو ایسا سبق سکھاؤں گی کہ وہ ساری عمر عورتوں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا بھی گوارہ نہ کرے گا"...... لوسیا نے کہا۔

"یہی تو اصل مشکل ہے لوسیا۔ تم چاہے لاکھ بے باک اور مغربی ہی لیکن تمہارے اندر موجود مشرقیت اچانک جاگ اٹھتی ہے"۔ لارسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہ رہے ہو تم"...... لوسیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اسے لارسن کے لہجے سے اجنبیت کا احساس ہونے لگا تھا۔

"رونالڈ لیڈی کر ہے اور اس کی پسند کی ایک لڑکی میں اپنے ساتھ لے جاتا اور پھر رونالڈ کو پیش کر کے اس سے جو کچھ پوچھنا ہوتا

معاوضے کے طور پر پوچھ لیتا۔ لیکن تم نے ساتھ چلنے کی ضد کر لی۔ پہلے تو میں نے سوچا تھا کہ کسی اور لڑکی کو ساتھ لے جانے سے بہتر ہے کہ تم ہو لیکن پھر اچانک مجھے خیال آ گیا ہے کہ تم میں لازماً مشرقیت جاگ اٹھتی ہے اور معاملات خراب ہو جاتے ہیں"۔ لارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم پہلے بھی ایسا کرتے رہے ہو"۔ لوسیا نے کہا۔

"ہاں۔ اس میں آخر کیا حرج ہے"...... لارسن نے بڑے نارمل سے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ تم یہ کام میرے حوالے کر دو اور خود ٹیکسی میں بیٹھ کر واپس چلے جاؤ۔ تم نے جو کچھ اس رونالڈ سے پوچھنا ہے وہ مجھے بتا دو میں اس سے پوچھ کر واپس آ کر تمہیں بتا دوں گی"...... لوسیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کرو گی تم"...... لارسن نے چونک کر کہا۔

"میں اس کی ایک ایک ہڈی توڑ کر اس کی روح سے بھی سب کچھ اگلوا لوں گی"...... لوسیا نے کہا۔

"کیا احمق ہو گئی ہو۔ کلب ٹاؤن میں تم رونالڈ پر ہاتھ اٹھاؤ گی تو تمہارے جسم کی ایک رگ بھی سلامت نہیں رہے گی"۔ لارسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ مجھے کچھ نہیں ہو گا"...... لوسیا نے منہ بناتے

ہوئے کہا تو لارسن نے یکلخت کار کی رفتار آہستہ کرنا شروع کر دی اور ساتھ ہی وہ اسے سائیڈ پر لے جانے لگا۔

"میں کار روک رہا ہوں۔ تم اتر کر ٹیکسی میں بیٹھ کر واپس چلی جاؤ۔ میں رونالڈ سے بات کر لوں گا۔ آئی ایم سوری۔ میں تمہیں ساتھ نہیں لے جا سکتا۔ تم نے اپنے ساتھ مجھے بھی مروا دینا ہے"۔ لارسن نے ایک سائیڈ پر کار روکتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن اس مشن میں مجھے بھی تمہارا ساتھ دینا ہے"...... لوسیا نے کہا۔

"میں لیڈر ہوں اس لئے میری مرضی چلے گی۔ اترو تم"۔ لارسن کا لہجہ مزید سخت ہو گیا تو لوسیا نے بغیر کچھ کہے جھٹکے سے کار کا دروازہ کھولا اور نیچے اتر کر ایک طرف کھڑی ہو گئی۔ دوسرے لمحے کار تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ لوسیا کا چہرہ غصے اور ندامت کی وجہ سے سرخ پڑا ہوا تھا۔ اس کے ذہن میں یکلخت الاؤ سے جل اٹھے تھے۔ لارسن نے اس کی کھلی توہین کر دی تھی۔

"لعنت ہو اس سیکرٹ ایجنسی پر۔ اس لارسن نے مجھے طوائف سمجھ رکھا ہے۔ نانسنس"...... لوسیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ادھر ادھر نظریں گھمائیں تو کچھ فاصلے پر اسے پبلک فون بوتھ نظر آ گیا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھی اور فون بوتھ میں داخل ہو کر اس نے جیب سے کارڈ نکالا اور فون سیٹ کے مخصوص خانے میں کارڈ ڈال کر اس نے اسے دبایا تو فون سیٹ پر بلب جل اٹھا۔ لوسیا نے

رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ٹاپ ایجنسی کے چیف کرنل جیکب کی آواز سنائی دی۔

"لوسیا بول رہی ہوں باس۔ ناراک سے"...... لوسیا نے کہا۔

"اوہ تم۔ کیوں کال کی ہے۔ لارسن کہاں ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا تو لوسیا نے اسے لارسن سے ہونے والی بات چیت کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ لارسن نے اسے کس طرح توہین آمیز انداز میں کار سے اتارا ہے۔

"لارسن درست کہہ رہا ہے لوسیا۔ ہم نے وہاں جھگڑا نہیں کرنا۔ اپنا کام کرنا ہے اور تمہاری وجہ سے وہاں جھگڑا ہو سکتا تھا اور جارج ٹاؤن میں بلیک سپائنس کی جو پوزیشن ہے اس سے تم ماری بھی جا سکتی تھی۔ تم واپس اپنی رہائش گاہ پر چلی جاؤ"...... کرنل جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس۔ اس طرح اگر میں چھپ کر بیٹھی رہی تو پھر تو میں کبھی بھی نہ سیکھ سکوں گی"...... لوسیا نے کہا۔

"ابھی بے شمار مواقع آجائیں گے سیکھنے کے"...... کرنل جیکب نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر میں ویسے ہی وہاں جاؤں اور گھوموں پھروں تو آپ کو یا لارسن کو کوئی اعتراض ہے"...... اس بار لوسیا نے بھی قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"گھومنے پھرنے سے کس نے منع کیا ہے تمہیں۔ ٹھیک ہے جاؤ لیکن لارسن کے کام میں کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہئے"۔ کرنل جیکب نے کہا۔

"شکریہ باس۔ میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالوں گی"...... لوسیا نے کہا تو دوسری طرف سے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو لوسیا نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب اس رونالڈ سے میں نمٹوں گی"...... لوسیا نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور فون سیٹ سے کارڈ نکال کر اس نے جیب میں ڈالا اور پھر فون بوتھ سے باہر آ گئی۔ تھوڑی دیر بعد اسے ایک ٹیکسی مل گئی۔

"جارج ٹاؤن میں بلیک سپائنس کلب چلو"...... لوسیا نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم"...... ٹیکسی ڈرائیور نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹیکسی آگے بڑھا دی اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد ٹیکسی جارج ٹاؤن میں داخل ہو گئی۔ وہاں واقعی غیر ملکیوں کا بے حد رش تھا اور وہاں ہر طرف بلیک سپائنس کے آدمی گھومتے پھرتے نظر آ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک چار منزلہ عمارت کے سامنے جا کر رک گئی جس پر بلیک سپائنس کلب کا نیون سائن مسلسل جل بجھ رہا تھا۔ بے شمار لوگ اندر آ جا رہے تھے جن میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی لیکن یہ تمام عورتیں

گھٹیا ٹائپ کی دکھائی دیتی تھیں۔ ٹیکسی رکتے ہی لوسیا نیچے اتری۔ اس نے جیکٹ سے ایک بڑا سا نوٹ نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کو دیا اور مڑ کر مین گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔

"ہیلو ہنی۔ اکیلی ہو"...... اچانک ایک طرف سے ایک لمبے تڑنگے ایکریمین نے اسے آواز دیتے ہوئے کہا۔ وہ چہرے سے ہی زیر زمین دنیا کا آدمی لگ رہا تھا۔

"میں رونالڈ کے پاس جا رہی ہوں۔ تم نے ساتھ چلنا ہے"۔ لوسیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ آدمی اس طرح اچھلا جیسے اس کے پیروں میں اچانک بم پھٹ پڑا ہو۔

"اوہ۔ اوہ۔ سوری۔ سوری"...... اس آدمی نے کہا اور واپس مڑ گیا اور لوسیا مسکراتی ہوئی مین گیٹ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔ وہاں خاصا شور تھا۔ منشیات کا دھواں ہر طرف چکرا رہا تھا اور وہاں ایسی ایسی اخلاق سوز حرکتیں سرعام ہو رہی تھیں کہ شاید ان کا تصور بھی عام حالات میں نہ کیا جا سکتا تھا لیکن ہر شخص اپنے کام میں مگن تھا لوسیا کے چہرے پر یہ اخلاق سوز حرکات دیکھ کر کوئی رد عمل نہ ہوا اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتی کاؤنٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ بڑے سے کاؤنٹر پر چار نوجوان لڑکیاں سروس دینے میں معروف تھیں جبکہ ایک لمبا تڑنگا اور قوی ہیکل آدمی سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔ اس کا سر گنجا تھا اور ہونٹوں پر سرخ رنگ کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔ وہ اپنے انداز اور چہرے کے نقوش سے ہی عام غنڈہ اور بدمعاش دکھائی دے رہا

تھا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں سانپ کی آنکھوں جیسی چمک تھی۔

"ہیلو بوائے"...... لوسیا نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر اس آدمی سے کہا تو اس نے چونک کر اور حیرت بھرے انداز میں لوسیا کو دیکھا اور پھر اس نے ہاتھ چھوڑ دیئے۔

"تم نے مجھے بوائے کہا ہے۔ مجھے۔ لارگو کو"...... اس آدمی نے کرخت اور بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو کیا تم گرل ہو"...... لوسیا نے اسے واقعی چڑانے کے سے انداز میں کہا۔

"روڈی"...... اس آدمی نے چیخ کر ایک طرف کھڑے ایک اور لمبے تڑنگے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس لارگو"...... اس آدمی نے چونک کر لارگو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم کاؤنٹر پر ٹھہرو۔ میں اس لڑکی کو بتاتا ہوں کہ میں کیا ہوں"...... لارگو نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کاؤنٹر کی سائیڈ سے باہر آ گیا۔

"پہلے بتا دو سب کے سامنے کہ تم بوائے ہو، گرل ہو یا تھرڈ ٹائپ"...... لوسیا نے اونچی آواز میں کہا تو اس بار روڈی کے ساتھ ساتھ ارد گرد موجود دوسرے لوگ بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم۔ تم نے میری توہین کی ہے۔ لارگو کی۔ اب مجھے یہیں

"تمہیں بتانا ہو گا"...... لارگو نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے چیختے ہی ہال میں موجود شور یکلخت تھم گیا۔

"اچھا بتاؤ"...... لوسیا نے اس انداز میں کہا جیسے وہ سٹیج پر کوئی ڈرامہ کر رہی ہو لیکن اس کے ساتھ ہی وہ انتہائی تیزی سے ہٹی اور لارگو جو بجلی کی سی تیزی سے اس پر حملہ آور ہوا تھا اس کے یکلخت ہٹنے سے اپنے ہی زور میں آگے بڑھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی لوسیا کی ٹانگ تیزی سے گھومی اور دوسرے لمحے لارگو پشت پر زوردار ضرب کھا کر چیختا ہوا اچھل کر دو قدم آگے منہ کے بل ایک میز پر جا گرا اور پھر پلٹ کر نیچے گر گیا۔ میز پر موجود لوگ اچھل کر نہ صرف کھڑے ہو گئے تھے بلکہ وہ تیزی سے بھاگ گئے تھے۔

"ارے۔ ارے۔ کیا ہوا۔ انہیں کیوں بتانے چلے گئے ہو۔ مجھے بتاؤ ناں کہ تم کیا ہو"...... لوسیا نے اونچی آواز میں کہا تو ہال میں موجود لوگ بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم لارگو پر حملہ کرو"...... لارگو نے تیزی سے تڑپ کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"صرف نام بار بار دوہرانے سے تو یہ فیصلہ نہیں ہو سکتا کہ تم اصل میں کیا ہو۔ لڑکی یا"...... لوسیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت اچھل کر ایک طرف ہٹنا چاہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ گھومتی ہوئی اچھل کر عقبی دیوار سے ٹکرا کر نیچے گر گئی۔ لارگو نے واقعی بڑے ماہرانہ انداز میں گھوم کر اس کی

پسلیوں میں ہاتھ کی ضرب لگائی تھی جبکہ اس نے بظاہر دوسرے ہاتھ کو حرکت دی تھی اور لوسیا اس دوسرے ہاتھ سے بچنے کے لئے سائیڈ پر ہٹی تھی اس لئے وہ مار کھا گئی تھی۔

"اب تمہیں بتاتا ہوں کہ میں کیا ہوں"...... لارگو نے بھیانک انداز میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھا لیکن دوسرے لمحے لوسیا جو دیوار سے ٹکرا کر نیچے گری تھی آسمانی بجلی کی طرح حرکت میں آ گئی اور لارگو چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے جا گرا۔ لوسیا نے اچھل کر بڑے ماہرانہ انداز میں اس کے سینے پر فلائنگ کک لگائی تھی اور پھر جیسے ہی لارگو نیچے گرا۔ لوسیا نے ہوا میں ہی قلابازی کھائی اور پھر اس سے پہلے کہ لارگو اچھل کر کھڑا ہوتا اس کے دونوں پیر پوری قوت سے اس کے سینے پر عین دل کے مقام پر پڑے اور ہائے کی آواز کے ساتھ ہی لارگو کے منہ سے گھٹی گھٹی چیخ نکلی اور لوسیا اچھل کر ایک طرف یوں کھڑی ہو گئی جیسے اس نے حرکت ہی نہ کی ہو جبکہ لارگو فرش پر پڑا بری طرح تڑپ رہا تھا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون فوارے کی طرح بہہ رہا تھا۔

"اے لڑکی۔ تم کون ہو"...... اچانک ایک طرف سے ایک آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام میگی ہے اور میں نے رونالڈ سے ملنا ہے"...... لوسیا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں ملنا ہے۔ باس کسی سے نہیں ملتا۔ جاؤ واپس"...... اس

آدمی نے آگے بڑھ کر بڑے جارحانہ لہجے میں کہا۔

"کیوں کا جواب تو میں رونالڈ کو ہی دے سکتی ہوں ۔ کہاں بیٹھتا ہے وہ"...... لوسیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو اس آدمی نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی گن سیدھی کی ہی تھی کہ لوسیا پارے کی طرح تڑپی اور دوسرے لمحے اس آدمی کے ہاتھ سے نہ صرف گن اڑتی ہوئی ایک چھناکے سے ایک طرف جا گری تھی بلکہ وہ آدمی خود بھی چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف جا گرا۔ لوسیا نے انتہائی حیرت انگیز پھرتی سے اچھل کر ایک ٹانگ اس کے اس ہاتھ پر ماری تھی جس میں گن موجود تھی اور گن جیسے ہی اس کے ہاتھ سے نکلی تو لوسیا نے اچھل کر دوسری ٹانگ سے پوری قوت سے اس کی پسلیوں پر ضرب لگائی اور خود فضا میں گھوم کر ایک بار پھر سیدھی کھڑی ہو گئی لیکن دوسرے لمحے وہ خود بھی اچھل کر چیختی ہوئی کاؤنٹر پر جا گری ۔ سائیڈ پر موجود ایک قوی ہیکل آدمی نے اچانک اس پر حملہ کر دیا تھا جبکہ لوسیا اس پہلے آدمی کی طرف متوجہ تھی اس لئے وہ مار کھا گئی تھی ۔ کاؤنٹر سے ٹکرا کر وہ پلٹ کر نیچے گری اور اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی ۔ پھر جس طرح کوئی پردہ تیزی سے سمٹتا ہے اس طرح اس کے ذہن پر موجود سیاہ چادر بھی سمٹ گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن روشن ہو گیا۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ محسوس کر کے تڑپ اٹھی کہ وہ اس کلب کے ہال میں موجود ہونے کی بجائے

ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں ایک دیوار کے ساتھ زنجیروں میں بندھی ہوئی کھڑی تھی ۔ اس کے دونوں بازو بھی دیوار میں نصب کنڈوں کے ساتھ جکڑے ہوئے تھے جبکہ ایک بھاری زنجیر اس کی گردن سے نکل کر اس کے پورے جسم کے گرد لپٹ کر دونوں ٹانگوں کو جکڑے ہوئے نیچے اس کے پیروں کے قریب دیوار میں نصب کنڈے سے منسلک تھی ۔ ہوش میں آنے سے قبل چونکہ اس کا جسم ڈھلکا ہوا تھا اس لئے اسے اپنے بازوؤں میں شدید درد سا محسوس ہو رہا تھا لیکن ہوش میں آتے ہی وہ چونکہ سیدھی ہو کر کھڑی ہو گئی تھی اس لئے آہستہ آہستہ یہ درد غائب ہو گیا۔ البتہ اس کے ذہن میں مسلسل ہلکے ہلکے دھماکے سے ہو رہے تھے ۔ ہال خالی تھا ۔ البتہ سامنے چار بڑی کرسیاں موجود تھیں اور اس کے ساتھ ہی ایک الماری موجود تھی جس کے دونوں پٹ کھلے ہوئے تھے اور الماری میں ٹارچنگ کا سامان موجود تھا۔ پانی کی بوتلیں، تیزاب کی بوتلیں، خاردار کوڑے، خنجر اور بڑے بڑے پلاس پڑے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

" یہ میں کہاں پہنچ گئی ہوں"...... لوسیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا لیکن ظاہر ہے اس کے سوال کا جواب دینے والا کوئی موجود نہ تھا ۔ ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ ان زنجیروں سے کس طرح نجات حاصل کرے کہ اچانک ہال کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد کا مقامی آدمی اندر داخل ہوا اور لوسیا اسے دیکھ کر چونک پڑی

کیونکہ اس کی پیشانی پر زرد رنگ کی پٹی بندھی ہوئی تھی جس پر بے شمار چھوٹے چھوٹے سیاہ دھبے تھے۔ اس کے کاندھے سے مشین گن لٹک رہی تھی۔

"تمہیں ہوش آگیا" ...... آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"میں کہاں ہوں" ...... لوسیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم بلیک سپائنس کے تہہ خانے میں ہو۔ تم نے جس طرح کلب کے ہال میں اچھے خاصے لڑنے والوں کو بے کار کیا ہے اس کی وجہ سے تمہارے بارے میں اطلاع باس رونالڈ تک پہنچا دی گئی اور باس رونالڈ نے تمہیں یہاں جکڑنے کا حکم دے دیا۔ وہ اپنے کاموں سے فارغ ہو کر یہاں آئیں گے اور پھر تمہارے بارے میں فیصلہ کریں گے" ...... اس آدمی نے الماری کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیسا فیصلہ" ...... لوسیا نے چونک کر کہا۔

"اگر تم باس کو پسند آگئی تو تمہیں ان کے بیڈ روم میں پہنچا دیا جائے گا اور اگر پسند نہ آئی تو کلب میں ہنگامہ کرنے کے جرم میں تمہیں موت کی سزا دے دی جائے گی" ...... اس آدمی نے کہا اور الماری سے پانی کی ایک بوتل نکال کر وہ مڑا اور پھر لوسیا کی طرف بڑھنے لگا۔

"تمہارے باس کو معلوم ہے کہ میں کون ہوں" ...... لوسیا نے کہا۔

"پہلے پانی پی لو تاکہ تمہارے چہرے پر کچھ تازگی آ جائے اور تمہاری جان بچ جائے" ...... اس آدمی نے قریب پہنچ کر کہا اور بوتل کا ڈھکن ہٹا کر اس نے بوتل کا دہانہ لوسیا کے منہ سے لگا دیا۔ لوسیا کو واقعی شدید پیاس محسوس ہو رہی تھی اس لئے وہ غٹاغٹ پانی پیتی چلی گئی۔ آدمی سے زیادہ بوتل ختم ہو گئی تو لوسیا نے منہ ہٹا لیا۔ اس آدمی نے بوتل کا ڈھکن لگایا اور واپس الماری کی طرف مڑ گیا۔ بوتل اس نے الماری میں رکھی اور واپس آکر وہ دروازے کے قریب دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔

"سنو۔ میرا تعلق ایک سرکاری ایجنسی سے ہے اور میں ایک سرکاری کام کے سلسلے میں رونالڈ سے ملنا چاہتی ہوں"۔ لوسیا نے کہا۔

"تمہارا تعلق چاہے ایکریمیا کے صدر سے کیوں نہ ہو اس سے باس کو کوئی فرق نہیں پڑتا" ...... اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو لوسیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ لوگ انتہائی گھٹیا ٹائپ کے غنڈے ہیں۔ اس نے اب اپنی زنجیروں اور ان کڑوں کا جائزہ لینا شروع کر دیا تاکہ وہ ان سے کسی طرح نجات حاصل کر سکے کہ اچانک دروازے کے باہر ہلکے سے کھٹکے کی آواز سنائی دی تو وہ آدمی چونک کر دروازے کی طرف بڑھا اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ لوسیا نے اب پورے زور شور سے زنجیروں سے اپنے آپ کو نجات دلانے کی کوشش شروع کر دی لیکن باوجود کوشش کے اسے معمولی سی کامیابی بھی نہ ہو سکی کہ اچانک

دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھینسے جیسے جسم کا مالک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چھوٹے چھوٹے بال کوبرے کے پھن کی طرح اوپر کو اٹھے ہوئے تھے۔ چہرے پر خباثت اور سنگدلی نمایاں تھی۔ تنگ پیشانی، چھوٹی آنکھیں اور ہتھوڑے نما آگے کو بڑھی ہوئی ٹھوڑی بتا رہی تھی کہ وہ انتہائی سنگ دل اور سفاک فطرت غنڈہ ہے۔ اس نے شرٹ اور پینٹ پہنی ہوئی تھی۔

"اوہ۔ تو یہ ہے وہ چڑیا جس نے کلب میں ہنگامہ کیا ہے"۔ آنے والے نے بڑے غور سے لوسیا کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی تیز نظریں اس طرح لوسیا کا جائزہ لے رہی تھیں جیسے وہ نظروں ہی نظروں میں اسے تول رہا ہو۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت تیز چمک ابھر آئی تھی۔ اس کے پیچھے وہی آدمی تھا جس نے لوسیا کو پانی پلایا تھا۔

"خاصی زور دار لڑکی ہے۔ اسے میرے بیڈ روم میں پہنچا دینا"...... اس بھینسے نما آدمی نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس۔ یہ کہہ رہی تھی کہ اس کا تعلق حکومت سے ہے"۔ اس آدمی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"حکومت سے۔ اچھا۔ پھر تو چند باتیں اس سے کرنا پڑیں گی"۔ باس نے کہا اور ایک کرسی پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے وہ کسی بڑے ملک کا بادشاہ ہو۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... باس نے جو یقیناً رونالڈ تھا لوسیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام میگی ہے اور میرا تعلق ٹاپ ایجنسی سے ہے"...... لوسیا نے کہا تو رونالڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"ٹاپ ایجنسی سے۔ اوہ۔ کیا لارسن تمہارا ساتھی ہے"۔ رونالڈ نے کہا۔

"ہاں"...... لوسیا نے جواب دیا۔

"وہ تھوڑی دیر پہلے میرے پاس آیا تھا۔ تم اس کے ساتھ کیوں نہیں آئی"...... رونالڈ نے کہا۔

"وہ اپنے کام آیا تھا۔ میں اپنے کام آئی ہوں"...... لوسیا نے جواب دیا۔

"کون سا کام"...... رونالڈ نے چونک کر کہا۔

"تم مجھے ان زنجیروں سے نجات دلاؤ پھر بیٹھ کر باتیں ہوں گی"...... لوسیا نے جواب دیا تو رونالڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"روگر"...... رونالڈ نے اٹھ کر اپنے آدمی سے کہا۔

"یس باس"...... روگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس کو بے ہوش کر کے زنجیروں سے آزاد کر دو اور اٹھا کر میرے بیڈ روم میں ڈال دو۔ وہاں تفصیل سے باتیں ہو جائیں گی"۔ رونالڈ نے کہا اور ایک جھٹکے سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"یس باس"...... روگر نے کہا اور جیب سے ایک شیشی نکال کر وہ تیزی سے لوسیا کی طرف بڑھنے لگا۔ لوسیا زنجیروں میں جکڑے ہونے کی وجہ سے بے بس کھڑی تھی اس لئے وہ روگر کا ہاتھ نہ روک

سکتی تھی ۔ روگر نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور ایک ہاتھ لوسیا کے سر پر رکھ کر اس نے شیشی کو اس کی ناک سے لگا دیا ۔ اس کے ساتھ ہی لوسیا کا ذہن ایک بار پھر تاریک پڑتا چلا گیا ۔ پھر جس طرح تاریکی میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن میں بھی روشنی کا نقطہ سا چمکا اور پھر آہستہ آہستہ روشنی پھیلتی چلی گئی ۔ اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑی کہ اب وہ ہال کی بجائے ایک بیڈ روم کے انداز میں سجے ہوئے کمرے کی ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اس کے جسم پر مختصر سا لباس تھا اور اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے ہتھکڑی ڈال دی گئی تھی جبکہ باقی جسم کے گرد رسی اس طرح باندھ دی گئی تھی کہ اس کا ایک دائرہ اس کی گردن کے گرد تھا جبکہ دوسرا اس کے پیٹ پر اور پھر دونوں ٹانگیں بھی رسی سے باندھ دی گئی تھیں ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ یہ کیا ۔ کیا مطلب " ...... لوسیا نے بری طرح ہڑبڑا کر کسمساتے ہوئے کہا لیکن اس نے محسوس کر لیا تھا کہ رسی اس انداز میں باندھی گئی ہے کہ وہ کھل کر حرکت بھی نہیں کر سکتی تھی اسی لمحے دروازہ کھلا اور رونالڈ اندر داخل ہوا ۔ اس نے اندر آ کر دروازہ بند کیا اور اسے لاک کر کے وہ لوسیا کی طرف مڑا ۔

" تم مجھے پسند آ گئی ہو میگی اس لئے زندہ ہو اور میرا وعدہ کہ اگر تم نے میرے ساتھ تعاون کیا تو تمہیں زندہ کلب سے باہر پہنچا دیا

جائے گا " ...... رونالڈ نے جیکٹ اتارتے ہوئے شیطانی لہجے میں کہا ۔

" میں تمہاری شکل پر بھی تھوکتی ہوں رونالڈ ۔ مجھے چھوڑ دو ورنہ تمہاری روح بھی صدیوں تک اپنے انجام پر بلبلاتی رہے گی " ۔ لوسیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں چیخ کر کہا ۔

" تم ایکریمین ہو اور ایکریمین لڑکیاں تو مجھ جیسے آدمی کو بطور ساتھی بے حد پسند کرتی ہیں جبکہ تم اس طرح ردعمل ظاہر کر رہی ہو جیسے مشرق کی رہنے والی لڑکیاں ردعمل ظاہر کرتی ہیں " ...... رونالڈ نے کہا تو لوسیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا ۔ اس کے ذہن میں فوراً خیال آ گیا تھا کہ اس حالت میں وہ اپنا دفاع نہیں کر سکتی اس لئے اس کے ساتھ چکر چلانا ہو گا ۔

" میں زبردستی کی قائل نہیں ہوں اور تم زبردستی کرنے جا رہے ہے " ...... لوسیا نے اس بار نرم لہجے میں کہا ۔

" اوہ اچھا ۔ تو یہ بات ہے ۔ میں تمہیں آزاد کر دیتا ہوں ۔ ویسے بھی میں نے تمہیں آزاد کرنا ہی تھا اور ہاں ۔ ایک بات اور سن لو ۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ تم نے کلب میں میرے آدمیوں کو بے کار کر دیا تھا لیکن میرا نام رونالڈ ہے ۔ میرے سامنے آج تک بڑے سے بڑا لڑاکا بھی دو لمحوں سے زیادہ نہیں ٹھہر سکا اس لئے کوئی حماقت کرنے کی ضرورت نہیں ہے " ...... رونالڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" مجھے کیا ضرورت ہے حماقت کرنے کی ۔ میں تو خود تم سے ملنے آ رہی تھی ۔ تمہارے آدمیوں نے خود ہی میری توہین کی جس کا نتیجہ

انہیں بھگتنا پڑا۔ تم جیسے مرد تو مجھے ذاتی طور پر پسند ہیں"...... لوسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ ٹھیک ہے۔ ابھی معلوم ہو جاتا ہے"...... رونالڈ نے شرٹ اتار کر کرسی پر ڈالتے ہوئے کہا۔ اب وہ بنیان اور پینٹ میں تھا اور پھر وہ آگے بڑھا اور اس نے کرسی کے عقب میں موجود رسی کی گانٹھ کھولی اور رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد رسیاں کھل چکی تھیں اور لوسیا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی تو رونالڈ نے اس کے عقب میں جا کر اس کے دونوں ہاتھوں میں موجود ہتھکڑی کھول کر ہاتھ بھی آزاد کر دیئے۔

"اب تم بیڈ پر چلی جاؤ"...... رونالڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے"...... لوسیا نے بڑے دوستانہ لہجے میں کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے گھوم کر پوری قوت سے رونالڈ کے چہرے پر پنجہ مار دیا مگر رونالڈ شاید پہلے سے اس کے لئے تیار تھا اس لئے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر پیچھے ہٹا اور وار خالی جانے کی وجہ سے لوسیا بے اختیار گھوم گئی لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتی رونالڈ نے اسے دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر اٹھایا اور بیڈ پر اچھال دیا اور خود بھی اس پر چھلانگ لگا دی لیکن لوسیا نے بیڈ پر گرتے ہی قلابازی کھائی اور وہ بیڈ کی عقبی طرف کھڑی ہو گئی جبکہ رونالڈ بیڈ پر گرا تو اس نے اچھل کر سائیڈ پر کھڑا ہونے کی کوشش کی تو لوسیا کا بازو ایک بار پھر گھوما اور رونالڈ کے کاندھے پر اس کی کھڑی ہتھیلی پوری

قوت سے پڑی۔ رونالڈ کے حلق سے ہلکی سی غراہٹ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی دونوں ٹانگیں گھوم کر پوری قوت سے لوسیا سے ٹکرائیں اور لوسیا چیختی ہوئی خالی ہوتے ہوئے ریت کے بورے کی طرح دیوار کے ساتھ ٹکرا کر بیڈ کے عقب میں گر گئی۔ اس کے ذہن پر اندھیرے مسلسل یلغار کر رہے تھے لیکن وہ مسلسل اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ تم جیسی لڑکیاں تو مجھے پسند ہیں جو اس طرح جدوجہد کرتی ہیں"...... لوسیا کے ڈوبتے ہوئے ذہن میں رونالڈ کی مکروہ ہنسی پتھر کی طرح ٹکرائی اور اس کا ڈوبتا ہوا ذہن دوبارہ متحرک ہو گیا لیکن اسی لمحے اس کو اپنی گردن پر بے پناہ دباؤ محسوس ہوا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی گردن لوہے کے کسی مضبوط شکنجے میں پھنس گئی ہو۔ دوسرے لمحے اس کا جسم کسی نرم جگہ پر گرا اور گردن پر دباؤ بھی ختم ہو گیا۔ لوسیا نے ایک بار پھر آنکھیں کھولنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے اسے یوں محسوس ہوا کہ اس کی شرٹ پھاڑی جا رہی ہے تو اس نے بے اختیار اچھلنے کی کوشش کی لیکن اس کا یہ اچھلنا الٹا اسی کے لئے نقصان دہ ثابت ہوا۔ اس کا ذہن ایک جھٹکے سے مکمل اندھیرے میں ڈوبتا چلا گیا۔ آخری احساس اس کے ذہن میں جو پیدا ہوا وہ یہی تھا کہ رونالڈ نے اسے زیر کر لیا ہے۔ رونالڈ کے حلق سے نکلنے والے شیطانی قہقہے اس کے کانوں میں مسلسل گونج رہے تھے۔

جولیا اور صالحہ دونوں ایکریمین میک اپ میں تھیں ۔ وہ ولنگٹن سے ایک چھوٹے سے چارٹرڈ طیارے پر سوار ہو کر تھوڑی دیر پہلے ناراک پہنچی تھیں اور ایئر پورٹ سے وہ سیدھی ہلز کالونی کی اس کوٹھی میں آ گئی تھیں جس کا پتہ انہیں گراہم نے بتایا تھا۔یہاں بھی ولنگٹن کی رہائش گاہ کی طرح ان کی ضرورت کی ہر چیز موجود تھی ۔ ایک کار بھی موجود تھی۔

" لوسیا اور لارسن دونوں کی رہائش گاہ اس کالونی میں ہے اس لئے چلیں"...... جولیا نے چائے پینے کے بعد کہا۔

" تمہارا پروگرام کیا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

" پروگرام کیا ہونا ہے ۔پہلے ان کی رہائش گاہ میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کریں گے پھر اندر داخل ہو کر ان دونوں کو باندھ کر ان سے پوچھ گچھ کریں گے"...... جولیا نے کہا۔

" پھر تو کار میں مطلوبہ سامان رکھنا پڑے گا"...... صالحہ نے کہا۔

" کار میں نہیں جیکٹ کی جیبوں میں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی تو صالحہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ دونوں تھوڑی دیر بعد کوٹھی میں موجود کار میں سوار کوٹھی سے باہر نکلیں اور اس کوٹھی کو تلاش کرنے لگیں جس کے بارے میں انہوں نے فون کر کے معلومات حاصل کی تھیں ۔ تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئیں ۔ کوٹھی کا پھاٹک بند تھا۔

" تم یہاں ٹھہرو۔ میں اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے آتی ہوں"...... صالحہ نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ صالحہ کار سے نیچے اتری اور تیز تیز قدم اٹھاتی سڑک کراس کر کے کوٹھی کی سائیڈ گلی میں داخل ہو کر اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی تھوڑی دیر بعد جولیا کوٹھی کا پھاٹک کھلتے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑی لیکن دوسرے لمحے اسے وہاں صالحہ نظر آ گئی تو وہ بے اختیار مسکرا دی ۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ صالحہ پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے عقبی طرف سے اندر داخل ہوئی ہو گی اور پھر اس نے آ کر پھاٹک کھول دیا تھا۔جولیا نے کار سٹارٹ کی اور اسے موڑ کر پھاٹک کی طرف بڑھا دیا۔صالحہ نے پورا پھاٹک کھول دیا اور جولیا کار اندر لے گئی تو صالحہ نے پھاٹک بند کر دیا۔ پورچ خالی پڑا ہوا تھا۔ جولیا نے کار پورچ میں روکی اور پھر نیچے اتری ہی تھی کہ صالحہ بھی پھاٹک بند کر کے اس کے پاس پہنچ گئی۔

"آؤ چیک کریں"...... جولیا نے اندرونی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ابھی رکو۔ بظاہر تو یہ کھلی جگہ ہے یہاں بے ہوش کر دینے والی گیس کا اثر ختم ہو گیا لیکن ابھی اندر اثر موجود ہو گا"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ جہاں یہ گیس انتہائی زود اثر ہے وہاں اتنی ہی جلدی اس کے اثرات بھی ختم ہو جاتے ہیں"...... جولیا نے جواب دیا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے پوری کوٹھی کی تلاشی لے ڈالی لیکن وہاں کچن میں ایک ملازم آدمی کے علاوہ پوری کوٹھی میں اور کوئی آدمی نہ تھا۔ ملازم بھی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ کہیں گئے ہوئے ہیں۔ ہمیں ان کی واپسی کا انتظار کرنا ہو گا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس ملازم سے پوچھ گچھ کریں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی لمبے ٹور پر گئے ہوں"...... صالحہ نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ان دونوں نے اس ملازم کو گھسیٹ کر کچن سے نکالا اور سٹنگ روم میں لا کر انہوں نے اسے ایک کرسی پر ڈال دیا۔ صالحہ نے کچن کے ایک ریک میں پڑا رسی کا بنڈل بھی اٹھا لیا تھا۔ چنانچہ ان دونوں نے مل کر اسے رسی سے باندھ دیا۔ پھر جولیا کے کہنے پر صالحہ نے ایک گلاس پانی لا کر اس ملازم کے حلق میں ڈالا تو ملازم کو ہوش آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ کیا ہے"...... ملازم نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ جولیا اور صالحہ نے مشین پسٹل جیبوں سے نکال کر ہاتھوں پر پکڑ لئے تھے۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... جولیا نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"مم۔ مم۔ میرا نام مارتھر ہے۔ مارتھر۔ میں تو یہاں ملازم ہوں مجھے مت مارو"...... ملازم نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔ اس کی حالت واقعی خاصی خراب دکھائی دے رہی تھی۔ شاید اس کا واسطہ پہلی بار اس قسم کے حالات سے پڑا تھا۔

"لارسن اور لوسیا کہاں ہیں"...... جولیا نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"لوسیا۔ کون لوسیا۔ یہاں تو جناب لارسن اور میڈم میگی رہتے ہیں"...... مارتھر نے جواب دیا تو صالحہ سمجھ گئی کہ لوسیا نے نام بدل لیا ہو گا۔

"کیا وہ میگی ایکریمین ہے"...... جولیا نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"جی ہاں۔ دونوں ہی ایکریمینز ہیں اور ولنگٹن سے آئے ہیں"۔ مارتھر نے جواب دیا۔

"اب وہ کہاں گئے ہیں اور سنو۔ جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ گولی مار دوں گی"...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں تو ملازم ہوں۔ مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت

ہے ۔ ویسے میں نے انہیں شراب دی تھی تو صرف اتنا سنا تھا کہ لارسن صاحب میڈم میگی سے کہہ رہے تھے کہ جارج ٹاؤن کسی رونالڈ سے ملنے جانا ہے اور پھر شراب پی کر وہ کار میں چلے گئے "۔ ملازم نے جواب دیا۔

" رونالڈ کون ہے "...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

" مم ۔ مجھے تو نہیں معلوم "...... ملازم نے جواب دیا تو جولیا اس کے لہجے سے ہی سمجھ گئی کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

" کتنی دیر ہوئی ہے انہیں گئے ہوئے ۔ میگی کا حلیہ تفصیل سے بتاؤ "...... جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" جی دو تین گھنٹے ہو گئے ہیں "...... مارتھر نے جواب دیا اور ساتھ ہی میگی کا حلیہ بتایا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" سنو۔ تم نے اس انداز میں جواب دینا ہے کہ دوسری طرف سے بولنے والے کو ہماری یہاں موجودگی اور تمہارے بارے میں کوئی شک نہ پڑے ورنہ تمہیں ایک لمحے میں گولی مار دی جائے گی "۔ جولیا نے کہا۔

" مم ۔ مم ۔ میں خیال رکھوں گا "...... مارتھر نے جواب دیا تو جولیا نے آگے بڑھ کر پہلے لاؤڈر کا بٹن پریس کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے خود ہی مارتھر کے کان سے لگا دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ لارسن بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے

ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

" جی صاحب ۔ میں مارتھر بول رہا ہوں جناب "...... مارتھر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" میڈم میگی کہاں ہے ۔ اس سے میری بات کراؤ "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" وہ تو نہیں آئیں جناب ۔ آپ کے ساتھ گئی تھیں "...... مارتھر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ نانسنس ۔ وہ احمق لڑکی لازماً بلیک سپائنس کلب گئی ہو گی اور وہاں وہ ماری جائے گی۔ نانسنس "...... دوسری طرف سے بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

" یہ جارج ٹاؤن کہاں ہے "...... جولیا نے مارتھر سے پوچھا۔

" وہ انتہائی بدنام ترین علاقہ ہے ۔ وہاں ہر لمحے قتل و غارت ہوتی رہتی ہے ۔ بس مجھے تو اتنا معلوم ہے "...... مارتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ساتھ ہی کمرہ مارتھر کے حلق سے نکلنے والے چیخ سے گونج اٹھا۔ جولیا کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر پڑا اور ایک ہی ضرب مارتھر کے لئے کافی ثابت ہوئی تھی اس لئے اس کی گردن ڈھلک گئی تھی۔

" اس کی رسیاں کھول دو صالحہ "...... جولیا نے کہا۔

"مس جولیا۔ لارسن اور لوسیا نے بہر حال یہاں آنا ہے اور اس نے ہمارے حلیئے انہیں بتا دیئے ہیں اس لئے کیوں نہ اسے ہلاک کر دیا جائے اور کوٹھی کا سامان اس طرح الٹ پلٹ کر دیا جائے جیسے یہاں ڈکیتی ہوئی ہو اور اس ملازم نے مزاحمت کی تو مارا گیا"۔ صالحہ نے کہا۔

"ارے نہیں۔ پھر پولیس یہاں پہنچ جائے گی اور ہماری کار کے بارے میں کوئی نہ کوئی انہیں بتا دے گا اور ہمارے حلیوں کے بارے میں بھی۔ ہم اپنا میک اپ تبدیل کر لیں گی"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے مارتھم کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار کوٹھی سے باہر آ چکی تھی۔ صالحہ نے پھاٹک کو اندر سے بند کیا اور پھر چھوٹے پھاٹک سے گزر کر اس نے اسے بھی باہر سے بند کیا اور کار میں آ کر بیٹھ گئی۔

"اب کیا ان کی واپسی کا انتظار کرنا ہو گا"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ ہم نے جارج ٹاؤن جانا ہے۔ لارسن کے فون سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان دونوں کے درمیان کسی بات پر اختلاف ہو گیا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ اب یہاں واپس ہی نہ آئے۔ اس کا حلیہ مجھے معلوم ہے اس لئے ہم اسے وہاں تلاش کر لیں گے"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار آگے بڑھا دی اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ان کی کار جارج ٹاؤن

پہنچ گئی۔ وہاں ہر طرف سیاح اور انڈر ورلڈ کے لوگ گھومتے پھرتے نظر آ رہے تھے جبکہ وہاں ایسے مسلح افراد بھی موجود تھے جن کی پیشانیوں پر زرد رنگ کی پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور ان پر سیاہ رنگ کے بے شمار چھوٹے چھوٹے دھبے تھے۔ جولیا نے کار ایک پارکنگ میں روک دی اور پھر وہ دونوں کار سے نیچے اتر آئیں۔ یہاں پارکنگ میں باقاعدہ چوکیدار موجود تھے۔ اس ادھیڑ عمر چوکیدار نے انہیں کارڈ دیا اور جولیا نے جیکٹ کی جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"یہ رکھو لو"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ شکریہ میڈم"...... ادھیڑ عمر چوکیدار نے چونک کر مسرت بھرے لہجے میں کہا اور جلدی سے نوٹ جیب میں ڈال لیا۔

"ہم یہاں اجنبی ہیں۔ ہماری تھوڑی سی رہنمائی کر دو"...... جولیا نے کہا۔

"ضرور میڈم۔ آپ حکم فرمائیں"...... چوکیدار نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہاں ہماری ایک دوست میگی آئی تھی۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ بلیک سپائس کلب میں گئی ہے اور کسی رونالڈ کے پاس گئی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو وہ آپ کی دوست تھی۔ اوہ۔ وہ تو اب تک ہلاک ہو چکی ہو گی"...... چوکیدار نے چونک کر کہا تو جولیا اور صالحہ چونک

پڑیں۔

"ہلاک ہو چکی ہو گی۔ کیوں"...... جولیا نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میڈم۔ مجھے ابھی ابھی ایک آدمی سے پتہ چلا ہے کہ کوئی ایکریمین خاتون بلیک سپائنس کلب میں گئی اور پھر وہاں اس نے دو بڑے زبردست لڑاکوں کی پٹائی کر دی لیکن اسے بے ہوش کر دیا گیا اور پھر بلیک سپائنس کے باس رونالڈ کو اطلاع دی گئی تو انہوں نے اسے کلب کے عقب میں رونالڈ ہاؤس میں لے جا کر زنجیروں سے جکڑنے کا حکم دے دیا۔ چنانچہ اس کے حکم کی تعمیل کر دی گئی"۔ چوکیدار نے کہا۔

"لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ وہ ہلاک ہو گئی ہو گی"...... جولیا نے کہا۔

"میڈم۔ بلیک سپائنس انتہائی سفاک لوگ ہیں اور باس رونالڈ تو پورے جارج ٹاؤن میں مشہور ہے۔ اگر تو آپ کی دوست جسمانی طور پر باس رونالڈ کو پسند آ گئی تو پھر شاید وہ اس کے بیڈ روم میں پہنچ جائے اور بچ جائے ورنہ اب تک اس کے جسم میں ہزاروں گولیاں اتر چکی ہوں گی کیونکہ بلیک سپائنس کلب میں ہنگامہ کرنا یہاں سب سے بھیانک جرم سمجھا جاتا ہے"...... چوکیدار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بلیک سپائنس کی کیا نشانی ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"جی۔ ان کی پیشانی پر زرد رنگ کی پٹی بندھی ہوتی ہے جس پر سیاہ دھبے ہیں۔ یہاں جارج ٹاؤن کا سارا کنٹرول ان کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہیں ہلاک کر دیں انہیں کوئی پوچھ نہیں سکتا اور رونالڈ ان کا باس ہے"...... چوکیدار نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب ہماری دوست کی قسمت"...... جولیا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ بھی احتیاط کریں۔ اگر باس رونالڈ تک آپ کے بارے میں اطلاع پہنچ گئی تو آپ بھی ان کے بیڈ روم میں پہنچا دی جائیں گی"...... چوکیدار نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم احتیاط کریں گی"...... جولیا نے کہا اور واپس مڑ گئی۔ صالحہ اس کے پیچھے پارکنگ سے باہر آ گئی۔

"اب کیا کرنا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"لوسیا اگر زندہ ہوتی تو اسے یہاں سے اغوا کر کے لے جانا ہے اور اگر زندہ نہ ہوئی تو پھر ہم لارسن کے پیچھے جائیں گی۔ بہرحال ہم نے مشن تو مکمل کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تو کیا اب ہم اس کلب میں جائیں گی"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ رونالڈ ہاؤس میں جو کلب کے عقب میں ہے"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ بلیک سپائنس کلب کے عقبی طرف گلی میں پہنچ چکی تھیں۔ یہ گلی خاصی بڑی تھی اور اس میں دونوں طرف دیواریں تھیں۔ وہ دونوں آگے بڑھی

چلی جا رہی تھیں کہ ایک پھاٹک کے سائیڈ ستون پر انہیں رونالڈ ہاؤس کی نیم پلیٹ نظر آ گئی۔ پھاٹک بند تھا اور باہر ایک مسلح آدمی موجود تھا جس کی پیشانی پر مخصوص زرد رنگ کی پٹی موجود تھی۔

"کیا باس رونالڈ اندر ہیں"...... جولیا نے اس مسلح آدمی کے قریب رک کر کہا۔

"ہاں۔ ابھی آئے ہیں۔ کیوں"...... اس آدمی نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہوں نے ہمیں یہاں کال کیا ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے"...... اس آدمی نے بغور جولیا اور صالحہ کو دیکھتے ہوئے پراسرار انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور پھر پھاٹک کی سائیڈ کھول دی۔

"اندر چلی جاؤ"...... اس آدمی نے کہا۔

"شکریہ"...... جولیا نے کہا اور اندر داخل ہو گئی۔ اس کے پیچھے صالحہ بھی اندر داخل ہوئی تو مسلح آدمی نے باہر سے پھاٹک بند کر دیا وہ دونوں ابھی برآمدے میں ہی پہنچی تھیں کہ ایک اور مسلح آدمی وہاں نظر آیا۔

"تم کون ہو اور کیوں یہاں آئی ہو"...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں باس رونالڈ نے کال کیا ہے"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ آؤ میں تمہیں پہنچاتا ہوں۔ باس تو ابھی معروف ہیں"...... اس آدمی نے بھی نظروں ہی نظروں میں جولیا اور صالحہ کو تولتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"یہاں تمہارے علاوہ اور کتنے آدمی ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"باہر ایک آدمی ہے اور اندر میں ہوں۔ کیوں"...... اس آدمی نے مڑے بغیر کہا تو جولیا نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی وہ آدمی چیختا ہوا نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ یہ ایک راہداری تھی جس میں کمروں کے دروازے تھے۔

"تم باہر کا خیال رکھو صالحہ میں اس رونالڈ کو تلاش کرتی ہوں"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور جولیا دوڑتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ یہ ایک چھوٹا سا رہائشی یونٹ تھا اور پھر ایک کمرے میں جولیا داخل ہوئی تو اس کے کانوں میں کسی عورت کے کراہنے کی آواز پڑی تو وہ چونک پڑی کیونکہ آواز ملحقہ کمرے سے آ رہی تھی۔ دونوں کمروں کے درمیان روشندان تھا جو کھلا ہوا تھا۔ جولیا تیزی سے باہر آئی اور آگے بڑھ گئی لیکن ساتھ والے کمرے کا دروازہ دوسری طرف مڑ کر راہداری میں تھا۔ وہ اس دروازے پر پہنچی تو دروازہ بند تھا۔ جولیا نے ہینڈل کو دبایا تو ہلکی سی کٹک کی آواز سے دروازہ کھلتا چلا گیا اور جولیا بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ اس کے سامنے ایک شرمناک منظر موجود تھا۔ بیڈ پر ایک نوجوان لڑکی اس

حالت میں پڑی ہوئی تھی کہ اس کی شرٹ پھاڑ دی گئی تھی اور ایک بھینسے جیسے جسم کا مالک آدمی جس نے صرف بنیان اور پینٹ پہنی ہوئی تھی اس لڑکی پر اس طرح جھکا ہوا تھا جیسے اس لڑکی کی گردن پر دانت گاڑ کر اس کا خون پینا چاہتا ہو ۔ جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ لڑکی بے ہوش تھی ۔ دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی اس بھینسے جیسے جسم والے آدمی نے گردن موڑ کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر وہاں کھڑی جولیا کو دیکھ کر وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں مڑا تو ایک دھماکے سے نیچے قالین پر جا گرا لیکن نیچے گرتے ہی اس نے یکلخت تڑپ کر اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ جولیا نے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا ۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی اس بھینسے جیسے جسم والے آدمی کے حلق سے یکلخت چیخیں نکلنے لگیں ۔ وہ اٹھتے اٹھتے ایک دھماکے سے واپس گرا لیکن اس نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی کیونکہ جولیا کی چلائی ہوئی ساری گولیاں اس کی ٹانگوں پر پڑی تھیں اس لئے وہ اٹھ نہ پا رہا تھا ۔

" تمہارا نام رونالڈ ہے " .... جولیا نے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا ۔

" ہاں ۔ تم ۔ تم کون ہو اور یہاں کیسے پہنچ گئی ہو " .... اس آدمی نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تو جولیا نے اس بار جواب دینے کی بجائے ٹریگر دبا دیا اور اس بار گولیاں رونالڈ کے پھیلے ہوئے سینے پر بارش کی طرح پڑیں اور وہ نیچے گرا چند لمحے

تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہو گیا ۔ جولیا نے مشین پسٹل جیب میں ڈال لیا ۔ الماری کے کھلے ہوئے پٹ سے اسے اندر لٹکی ہوئی ایک مردانہ شرٹ نظر آ گئی ۔ اس نے شرٹ اتاری ۔ گو یہ بہت بڑی تھی ۔ شاید اس رونالڈ کی تھی لیکن چونکہ اس لڑکی کی شرٹ پھٹ چکی تھی اس لئے اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہ تھی کہ یہی شرٹ اسے پہنا دی جائے ۔ اس لڑکی کا چہرہ دیکھ کر ہی جولیا سمجھ گئی تھی کہ یہی لوسیا ہے کیونکہ اس کی رہائش گاہ کے ملازم نے اسے جو حلیہ بتایا تھا یہ لڑکی اسی حلیئے میں تھی ۔ جولیا شرٹ لے کر بیڈ پر چڑھی اور پھر اس نے بے ہوش پڑی لوسیا کو اٹھا کر پہلے اس کی کھلی ہوئی جیکٹ اتاری اور پھر پھٹی ہوئی شرٹ کو کھینچ کر ایک طرف پھینکا ۔ اس کے بعد اسے مردانہ شرٹ پہنا دی اور اس کے بٹن بند کر کے اس نے اس کے اوپر جیکٹ پہنا دی اور اسے دوبارہ اٹھا کر وہ بیڈ سے نیچے اتری اور پھر کمرے سے نکل کر تیزی سے دوڑتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھی تو برآمدے میں موجود صالحہ چونک پڑی اور پھر اس کی طرف تیزی سے بڑھی ۔

" کیا ہوا اسے " .... صالحہ نے پوچھا ۔

" لوسیا یہاں بے ہوش پڑی ملی ہے ۔ ہم نے اسے یہاں سے نکال کر اپنی رہائش گاہ پر لے جانا ہے ۔ باہر موجود چوکیدار کا خاتمہ کرنا ہے پھر تم جا کر پارکنگ سے کار یہاں لے آنا " .... جولیا نے کہا ۔

" گولیاں تم نے کس پر چلائی تھیں " .... صالحہ نے کہا تو جولیا

نے اسے مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔

"اوہ۔ اچھا کیا۔ ایسے آدمیوں کا یہی حشر ہونا چاہئے"...... صالحہ نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم یہیں رکو۔ میں آ رہی ہوں"...... جولیا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس نے پھاٹک کھولا تو باہر چوکیدار موجود تھا۔

"اندر آ جاؤ۔ باس بلا رہا ہے"...... جولیا نے سر باہر نکال کر باہر موجود مسلح چوکیدار سے کہا۔

"مجھے۔ اوہ اچھا"...... اس آدمی نے چونک کر کہا اور تیزی سے اندر داخل ہوا اور سامنے والے برآمدے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ مشین گن اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی۔ جولیا نے پھاٹک بند کیا اور تیزی سے اس کے پیچھے آگے بڑھی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ برآمدے تک پہنچتا جولیا نے اس کی پشت پر مشین پسٹل کا فائر کھول دیا اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل برآمدے کی سیڑھیوں پر گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"تم جاؤ صالحہ اور خیال رکھنا کہ کسی کو شک نہ پڑے۔ میں کار کی آواز سن کر پھاٹک کھول دوں گی"...... جولیا نے کہا۔

"وہ پارکنگ کارڈ مجھے دے دو"...... صالحہ نے کہا تو جولیا نے جیکٹ کی جیب سے کارڈ نکال کر صالحہ کو دیا اور صالحہ تیز تیز قدم اٹھاتی پھاٹک کی طرف بڑھ گئی جبکہ جولیا تیزی سے واپس مڑی۔ اسے

خدشہ تھا کہ لوسیا اس دوران ہوش میں نہ آ گئی ہو۔ وہ کمرے میں داخل ہوئی تو لوسیا ویسے ہی بیڈ پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی لیکن اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ کسی بھی وقت ہوش میں آ سکتی ہے۔ جولیا نے جیب سے بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل نکالا اور دروازے سے باہر آ کر اس نے اندر ایک کیپسول فائر کر دیا اور پھر دروازہ بند کر کے وہ پھاٹک کی طرف مڑ گئی۔ اسے اطمینان تھا کہ اب لوسیا اس وقت تک ہوش میں نہ آ سکے گی جب تک اسے پانی نہ پلایا جائے گا۔ تھوڑی دیر بعد صالحہ کار لے کر آ گئی۔ جولیا نے پھاٹک کھولا اور صالحہ نے کار برآمدے کے سامنے پورچ میں لا کر روک دی۔ جولیا نے پھاٹک بند کر دیا۔

"آؤ میرے ساتھ"...... جولیا نے کہا تو صالحہ کار سے اتری اور پھر وہ دونوں اس کمرے کے دروازے پر پہنچ گئیں۔

"رک جاؤ۔ میں نے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی ہے تاکہ لوسیا فوری ہوش میں نہ آ جائے"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ کھول دیا اور وہ دونوں سائیڈ پر کھڑی ہو گئیں۔

"آؤ اب"...... چند لمحوں بعد جولیا نے کہا اور وہ دونوں اندر داخل ہوئیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ بے ہوش لوسیا کو اٹھائے کمرے سے باہر آ گئیں اور اسے لا کر کار کے قریب فرش پر لٹا دیا۔ کار کا عقبی دروازہ کھول کر دونوں نے لوسیا کو دونوں سیٹوں کی درمیان اس طرح ڈال

دیا کہ وہ باہر سے کسی صورت نظر نہ آسکے ۔ پھر جولیا واپس گئی اور بیڈ پر موجود ایک چادر اٹھا کر لے آئی اور پھر چادر اس نے لوسیا کے جسم پر اس طرح ڈال دی کہ اس کا سانس نہ گھٹ سکے ۔

" تم کار لے کر باہر نکلو ۔ میں پھاٹک بند کر کے آتی ہوں " ۔ جولیا نے کہا تو صالحہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی جبکہ جولیا نے پھاٹک کھولا اور صالحہ کار باہر لے آئی تو جولیا نے پھاٹک بند کیا اور پھر سائیڈ پھاٹک سے باہر آکر نے اسے بند کیا اور پھر کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھ کر اس نے دروازہ بند کر دیا تو صالحہ نے کار آگے بڑھا دی ۔ تھوڑی دیر بعد کار تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ جولیا مطمئن تھی کہ اب لوسیا سے وہ سب کچھ اگلوا لے گی اور اس طرح اس کا مشن مکمل ہو جائے گا ۔

عمران اور ٹائیگر دونوں ناراک کے ایئرپورٹ پر موجود تھے ۔ وہ دونوں ایکریمین میک اپ میں تھے ۔ وہ پاکیشیا سے پہلے ولنگٹن پہنچے لیکن وہاں سے انہیں معلوم ہوا کہ لارسن کسی مشن پر ناراک گیا ہوا ہے تو وہ ولنگٹن سے ناراک پہنچ گئے ۔ ایئرپورٹ کاؤنٹر سے فارغ ہو کر دونوں باہر آئے اور پھر عمران ایک ٹیکسی کی طرف بڑھ گیا ۔ ٹائیگر اس کے ساتھ تھا ۔

" یس سر "....... ٹیکسی ڈرائیور نے ان کے قریب پہنچتے ہی انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

" سٹار ہوٹل چلو "....... عمران نے ٹیکسی کا عقبی دروازہ کھولتے ہوئے کہا ۔

" یس سر ۔ بیٹھیں "....... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا اور پھر عمران اور ٹائیگر کے عقبی سیٹ پر بیٹھنے کے بعد اس نے ٹیکسی آگے بڑھا دی ۔

تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک شاندار ہوٹل میں داخل ہو کر مخصوص جگہ پر رک گئی تو عمران اور ٹائیگر نیچے اترے۔ ٹائیگر نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ اور ٹپ دی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ وہاں دو کمرے حاصل کر چکے تھے لیکن ٹائیگر اپنے کمرے کا ایک راؤنڈ لگا کر عمران کے کمرے میں آگیا۔ عمران نے روم سروس کو فون کر کے کافی منگوالی تھی۔

"باس۔ اب لارسن کو کہاں تلاش کیا جائے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کافی پی لوں تاکہ میرے ذہن کے خلیات جاگ اٹھیں۔ پھر اسے بھی تلاش کر لیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر ٹرالی پر کافی کا سامان لئے اندر آ گیا۔ اس نے کافی کے برتن میز پر رکھے اور ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔ ٹائیگر نے کافی کی دو پیالیاں تیار کیں اور ایک پیالی عمران کے سامنے رکھ کر دوسری پیالی اپنے سامنے رکھ لی۔ عمران نے کافی کا ایک گھونٹ لیا اور پھر سامنے پڑے ہوئے فون سیٹ کے نیچے موجود سفید رنگ کا بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"روز کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں۔ ہمفرے سے بات کراؤ۔ وہ میرا دوست

ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ہمفرے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پہلے تو تمہارا نام جیمز ہمفرے تھا اب ہیلو ہمفرے بن گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ۔ آپ کون صاحب ہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"ایک ریاست ہے ڈھمپ۔ جس کی تلاش ساری دنیا کو ہے۔ اس کا پرنس مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پرنس آپ۔ اوہ۔ اچھا۔ اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ آپ کہاں سے بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد چونک کر کہا گیا۔

"میں ناراک سے ہی بول رہا ہوں اور میرا نام مائیکل ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا مسٹر مائیکل۔ فرمایئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی ہے جسے ٹاپ ایجنسی کہا جاتا ہے۔ اس کا ایک ایجنٹ ہے لارسن۔ وہ ولنگٹن سے ناراک آیا ہوا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ تم ناراک کے انسائیکلو پیڈیا ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لارسن ۔ مگر آپ کا اس سے کیا تعلق پیدا ہو گیا"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"فی الحال تو جائز تعلق ہے ۔ آگے دیکھو کیا ہوتا ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف ہمفرے بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے اس لئے یہ بات کی تھی کہ لارسن تو بہت چھوٹا سا ایجنٹ ہے ۔ وہ تو شاید کبھی ایکریمیا سے باہر ہی نہ گیا ہو گا"۔ ہمفرے نے کہا۔

"نہیں ۔ وہ پاکیشیا کا چکر لگا آیا ہے اور یہ چھوٹا سا ایجنٹ اس قدر پراسرار ثابت ہو رہا ہے کہ اب تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ پاکیشیا میں وہ کیا کر کے آیا ہے اس لئے اس سے ملاقات کی غرض سے مجھے خود یہاں آنا پڑا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لارسن دو گھنٹے پہلے میرے پاس آیا تھا ۔ اس کے ساتھ ایک لڑکی میگی تھی جو بقول لارسن جسمانی طور پر ایسی ہے کہ اس کے پیچھے لوگ لڑنے مرنے پر تیار ہو سکتے ہیں ۔ وہ اسے لے کر جارج ٹاؤن کے رونالڈ کے پاس جا رہا تھا کہ اسے اچانک خیال آ گیا کہ رونالڈ جیسا آدمی اس لڑکی پر لازماً جھپٹ پڑے گا اس لئے اس نے اسے راستے میں ہی ڈراپ کر دیا اور خود رونالڈ سے ملنے چلا گیا ۔ اس کی رہائش ہلز کالونی میں ہے ۔ وہ جب رونالڈ سے مل کر واپس گیا تو میگی واپس نہیں پہنچی تھی ۔ اسے خدشہ پیدا ہوا کہ وہ ضدی لڑکی کہیں جارج ٹاؤن نہ چلی گئی ہو اس لئے اس نے مجھے کہا کہ میں اسے جارج

ٹاؤن میں تلاش کراؤں ۔ چونکہ میرا تو کام ہی یہی ہے اس لئے میں نے حامی بھر لی اور پھر جو کچھ سامنے آیا وہ ایک گھنٹہ پہلے میں نے اسے فون پر بتا دیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا کوئی خاص بات معلوم ہو گئی ہے اس لڑکی کے بارے میں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں ۔ یہ لڑکی جارج ٹاؤن کے سب سے بدنام کلب بلیک سپائس میں گئی جہاں رونالڈ موجود تھا ۔ وہاں اس نے ہنگامہ کر دیا اور رونالڈ کے دو تیز ترین لڑاکوں کو اس نے بڑے ماہرانہ انداز میں سرنڈر کر دیا جس پر رونالڈ نے اسے اپنے کلب کے تہہ خانے میں اغوا کر کے پہنچا دیا اور اسے وہاں زنجیروں سے جکڑ دیا گیا ۔ پھر رونالڈ وہاں گیا تو اس لڑکی نے اس سے بھی بدتمیزی کی جسے رونالڈ جیسا گرم طبیعت ظاہر ہے برداشت نہ کر سکتا تھا اس لئے اسے گولی مار دی گئی اور اس کی لاش گٹر میں پھنکوا دی گئی"...... ہمفرے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو لارسن اب اپنی رہائش گاہ پر ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ اس نے وہیں سے مجھے فون کیا تھا ۔ تقریباً آدھا گھنٹہ پہلے"...... ہمفرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہلز کالونی میں اس کی کوٹھی کا پتہ بتاؤ"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ہمفرے نے پتہ بتا دیا۔

"اس کا فون نمبر"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم"...... ہمفرے نے جواب دیا۔

"اوکے۔ شکریہ۔ پھر ملاقات ہو گی"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پولیس چیف آفس سے سارجنٹ کلارک بول رہا ہوں"۔ عمران نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ فرمایئے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ایک ایڈریس نوٹ کریں اور اس ایڈریس پر نصب فون نمبر معلوم کر کے بتائیں"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی ایڈریس بتا دیا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"انتہائی احتیاط سے کام کرنا۔ اٹ از اسٹیٹ سیکرٹ"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر فون پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... تھوڑی دیر بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے فون نمبر

بتا دیا گیا۔

"کیا اچھی طرح چیک کر لیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بغیر کچھ کہے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کا دیا ہوا نمبر پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس سر"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"آپ مسٹر لارسن بول رہے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ میں ان کا ملازم مارتھر بول رہا ہوں جناب۔ لارسن صاحب تو موجود نہیں ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کہاں گئے ہیں وہ۔ میں نے ان سے ضروری بات کرنی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جناب وہ جارج ٹاؤن گئے ہوئے ہیں۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے"...... مارتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"باس۔ میرے خیال میں وہ اس لڑکی کی وجہ سے دوبارہ وہاں گیا ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جب ہمفرے کے بقول اس کی لاش گٹر میں پھنکوا دی گئی ہے تو پھر وہ وہاں کیوں گیا ہو گا۔ کوئی اور چکر ہو گا۔ بہرحال اب ہم نے وہاں نگرانی کرنی ہے تاکہ جب وہ واپس آئے تو اسے گھیرا جا سکے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ٹائیگر بھی سر ہلاتا ہوا

اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ٹیکسی میں بیٹھے ہلز کالونی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ پھر انہوں نے کالونی کے آغاز میں ٹیکسی چھوڑ دی اور پیدل آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی کو ٹریس کر چکے تھے جس میں لارسن کی رہائش تھی۔

"باس۔ کیوں نہ اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی جائے اور پھر اندر جا کر لارسن کی واپسی کا انتظار کیا جائے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ تم ایسا کرو اور اندر رہو۔ میں باہر رہوں گا۔ جیسے ہی لارسن کی واپسی ہو گی میں تمہیں زیرو سکس پر کاشن دے دوں گا اس طرح اسے کور کرنے میں آسانی ہو جائے گی ورنہ وہ بہرحال ایجنٹ ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا سڑک کراس کر کے اس کوٹھی کی سائیڈ گلی میں داخل ہو گیا جبکہ عمران آگے بڑھا اور پھر وہ ایک بنچ پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے چلتے چلتے تھک کر آرام کرنے کے لئے بیٹھ گیا ہو۔ پھر اسے وہاں بیٹھے ہوئے تقریباً نصف گھنٹہ ہوا ہو گا کہ ایک سائیڈ سے سرخ رنگ کی کار تیزی سے آ کر کوٹھی کے پھاٹک پر رکی اور عمران ڈرائیونگ سیٹ پر موجود لڑکی کو دیکھ کر چونک پڑا کیونکہ یہ ایکریمین لڑکی تھی۔ کار روک کر وہ بجلی کی سی تیزی سے نیچے اتری اور ستون کی طرف بڑھ گئی اور عمران ایک بار پھر یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ لڑکی میک اپ میں تھی۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا تھا۔ عمران نے جیب سے زیرو سکس فکسڈ فریکونسی کا

ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ پرنس کالنگ۔ اوور"...... عمران نے کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ کال بیل کی آواز سنائی دے رہی ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یہ کوئی لڑکی ہے جو میک اپ میں ہے۔ پھاٹک کھول دو۔ جب یہ لڑکی کار سمیت اندر داخل ہو تو اسے گیس سے بے ہوش کر دو۔ کسی بھی لمحے لارسن واپس آ سکتا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ لڑکی بڑے گھبرائے ہوئے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہی تھی اور بار بار کال بیل کا بٹن پریس کر رہی تھی۔ چند لمحوں بعد جب بڑا پھاٹک کھلنے لگا تو وہ تیزی سے واپس مڑ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی اور پھاٹک کا ایک بڑا پٹ کھلتے ہی وہ تیزی سے کار اندر لے گئی اور پھر پھاٹک بند ہو گیا۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر کی سیٹی کی آواز سنائی دی تو عمران نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ پرنس اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ لڑکی لوسیا ہے پاکیشیا کے گولڈن کلب کی مالکہ۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔

"لوسیا۔ کیسے معلوم ہوا ہے۔ اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اس لڑکی کو بے ہوش کیا اور کار سے نکال کر اندر لے گیا۔ یہاں ایک جدید میک اپ واشر میں پہلے ہی چیک کر چکا تھا۔ میں نے اس کے ذریعے اس لڑکی کا میک اپ واش کیا تو اس کا اصل چہرہ سامنے آ گیا اور میں اسے پاکیشیا میں گولڈن کلب میں کئی بار دیکھ چکا ہوں اور جانتا ہوں۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر لارسن کے ساتھ جانے والی لڑکی کوئی اور ہو گی۔ بہرحال اسے ابھی بے ہوش پڑی رہنے دو۔ ہمیں لارسن کا انتظار ہے اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈال لیا۔ اب اسے لارسن کا انتظار تھا لیکن پھر یہ انتظار طویل ہوتا گیا اور عمران بڑے صبر سے بیٹھا ہوا تھا ظاہر ہے اس کے سوا وہ فوری طور پر اور کیا کر سکتا تھا۔

لوسیا کے تاریک ذہن میں یکلخت روشنی نمودار ہوئی اور پھر تیزی سے پھیلتی چلی گئی اور پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے واقعات کسی فلمی مناظر کی طرح گھوم گئے اور وہ بے اختیار سمٹنے لگی لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں دھماکہ ہوا کیونکہ اس کا جسم بندھا ہوا تھا۔ اس نے چونک کر آنکھیں کھولیں اور اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ وہ اس رونالڈ کے بیڈ روم کی بجائے ایک کمرے میں کرسی پر بندھی ہوئی بیٹھی تھی جبکہ اس کے سامنے دو ایکریمین لڑکیاں کرسیوں پر اطمینان سے بیٹھی اسے دیکھ رہی تھیں۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب۔ تم کون ہو"...... لوسیا نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام لوسیا ہے اور تم پاکیشیائی ہو"...... اچانک سامنے

بیٹھی ہوئی ایک ایکریمین لڑکی نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو لوسیا بے اختیار چونک پڑی۔

"مم ۔ مم ۔ میرا نام میگی ہے ۔ میں ایکریمین ہوں ۔ تم کون ہو اور میں کہاں ہوں"...... لوسیا نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"جس انداز سے تم ہوش میں آئی ہو اور جس انداز سے تم نے اپنے جسم کو سمیٹنے کی کوشش کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم دراصل مشرقی لڑکی ہو ۔ اگر ہم بروقت نہ پہنچ جاتیں تو یقیناً وہ رونالڈ اپنے شیطانی مقصد میں کامیاب ہو جاتا"...... جولیا نے کہا۔

"مم ۔ مم ۔ مگر ۔ تم ۔ تم ۔ وہاں کیسے پہنچ گئیں"...... لوسیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہیں بلیک سپائس کلب سے رونالڈ ہاؤس میں لے جایا گیا تھا اور رونالڈ بھی وہیں گیا تھا تو ہم سمجھ گئیں کہ تمہارے ساتھ وہ کیا کرنا چاہتا ہے اس لئے ہم وہاں پہنچ گئیں اور پھر ہم نے رونالڈ کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا اور تمہیں وہاں سے کار میں ڈال کر یہاں لے آئیں اور اب تم محفوظ ہو"...... اس ایکریمین لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے مجھ پر احسان کیا ہے کہ مجھے اس شیطان سے بچا لیا ہے ۔ لیکن تم نے مجھے باندھ کیوں رکھا ہے"...... لوسیا نے کہا۔

"اس لئے کہ تم سے اصل بات معلوم کی جا سکے ۔ ہم تم سے ملنے پاکیشیا سے آئی ہیں"...... اس لڑکی نے کہا تو لوسیا ایک بار پھر

چونک پڑی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں جھماکا سا ہوا ۔ اسے وہ دونوں لڑکیاں یاد آ گئیں جو اس سے کلب میں ملی تھیں اور انہوں نے ڈکٹافون اس کی میز کے نیچے لگایا تھا۔

"کیوں ۔ کیا مطلب"...... لوسیا نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"یہاں میک اپ واشر نہیں ہے لوسیا ۔ اس لئے تم اس وقت ایکریمین میک اپ میں ہو لیکن تمہارا میک اپ انتہائی اناڑی انداز میں کیا گیا ہے اس لئے اب تمہیں یہ جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے کہ تم لوسیا نہیں ہو اور ہم واقعی پاکیشیا سے یہاں تمہارے پیچھے آئی ہیں ۔ ولنگٹن سے ہمیں معلوم ہوا کہ تم لارسن کے ساتھ ٹاپ ایجنسی کے کسی مشن کے سلسلے میں ناراک آئی ہو ۔ ہم بھی یہاں آ گئیں اور ہم نے یہاں تمہاری رہائش گاہ ٹریس کر لی ۔ وہاں موجود ملازم مارتھر نے ہمیں بتایا کہ تم میگی کے نام سے ایکریمین میک اپ میں ہو اور لارسن کے ساتھ جارج ٹاؤن گئی ہو لیکن پھر ہماری موجودگی میں وہاں لارسن کا فون آ گیا ۔ اس نے مارتھر سے پوچھا کہ تم واپس آ گئی ہو یا نہیں ۔ مارتھر کے انکار پر اس نے جھلاہٹ آمیز لہجے میں کہا کہ تم بے حد ضدی ہو اس لئے لازماً جارج ٹاؤن گئی ہو گی جس پر ہم جارج ٹاؤن پہنچ گئیں ۔ وہاں ہمیں معلوم ہوا کہ تم نے رونالڈ کے کلب میں ہنگامہ کر دیا تھا اس لئے تمہیں کلب کے نیچے تہہ خانے میں لے جا کر جکڑ دیا گیا ہے ۔ اگر تم رونالڈ کو پسند آ گئی تو

تمہیں رونالڈ ہاؤس پہنچا دیا جائے گا ورنہ گولی مار دی جائے گی اور پھر بتانے والے نے یہ بھی بتایا کہ تم اپنی جسامت کے لحاظ سے بہرحال رونالڈ کو پسند آجاؤ گی اور رونالڈ لیڈی کلر ہے۔ چنانچہ ہم رونالڈ ہاؤس پہنچ گئیں اور پھر وہاں رونالڈ کو ہلاک کر کے تمہیں یہاں لے آئی ہیں اور تمہیں باندھا اس لئے ہے کہ تم بہرحال تربیت یافتہ ہو اس لئے تم مزاحمت کرنے کی کوشش میں ہمارے ہاتھوں ہلاک بھی ہو سکتی ہو"...... اس لڑکی نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کیا نام ہے"...... لوسیا نے پوچھا۔

"میرا نام مارگریٹ ہے اور یہ ماریا ہے"...... اس لڑکی نے جواب دیا۔

"تم کہہ رہی ہو کہ تم پاکیشیا سے آئی ہو جبکہ تمہارے نام بھی مقامی ہیں اور تمہارے چہرے بھی مقامی ہیں"...... لوسیا نے کہا۔

"تم اس بات کو چھوڑو اور ہمیں بتاؤ کہ جونی سمتھ نے تمہیں ورکنگ پوائنٹس کی نقل لا کر دی تھی۔ تم نے اسے کس کو بھجوایا تھا اور اس سے پہلے لارسن نے پاکیشیا میں کیا مشن مکمل کیا تھا"...... مارگریٹ نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"پہلے تم یہ بات ثابت کرو کہ تم واقعی پاکیشیائی ہو۔ پھر بات ہو گی ورنہ تم مجھ پر جس قدر چاہے تشدد کر لو۔ میں زبان نہیں کھولوں گی"...... لوسیا نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے پہلے تمہیں بتایا ہے کہ یہاں میک اپ واشر نہیں ہے

اس لئے ہم کیسے ثابت کر سکتی ہیں"...... مارگریٹ نے کہا۔

"تو پھر تم جو چاہے سلوک کر لو۔ میں زبان نہیں کھولوں گی"۔ لوسیا نے کہا۔

"مس مارگریٹ۔ مارکیٹ سے میک اپ واشر لایا جا سکتا ہے"...... اچانک ساتھ بیٹھی ماریا نے کہا۔

"اس میں کافی وقت لگ جائے گا"...... مارگریٹ نے جواب دیا۔

"میں کار پر جا کر لے آتی ہوں۔ تھوڑی دیر لگے گی"...... ماریا نے کہا۔

"ٹھیک ہے جاؤ۔ میں نہیں چاہتی کہ لوسیا کی ہڈیاں ٹوٹیں تو یہ زبان کھولے"...... مارگریٹ نے کہا تو ماریا اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر چلی گئی۔

"تم نے مجھ پر مہربانی کی ہے مارگریٹ کہ مجھے اس شیطان کے حملے سے بچایا ہے ورنہ شاید مجھے خودکشی کرنا پڑتی"...... لوسیا نے کہا۔

"تم وہاں پہنچی کیسے تھی۔ کیا ہوا تھا تمہارے ساتھ"۔ مارگریٹ نے پوچھا تو لوسیا نے اسے کلب جانے سے لے کر رونالڈ کے بیڈ روم میں ہوش آنے اور پھر رونالڈ سے بچنے کے لئے اس نے جو جدوجہد کی تھی اس سب کی تفصیل بتا دی۔

"گڈ لوسیا۔ تمہاری اس کوشش نے میرے دل میں واقعی

تمہارے لئے نرم گوشہ پیدا کر دیا ہے"...... مارگریٹ نے کہا۔

"میں تمہارے ساتھ مکمل تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں ۔ میں نے پاکیشیا کے خلاف کوئی ایسا کام نہیں کیا جس پر مجھے شرمندگی ہو البتہ ویسے مجھے ایکریمیا بے حد پسند ہے اس لئے میں یہاں مستقل طور پر شفٹ ہو گئی ہوں ۔ تم مجھے رسیوں سے آزاد کر دو ۔ میرا وعدہ کہ میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گی"...... لوسیا نے کہا۔

"سوچ لو ۔ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو پھر نتائج بھی تمہیں بھگتنے پڑیں گے"...... مارگریٹ نے کہا۔

"تم بے فکر رہو ۔ میں پورے خلوص کے ساتھ کہہ رہی ہوں"۔ لوسیا نے کہا تو مارگریٹ اٹھ کر اس کی کرسی کے عقب میں آئی اور چند لمحوں بعد لوسیا کی رسیاں کھل گئیں۔

"بے حد شکریہ مس مارگریٹ"...... لوسیا نے رسیاں ہٹاتے ہوئے کہا۔ البتہ وہ بیٹھی کرسی پر ہی رہی تھی۔

"کیا مجھے پانی مل سکتا ہے ۔ میرا حلق لکڑی کی طرح خشک ہو رہا ہے"...... لوسیا نے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ"...... مارگریٹ نے کہا تو لوسیا اٹھ کھڑی ہوئی وہ سمجھ گئی تھی کہ مارگریٹ اسے یہاں اکیلے چھوڑنا نہیں چاہتی لیکن وہ بہرحال دل ہی دل میں منصوبہ بنا چکی تھی اس لئے وہ اٹھی اور پھر مارگریٹ اسے ساتھ لئے دوسرے کمرے میں آ گئی۔

"سامنے ریفریجریٹر ہے اسے کھول کر اندر سے پانی کی بوتل نکال

لو"...... مارگریٹ نے کہا تو لوسیا سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھی ۔ اس نے ریفریجریٹر کھولا اور اندر موجود شیشے کی بوتل جس میں پانی بھرا ہوا تھا نکال کر اس نے ریفریجریٹر بند کر دیا ۔ اس نے محسوس کیا کہ مارگریٹ بے حد چوکنے انداز میں کھڑی تھی ۔ لوسیا نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور پھر بوتل منہ سے لگا کر اس نے غٹاغٹ پانی پینا شروع کر دیا ۔ اسے واقعی شدید پیاس محسوس ہو رہی تھی ۔ آدھی سے زیادہ بوتل خالی ہونے پر اس نے بوتل کو منہ سے ہٹایا اور بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے ۔ مارگریٹ کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"بے حد شکریہ مس مارگریٹ ۔ پانی پی کر مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میں دوبارہ زندہ ہو گئی ہوں"...... لوسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ تم جس حالت میں رہی ہو اس میں شدید پیاس لگنی چاہئے تھی"...... مارگریٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اب وہ شاید لوسیا کی طرف سے پوری طرح مطمئن ہو چکی تھی اس لئے وہ بڑے ڈھیلے انداز میں کھڑی تھی ۔ لوسیا نے دوبارہ پانی پینے کے لئے بوتل اونچی کی لیکن دوسرے لمحے جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح اس کا بازو حرکت میں آیا اور شیشے کی بوتل پوری قوت سے پاس کھڑی مارگریٹ کے سر پر پڑی اور مارگریٹ چیخ مار کر نیچے گری اور نیچے گر کر اس نے اچھل کر اٹھنے کی کوشش کی تو لوسیا نے بوتل

کی دوسری ضرب لگادی اور اس بار مارگریٹ دھڑام سے نیچے جا گری
اور ساکت ہو گئی ۔ بوتل دوسری ضرب سے ٹوٹ چکی تھی ۔

"ویری سوری مارگریٹ ۔ لیکن یہ ضروری تھا" ...... لوسیا نے کہا
اور پھر جھک کر اس نے فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی مارگریٹ کو اٹھا
کر کاندھے پر لادا اور اسے اٹھا کر واپس اس کمرے میں پہنچ گئی جہاں
اسے باندھا گیا تھا ۔ اس نے مارگریٹ کو کرسی پر ڈالا اور ایک ہاتھ
سے اسے سنبھال کر دوسرے ہاتھ سے اس نے فرش پر پڑی ہوئی
رسیاں اٹھا کر مارگریٹ کو اسی رسی سے کرسی پر باندھنا شروع کر دیا
مارگریٹ کو اچھی طرح رسی سے باندھ کر اس نے اس کی تلاشی لی تو
وہ یہ دیکھ کر چونک پڑی کہ اس کی جیکٹ میں مشین پسٹل کے ساتھ
ساتھ بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل بھی موجود ہے ۔ اس نے
وہ پسٹل نکالا اور مڑ کر کمرے سے باہر نکل کر برآمدے میں آ گئی ۔ اب
اسے ماریا کی واپسی کا انتظار تھا ۔ وہ ایک ستون کی اوٹ میں کھڑی ہو
گئی ۔ تھوڑی دیر بعد اسے پھاٹک کے باہر کار رکنے کی آواز سنائی دی
اور پھر چھوٹا پھاٹک کھلا اور ماریا اندر داخل ہوئی ۔ اس نے بڑا
پھاٹک کھولا اور باہر جا کر کار میں بیٹھ گئی ۔ چند لمحوں بعد سرخ رنگ
کی کار اندر داخل ہوئی اور پورچ میں آ کر رک گئی ۔ ماریا کار سے اتری
اور پھاٹک کی طرف واپس چلی گئی ۔ اس نے بڑا پھاٹک بند کیا اور
چھوٹا پھاٹک بھی بند کر کے وہ واپس کار کی طرف مڑی ۔ لوسیا جو
ایک ستون کی اوٹ میں کھڑی تھی اس نے ماریا کے کار کے قریب

پہنچتے ہی گیس پسٹل کا ٹریگر دبا دیا ۔ کٹک کی آواز کے ساتھ ہی
کیپسول عین اس جگہ کار سے ٹکرا کر پھٹا جہاں ماریا موجود تھی اور
دوسرے لمحے ماریا لڑکھڑاتی ہوئی وہیں کار کے قریب ہی ڈھیر ہو گئی تو
لوسیا تیزی سے آگے بڑھی ۔ کھلی جگہ ہونے کی وجہ سے اسے معلوم تھا
کہ یہاں گیس کے اثرات زیادہ دیر تک نہیں رہیں گے اس لئے وہ
تیزی سے کار کے ساتھ بے ہوش پڑی ماریا کی طرف بڑھ گئی ۔ اس
نے ماریا کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر کار کا عقبی دروازہ کھول کر
عقبی سیٹ پر پڑا ہوا جدید میک اپ واشر اٹھا لیا ۔ اب وہ پہلے ان
دونوں کا میک اپ واش کرنا چاہتی تھی ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ان
دونوں کو رسیوں سے کرسیوں پر باندھ چکی تھی ۔ اس نے میک اپ
واشر کا پلگ ساکٹ میں لگایا اور پھر اس نے پہلے ماریا کے سر اور
چہرے پر اسے ایڈجسٹ کیا اور بٹن دبا دیا ۔ تھوڑی دیر بعد جب اس
نے واشر کو ہٹایا تو سامنے ایکریمین کی بجائے ایک پاکیشیائی لڑکی
موجود تھی ۔ لوسیا نے اب یہی کارروائی مارگریٹ کے ساتھ دوہرائی
لیکن جب اس نے واشر ہٹایا تو وہ بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ
مارگریٹ پاکیشیائی نہیں تھی بلکہ وہ سوئس نژاد دکھائی دے رہی
تھی ۔

"کیا مطلب ۔ یہ سوئس نژاد لڑکی کیسے پاکیشیا کی سرکاری ایجنسی
سے متعلق ہو سکتی ہے" ...... لوسیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن
دوسرے لمحے ایک خیال کے تحت وہ اچھل پڑی کیونکہ اسے خیال آ

گیا تھا کہ وہ خود بھی تو پاکیشیائی ہونے کے باوجود ایکریمیا کی سرکاری ایجنسی سے متعلق ہو چکی ہے۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ اب میں لارسن کے بارے میں معلوم کر لوں پھر ان کے بارے میں سوچوں گی"...... لوسیا نے میک اپ واشر ایک طرف رکھتے ہوئے کہا اور تیزی سے کمرے سے نکل کر برآمدے سے ہوتی ہوئی کار کی طرف بڑھ گئی ۔ کار کی چابی اگنیشن میں موجود تھی ۔ شاید ماریا نے ایمرجنسی کے لئے اسے وہیں اگنیشن میں ہی چھوڑ دیا تھا ۔ لوسیا نے آگے بڑھ کر پہلے پھاٹک کھولا اور پھر واپس آکر کار میں بیٹھ کر کار کوٹھی سے باہر نکالی اور پھر نیچے اتر کر وہ واپس آئی ۔ اس نے بڑا پھاٹک اندر سے بند کر کے چھوٹے پھاٹک سے باہر آئی اور اسے باہر سے بند کر دیا اور پھر وہ بے اختیار چونک پڑی کیونکہ کوٹھی کے ستون پر جو نیم پلیٹ موجود تھی اس پر کالونی کا نام درج تھا اور یہ وہی کالونی تھی جس میں اس کی اور لارسن کی رہائش گاہ تھی ۔ فرق صرف اتنا تھا کہ یہ کوٹھی بی بلاک میں تھی جبکہ ان کی رہائش گاہ اے بلاک میں تھی ۔ اس نے کار سٹارٹ کی اور پھر وہ دو سڑکوں سے گزرنے کے بعد اے بلاک میں پہنچ گئی ۔ چند لمحوں بعد اس نے کار اپنی رہائش گاہ کے بند پھاٹک کے سامنے روکی اور نیچے اتر کر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا ۔ وہ بڑے چوکنا انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ ماریا اور مارگریٹ کے ساتھی اس سرخ کار کو پہچان نہ لیں اس لئے وہ جلد از جلد کار

سمیت اندر پہنچ جانا چاہتی تھی لیکن بار بار کال بیل بجانے کے باوجود مارتھر پھاٹک نہ کھول رہا تھا اور پھر اچانک پھاٹک کا بڑا پٹ کھلنے لگا تو لوسیا جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی اور دوسرے لمحے اس نے کار آگے بڑھا دی ۔ اس نے پورا پھاٹک کھلنے کا انتظار نہ کیا تھا اور وہ سیدھی پورچ میں گئی اور پھر کار سے اتری ہی تھی کہ چٹک کی آواز کے ساتھ ہی کوئی چیز اس کے پیروں میں گر کر پھٹی اور اس کے ساتھ ہی لوسیا کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے فل رفتار سے چلتے ہوئے چھت کے پنکھے کے ساتھ باندھ دیا ہو ۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود ۔ چند لمحوں بعد اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

لارسن نے کار بلیک سپائس کلب کے قریب ایک پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ پہلے رونالڈ سے مل چکا تھا اور اپنے مشن کے سلسلے میں اس سے ضروری معلومات بھی اس نے حاصل کر لی تھیں اور پھر وہ واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف جا رہا تھا کہ اچانک اسے خیال آگیا کہ لوسیا لازماً اسے راستے میں اتارے جانے پر ناراض ہو گی اور وہاں رہائش گاہ میں ملازم کی موجودگی کی وجہ سے وہ اس سے بات نہ کر سکے گا اس لئے اس نے سوچا کہ راستے سے ہی فون پر بات کر لے لیکن جب اس نے ایک پبلک فون بوتھ سے اپنی رہائش گاہ پر مارتھر سے بات کی تو وہ یہ سن کر حیران رہ گیا کہ لوسیا واپس نہیں پہنچی تو وہ سمجھ گیا کہ وہ ضدی لڑکی لازماً اپنے طور پر بلیک سپائس کلب گئی ہو گی اور اسے معلوم تھا کہ اگر وہ رونالڈ کو پسند آگئی تو وہ لامحالہ لوسیا کو روند

ڈالے گا اس لئے اس نے کار واپس جارج ٹاؤن کی طرف موڑ دی لیکن پھر راستے میں اچانک پولیس کی سپیشل چیکنگ شروع ہو گئی جس کی وجہ سے اسے ایک گھنٹہ اس چیکنگ کی وجہ سے رکنا پڑ گیا اور اب وہ چیکنگ سے فارغ ہو کر جارج ٹاؤن پہنچا تھا۔ وہ اب تیز تیز قدم اٹھاتا بلیک سپائس کلب کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ کلب میں داخل ہو کر وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھا۔ وہاں پہلے جو آدمی موجود تھا وہ اب وہاں موجود نہ تھا۔ اس کی جگہ دوسرا آدمی موجود تھا۔

"یس سر"...... اس آدمی نے لارسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"رونالڈ سے کہو کہ لارسن آیا ہے۔ میں پہلے بھی اس سے مل کر گیا ہوں۔ اب ایک اور کام پڑ گیا ہے"...... لارسن نے کہا۔

"آپ ہال میں تشریف رکھیں۔ باس رونالڈ معروف ہیں۔ جب وہ فارغ ہو کر واپس آئیں گے تو میں آپ کی بات کرا دوں گا"۔ اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"معروف ہیں تو فون پر میری بات کرا دو"...... لارسن نے چونک کر کہا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ آدمی اسے ٹال زہا ہے۔

"باس۔ اپنے ہاؤس میں گئے ہیں اور آپ تو جانتے ہیں کہ وہاں انہیں کوئی ڈسٹرب نہیں کر سکتا"...... کاؤنٹر مین نے شیطانی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تو لارسن بے اختیار چونک پڑا۔ اسے معلوم تھا کہ کلب کی عقبی طرف رونالڈ نے ایک عیش گاہ بنائی ہوئی ہے اور وہ اس وقت وہاں جاتا ہے جب اس کی پسند کی کوئی لڑکی اس کے

ہاتھ آتی ہے اس لئے اس کے اچانک وہاں جانے کا مطلب یہ بھی ہو سکتا تھا کہ لوسیا اس کے ہاتھ لگ گئی ہو۔

"کیا اس کی پسند کی کوئی لڑکی آ گئی ہے" ...... لارسن نے کہا۔

"جناب۔ایسی ویسی۔بڑی جاندار لڑکی ہے۔اس نے یہاں دو بہترین لڑاکوں کو فرش چاٹنے پر مجبور کر دیا تھا۔پھر اسے بے ہوش کر کے تہہ خانے میں پہنچا دیا گیا جہاں باس نے اس کا جائزہ لیا اور پھر اسے اپنے ہاؤس پہنچانے کا حکم دے دیا اور اب باس اپنے ہاؤس میں گئے ہیں" ...... اس آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو لارسن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ظاہر ہے اب وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا اس لئے وہ مڑا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کلب سے نکل کر پارکنگ میں پہنچ چکا تھا۔اسے معلوم تھا کہ جب لوسیا رونالڈ کو پسند آ گئی ہے تو وہ اسے ہلاک نہیں کرے گا۔اس لئے اب سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ رہائش گاہ پر جا کر لوسیا کی واپسی کا انتظار کرے وہ چونکہ ایکریمین تھا اس لئے اسے لوسیا کی عزت و عصمت کا کوئی تصور تک نہ تھا۔یہاں اس ٹائپ کی باتوں کا واقعی تصور تک نہ تھا صرف فرق اتنا تھا کہ رونالڈ لوسیا کے ساتھ زبردستی کرے گا اور چونکہ لوسیا خود ضد کر کے وہاں گئی تھی اس لئے لارسن کے نقطہ نظر سے ایسا ہونا ہی تھا اس لئے تو اس نے اسے وہاں ساتھ لے جانے سے انکار کر دیا تھا۔وہ کار چلاتا ہوا واپس ہلز کالونی کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر ایک گھنٹے بعد جب اس کی کار رہائش گاہ کے بند پھاٹک پر

پہنچی تو اس نے کار میں بیٹھے بیٹھے تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا۔اسے دراصل کار سے اتر کر کال بیل بجانے سے نفرت تھی اس لئے اس نے ملازم مارتھر کو بھی بتا دیا تھا کہ اگر وہ تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجائے تو وہ پھاٹک کھول دے اور پھر وہی ہوا اور پھاٹک کھلتا چلا گیا اور لارسن کار اندر لے گیا۔پورچ میں ایک سرخ رنگ کی کار کھڑی دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

"یہ کس کی کار ہے" ...... لارسن نے اپنی کار اس کار کی سائیڈ میں لے جا کر روکتے ہوئے کہا اور پھر وہ کار سے نیچے اتر رہا تھا کہ اچانک کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی کوئی چیز اس کے پیروں میں گر کر پھٹی اور لارسن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگ گیا ہو۔اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔چند لمحوں بعد ہی اس کے تمام احساسات تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں روشنی کا نقطہ چمکتا ہے اس طرح اس کے تاریک پڑے ہوئے ذہن میں روشنی کا نقطہ چمکا اور پھر یہ روشنی آہستہ آہستہ پھیلتی چلی گئی۔پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا اس نے آنکھیں کھولتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ وہ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے جسم کو کرسی کے ساتھ رسی سے باندھ دیا گیا تھا۔اس نے گردن گھمائی تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ ساتھ ہی دوسری کرسی پر لوسیا بھی رسیوں

سے بندھی ہوئی بیٹھی تھی جبکہ ایک ایکریمین نے اس کی ناک سے کوئی شیشی لگا رکھی تھی جبکہ سامنے دوسری کرسی پر ایک ایکریمین بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔

"لوسیا تو یہاں ہے"...... لارسن کے منہ سے بے اختیار نکلا تو کرسی پر بیٹھا ہوا آدمی چونک پڑا۔

"اچھا۔ تو یہ لوسیا ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ اور ہمیں تم نے کیوں باندھ رکھا ہے"۔ لارسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام لارسن ہے اور تمہارا تعلق ٹاپ ایجنسی سے ہے"...... سامنے بیٹھے ہوئے آدمی نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اسی لمحے لوسیا کے کراہنے کی آواز سنائی دی تو لارسن نے گردن موڑ کر دیکھا۔ لوسیا کا جسم رسیوں میں بندھا ہوا کسمسا رہا تھا۔

"تم۔ تم لارسن۔ اس حالت میں۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ لوگ کون ہیں"...... لوسیا نے ہوش میں آتے ہی کہا۔

"اس کا میک اپ واش کرو ٹائیگر تاکہ اس کی اصل شکل تو سامنے آئے۔ بہرحال یہ پاکیشیائی ہے"...... سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے دوسرے آدمی سے کہا جو پہلے شیشی لوسیا کی ناک سے لگائے ہوئے تھا۔

"یس باس"...... اس آدمی نے جواب دیا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لارسن کے ذہن میں مسلسل دھماکے ہو رہے تھے۔

"تم کون ہو"...... لارسن نے کہا۔

"ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے جہاں سے ان محترمہ کا تعلق ہے اور میرا نام علی عمران ہے"...... سامنے بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا تو ساتھ بیٹھی ہوئی لوسیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم مارگریٹ اور ماریا کے ساتھی ہو۔ مگر مگر تم یہاں کیسے پہنچ گئے"...... لوسیا نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری ملاقات ان سے کہاں ہوئی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کی بات کا جواب دیا جاتا ٹائیگر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید ترین میک اپ واشر تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر اس کا پلگ ساکٹ میں لگایا اور پھر اس نے اس کا کنٹوپ لوسیا کے چہرے اور سر پر چڑھا کر اسے کلپ کیا اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس نے کنٹوپ کھول کر ہٹایا تو لوسیا کا ایشیائی چہرہ سامنے آ چکا تھا۔ لوسیا جو آنکھیں بند کئے ہوئے تھی اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"ہونہہ۔ تو تم پاکیشیائی ہو کر ایکریمین مفادات کے لئے کام کرتی ہو"...... عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ لوسیا اس کی بات کا جواب دیتی اچانک لارسن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن ایک بار پھر انتہائی تیز رفتاری سے گھومنے لگ گیا ہو۔ اس نے علی عمران کو بھی جھٹکے سے کرسی سے

اٹھتے ہوئے دیکھا لیکن پھر وہ لڑکھڑا کر کرسی پر ہی گر گیا جبکہ وہ آدمی جس نے لوسیا کا میک اپ واش کیا تھا وہ بھی لڑکھڑا کر نیچے گر چکا تھا اور اس کے ساتھ ہی لارسن کا ذہن ایک بار پھر تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

جولیا کو جیسے ہی ہوش آیا تو پہلے تو چند لمحوں تک اس کے ذہن میں دھماکے سے ہوئے لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگ اٹھا اور اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر گھوم گیا۔ جب اچانک لوسیا نے اس کے سر پر پانی کی بوتل پوری قوت سے مار دی تھی اور وہ نیچے گری ہی تھی کہ اس کے سر پر دوسرا دھماکہ ہوا اور اس کے احساسات تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔ اس نے چونک کر آنکھیں کھولیں اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑی کہ وہ کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی تھی۔ اس نے گردن گھمائی تو وہ ایک بار پھر چونک پڑی کیونکہ اس کی ساتھ والی کرسی پر صالحہ بھی رسیوں سے بندھی بیٹھی تھی۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی جبکہ کمرہ خالی تھا۔

"اس لوسیا کا اب میں ایسا حشر کروں گی کہ ساری عمر بلبلاتی رہے گی۔ نانسنس۔ میں نے اسے پاکیشیائی سمجھ کر اس پر بھروسہ کیا

اور اس نے یہ نتیجہ دکھایا"...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ویسے صالحہ کو اصل شکل میں اور ساتھ پڑے ہوئے میک اپ واشر کو دیکھ کر وہ سمجھ گئی تھی کہ پہلے لوسیا نے اسے بے ہوش کر کے یہاں باندھا۔ پھر صالحہ جب میک اپ واشر لے کر آئی تو اس نے اسے بے ہوش کر دیا اور پھر میک اپ واشر سے ان دونوں کے چہرے واش کئے لیکن پھر کیا ہوا۔ وہ خود کہاں چلی گئی یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ اس نے اپنی رسیاں چیک کرنا شروع کر دیں اور تھوڑی دیر بعد وہ اپنے عقب میں رسی کی گانٹھ تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئی اور چند لمحوں بعد وہ رسیوں سے آزاد ہو چکی تھی۔ کرسی سے اٹھتے ہی وہ تیزی سے باہر گئی۔ اس نے پوری کوٹھی کا راؤنڈ لگایا لیکن لوسیا وہاں موجود نہ تھی اور خاص بات یہ کہ سرخ رنگ کی کار بھی وہاں موجود نہیں تھی جو ان کے استعمال میں تھی۔ جولیا نے اپنی جیکٹ کی جیبیں چیک کیں تو اسے معلوم ہو گیا کہ اس کی جیب سے مشین پسٹل اور گیس پسٹل بھی نکال لئے گئے ہیں اور وہ سمجھ گئی کہ اس گیس سے اس نے صالحہ کو بے ہوش کیا ہو گا۔ چنانچہ وہ کچن کی طرف بڑھ گئی۔ وہاں سے اس نے پانی کی ایک بوتل اٹھائی اور واپس آکر اس نے صالحہ کے جبڑے بھینچ کر اس کے حلق میں پانی انڈیل دیا۔ چند لمحوں بعد صالحہ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جولیا نے بوتل ایک طرف رکھی اور کرسی کے عقب میں جا کر اس نے گانٹھ کھول کر رسیاں کھولنا شروع کر

دیں۔

"یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ مجھے بے ہوش کیوں کیا گیا تھا اور یہ رسیاں۔ یہ سب کیا ہے جولیا"...... صالحہ نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا نے اسے تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ تم نے اسے آزاد نہیں کرنا تھا"...... صالحہ نے کہا۔

"میں نے اس پر اعتماد کیا۔ بہرحال اب وہ چاہتی تو ہم دونوں کو ہلاک کر سکتی تھی لیکن اس نے بھی سوائے اس کے کہ ہمارے چہروں سے میک اپ واش کرنے کے اور کچھ نہیں کیا۔ البتہ وہ ہماری کار لے گئی ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ یقیناً وہاں اپنی رہائش گاہ پر گئی ہو گی"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ تمہاری جیب میں بے ہوش کرنے والی گیس کا پسٹل موجود ہے یا نہیں"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اپنی جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر جیب سے گیس پسٹل نکال لیا۔

"اوکے۔ آؤ اب اس کا حربہ اس پر ہی استعمال کریں"...... جولیا نے کہا۔

"ہمیں میک اپ دوبارہ کرنا ہو گا"...... صالحہ نے کہا۔

"چھوڑو۔ اب میک اپ کا کیا فائدہ۔ اس لوسیا نے ہمارے اصل چہرے تو دیکھ ہی لئے ہیں"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں پھاٹک سے باہر آکر تیز تیز قدم

اٹھاتی ہوئیں اس طرف بڑھنے لگیں جہاں وہ کوٹھی تھی جہاں پہلے وہ گئی تھیں اور جہاں لارسن اور لوسیا کا ملازم مارتھر تھا جسے انہوں نے بے ہوش کر کے چھوڑ دیا تھا۔ وہ دونوں پیدل چلتی ہوئیں تھوڑی دیر میں اس کوٹھی کے سامنے پہنچ گئیں۔ کوٹھی کا پھاٹک بند تھا۔

"آؤ سائیڈ سے اندر گیس فائر کریں اور پھر عقبی طرف سے اندر جائیں"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر سائیڈ گلی میں پہنچ کر صالحہ نے جیب سے گیس پسٹل نکالا اور اس کا رخ اندرونی عمارت کی طرف کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے چار کیپسول اندر جا گرے۔

"بس کافی ہیں"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے گیس پسٹل واپس جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور وہ دونوں آگے بڑھتی چلی گئیں۔ عقبی طرف ایک درخت دیوار کے ساتھ موجود تھا اور عقبی سائیڈ بھی خالی تھی اس لئے صالحہ پہلے اس درخت کے ذریعے دیوار پر پہنچی اور پھر اندر کود گئی۔ تھوڑی دیر بعد اندر سے عقبی دروازہ کھول دیا گیا تو جولیا اندر داخل ہوئی اور اس نے مڑ کر دروازہ بند کر دیا۔

"آؤ۔ اب گیس کے اثرات ختم ہو گئے ہوں گے"...... جولیا نے کہا اور پھر سائیڈ راہداری سے ہو کر وہ سامنے کے رخ پہنچیں تو وہاں ان کی سرخ رنگ کی کار موجود تھی۔ کار وہاں موجود دیکھ کر ان دونوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ ان کا خیال

درست ثابت ہوتا تھا۔ لوسیا وہاں سے فرار ہو کر یہاں پہنچی تھی اور کار کی موجودگی بتا رہی تھی کہ وہ ابھی اندر ہی ہے۔ وہ دونوں اندر داخل ہوئیں اور پھر وہ دونوں جیسے ہی ایک کمرے میں داخل ہوئیں تو دونوں ہی بے اختیار اچھل پڑیں۔ انہوں نے بے اختیار ایک دوسرے کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھا کیونکہ کمرے کا منظر ان کی توقع کے برخلاف تھا۔ سامنے کرسیوں پر لوسیا اور اس کے ساتھ ایک مرد رسیوں سے بندھے ہوئے موجود تھے جبکہ لوسیا کا ایشیائی چہرہ سامنے تھا۔ ایک کرسی پر ایک ایکریمی بے ہوش پڑا تھا جبکہ دوسرا ایکریمی قالین پر پڑا ہوا تھا۔

"یہ کون ہیں اور انہوں نے انہیں کیوں باندھا ہے"...... جولیا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر اچھل پڑی۔

"عمران۔ کیا مطلب۔ یہ تو عمران ہے"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ کون کہاں"...... صالحہ نے بھی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کرسی پر۔ اوہ۔ یہ ٹائیگر ہے۔ بالکل یہ ٹائیگر ہے۔ یہ سب کیا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ یہاں کیسے اور کب پہنچ گئے"۔ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب اپنے طور پر کام کر رہے ہوں گے"...... صالحہ نے کہا۔

"یہ مشن ہمارا ہے اور ہمارا ہی رہے گا۔ میں عمران کو اسے ہائی جیک کرنے کی اجازت نہیں دے سکتی"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے سرد لہجے میں کہا تو صالحہ نے چونک کر جولیا کی طرف دیکھا اور پھر بے اختیار مسکرا دی۔

"تو کیا عمران صاحب کو گولی مار دیں گی آپ"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ گولی مارنے کی کیا ضرورت ہے۔ عمران ہمارا ساتھی ہے دشمن تو نہیں۔ لیکن میں اسے اپنے کام میں مداخلت نہیں کرنے دوں گی۔ تم مزید رسی تلاش کرو تاکہ عمران اور ٹائیگر کو لوسیا اور اس کے ساتھی کے ساتھ کرسیوں پر بٹھا کر باندھ دیا جائے"۔ جولیا نے کہا۔

"جولیا۔ ایسا مت کرو۔ پہلی بات تو یہ کہ عمران بڑی آسانی سے رسیاں کھول لے گا یا کاٹ لے گا۔ دوسری بات یہ کہ اگر چیف کو رپورٹ مل گئی کہ ہم نے اسے باندھا ہے تو ہو سکتا ہے کہ چیف ہمارے خلاف کوئی سخت ایکشن لے۔ تم عمران کو منع کر دینا کہ وہ ہمارے کام میں مداخلت نہ کرے"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"تو پھر ان دونوں کو گھسیٹ کر علیحدہ کمرے میں لے جانا ہو گا اور وہاں انہیں ہوش میں لانا ہو گا"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"کیوں"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں چاہتی ہوں کہ یہ ہمارے کام میں مداخلت نہ کریں"۔ جولیا

نے کہا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ لوسیا کو اسی حالت میں اٹھا کر کار میں ڈالیں اور واپس اپنی رہائش گاہ پر لے جائیں"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ عمران کی یہاں موجودگی اور پھر اس آدمی کے بارے میں بھی ہمیں معلوم نہیں ہے۔ یہ ساری باتیں بہرحال عمران سے کرنا پڑیں گی"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"یہ آدمی لازماً لارسن ہے اور یہ وہی لارسن ہے جو پاکیشیا گیا تھا اور جہاں تک میرا خیال ہے عمران صاحب اس لارسن کے پیچھے یہاں پہنچے ہیں اور یہ لوسیا ویسے ہی یہاں آنے کی وجہ سے ان کے قابو میں آ گئی ہے"۔۔۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ ٹھیک ہے۔ دوسرے کمرے سے دو کرسیاں لے آؤ۔ اب واقعی ساری باتیں یہیں ہونی چاہئیں"۔ جولیا نے کہا تو صالحہ سر ہلاتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

عمران کے تاریک ذہن میں روشنی کی لہر سی دوڑی اور پھر یہ روشنی آہستہ آہستہ پھیلتی چلی گئی اور عمران نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں ۔ ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر گھوم گیا جب اچانک اس کا ذہن گھومنے لگا تھا اور پھر وہ بے ہوش ہو گیا تھا ۔ اس نے آنکھیں کھول کر لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی تو دوسرے لمحے اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا کیونکہ وہ کرسی پر بغیر بندھے ہوئے موجود تھا ۔ اس نے نظریں گھمائیں اور اس کے ساتھ ہی اسے ایک جھٹکا لگا کیونکہ اس کے سامنے ہی کرسیوں پر جولیا اور صالحہ اپنے اصل چہروں میں بیٹھی ہوئی تھیں جبکہ اس کی دوسری طرف کرسی پر ٹائیگر موجود تھا جو ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہا تھا جبکہ سامنے کرسیوں پر رسیوں سے بندھے ہوئے لارسن اور لوسیا دونوں موجود تھے ۔ ان

دونوں کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں ۔

" تمہیں ہوش آگیا عمران " .... جولیا کی سنجیدہ آواز سنائی دی ۔

" ہوش اور مجھے ۔ کیا کہہ رہی ہو ۔ وہ ایک شاعر نے کہا ہے کہ اسے چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا اس لئے مجھے ہوش کیسے آ سکتا ہے " .... عمران کی زبان رواں ہو گئی ۔

" ایک تو تمہارے ساتھ یہی مصیبت ہے کہ تم مسلسل بکواس کرتے رہتے ہو " .... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا ۔

" یہ بکواس نہیں ہے مس جولیا ۔ یہ بات واقعی درست ہے کہ مکتب عشق میں جو سبق یاد کر لے اسے چھٹی نہیں ملتی جبکہ عام مدرسوں سے چھٹی اسے ملتی ہے جو سبق یاد کر لے " .... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

" صالحہ ۔ تم اس لوسیا کو ہوش میں لے آؤ " .... جولیا نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" لوسیا ۔ تو یہ لوسیا ہے ۔ ماشاء اللہ ۔ چشم بدور " .... عمران نے کہا ۔

" شٹ اپ ۔ نانسنس ۔ تم سب مرد ایک جیسے ہی ہوتے ہو ۔ تمہارے اور رونالڈ میں کیا فرق ہے " .... جولیا نے یکلخت کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا ۔

" رونالڈ ۔ وہ کون ہے " .... عمران نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا نے لوسیا کے پیچھے جارج ٹاؤن جانے اور پھر

رونالڈ ہاؤس میں پہنچنے سے لے کر لوسیا کو رونالڈ کے پنجے سے چھڑا کر واپس لانے اور پھر اس پر اعتماد کرنے سے لے کر یہاں تک آنے کی ساری کارروائی تیز تیز لہجے میں بتا دی۔

" پھر تو حساب برابر ہو گیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیسا حساب۔ کیا مطلب "...... جولیا نے چونک کر کہا۔

" تم نے اسے رونالڈ سے بچایا تھا اور اس نے تم دونوں کو زندہ چھوڑ کر حساب برابر کر دیا ہے ورنہ یہ تم دونوں کے جسموں میں تمہاری بے ہوشی کے عالم میں گولیاں بھی اتار سکتی تھی"...... عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" ہاں۔ تمہاری بات ٹھیک ہے۔ واقعی یہ ایسا کر سکتی تھی لیکن تم یہاں کیسے پہنچ گئے"...... جولیا نے کہا تو عمران نے مختصر طور پر اسے یہاں پہنچنے سے لے کر پہلے لوسیا کی آمد اور پھر لارسن کی آمد کے بارے میں بتا دیا۔

" یہاں اس کا ملازم مارتھر تھا جسے ہم نے زندہ چھوڑ دیا تھا۔ وہ کہاں ہے"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

" اسے ٹائیگر نے وہاں پہنچا دیا ہے جہاں اب اسے ہوش میں آنے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس دوران صالحہ نے لوسیا کے حلق میں پانی ڈال دیا تھا اس لئے لوسیا اب ہوش میں آنے لگ گئی تھی جبکہ ٹائیگر ہوش میں آکر وہیں کرسی

پر خاموشی سے بیٹھا ساری باتیں سن رہا تھا۔

" تم نے لوسیا سے کیا معلوم کرنا ہے"...... عمران نے جولیا سے پوچھا۔

" یہ بتائے گی کہ وہاں بگ ڈیم کے خلاف اصل سازش کیا ہوئی ہے"...... جولیا نے کہا۔

" وہ تو تم پہلے ہی اس کے آفس میں جا کر اس سے معلوم کر چکی ہو"...... عمران نے کہا تو اسی لمحے لوسیا کراہتی ہوئی ہوش میں آ گئی۔

" تم نے یہ سمجھا تھا کہ تم ہم سے بچ کر نکل جاؤ گی لوسیا"۔ جولیا نے اس سے مخاطب ہو کر انتہائی سرد لہجے میں کہا تو لوسیا چونک کر ان کی طرف دیکھنے لگی۔ پھر اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" اوہ۔ لارسن بھی تمہارے قبضے میں ہے۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئیں اور یہ دونوں کون ہیں"...... لوسیا نے کہا۔

" یہ علی عمران ہے اور یہ اس کا شاگرد ٹائیگر ہے۔ یہ دونوں ہمارے ساتھی ہیں"...... جولیا نے کہا۔

" صرف ساتھی یا"...... عمران نے آہستہ سے سوالیہ لہجے میں کہا۔

" خاموش رہو تم"...... جولیا نے یکلخت اسے اس طرح جھڑک دیا جیسے سخت مزاج استانی اپنے شاگرد کو جھڑکتی ہے اور عمران اس طرح کرسی پر سمٹ گیا جیسے وہ واقعی خوفزدہ ہو گیا ہو اور ساتھ بیٹھی ہوئی صالحہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم بھی خاموش رہو" ...... جولیا نے صالحہ کو بھی اسی طرح جھڑک دیا تو صالحہ خاموش تو ہو گئی لیکن اس کے چہرے پر غصے کی بجائے مسکراہٹ کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔ شاید وہ اس کی ذہنی کیفیت کو انجوائے کر رہی تھی۔

"دیکھو لوسیا ۔ تم پاکیشیائی ہو اور تم نے بے باک اور مغرب زدہ ہونے کے باوجود جس طرح رونالڈ کے خلاف اپنی عزت بچانے کے لئے جدوجہد کی ہے اس سے میرے دل میں تمہارے لئے نرم گوشہ پیدا ہو گیا ہے لیکن اگر تم نے غلط بیانی کی یا میرے سوالوں کے جواب دینے سے انکار کیا تو پھر یہ نرمی سختی میں بھی بدل سکتی ہے" ...... جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم تو سوئس نژاد ہو ۔ تمہارا کیا تعلق ہے پاکیشیا سے" ۔ لوسیا نے کہا۔

"میں سوئس نژاد ضرور ہوں لیکن اب پاکیشیائی ہوں ۔ بہرحال اس بحث کو چھوڑو ۔ مجھے تفصیل سے بتا دو کہ جونی سمتھ نے تمہیں بگ ڈیم کے سائٹ آفس سے ورکنگ پیپرز کی جو نقل لا کر دی تھی تم نے اسے کہاں اور کس کے پاس بھیجا ہے" ...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا اور اب دوبارہ بتا رہی ہوں کہ یہ سب غلط ہے ۔ نہ ہی میں کسی جونی سمتھ کو جانتی ہوں اور نہ اس نے مجھے کچھ دیا تھا" ...... لوسیا نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"تم جھوٹ بول رہی ہو لوسیا اور مجھے جھوٹ سے سخت نفرت ہے" ...... جولیا نے یکلخت انتہائی برہم لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں ۔ تمہاری مرضی تم یقین کرو یا نہ کرو ۔ میں اس وقت بندھی ہوئی ہوں اس سے پہلے تم بندھی ہوئی تھیں اور بے ہوش بھی ۔ میں آسانی سے تمہارے جسم میں مشین گن کا پورا برسٹ اتار سکتی تھی لیکن تم نے عین وقت پر رونالڈ سے مجھے بچا کر مجھ پر جو احسان کیا تھا اس وجہ سے میں نے تمہیں زندہ چھوڑ دیا تھا تم نے مجھے بے باک اور مغرب زدہ کہا ہے ۔ تمہاری بات درست ہے ۔ مجھے ایکریمی معاشرت پسند ہے اور میں مرد اور عورت کے درمیان تعلقات کو اہمیت دیتی ہوں لیکن اس کے باوجود میرے اندر بہرحال مشرقی خون ہے ۔ میں نے کسی کو ایک حد سے آگے بڑھنے کی کبھی اجازت نہیں دی اور رونالڈ جو کچھ کرنا چاہتا تھا وہ جبر تھا ۔ تم نے رونالڈ کو مار دیا ۔ اچھا کیا ۔ اب اگر میں زندہ بچ گئی تو میں بلیک سپائس کلب کو میزائلوں سے اڑا دوں گی اور بلیک سپائس کے ایک ایک آدمی کو اس جرم میں ہلاک کر دوں گی کہ ان کے باس نے اپنے ناپاک ہاتھوں سے میری شرٹ پھاڑی تھی" ...... لوسیا نے بڑے جوشیلے لہجے میں بولتے ہوئے کہا ۔ اس کا سرخ و سفید چہرہ قندھاری انار کی طرح سرخ ہو گیا تھا اور آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے تھے ۔ بات ختم کرنے کے بعد اس نے بے اختیار اس طرح لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے جیسے وہ اپنا ہائی بلڈ پریشر نارمل کرنا چاہتی ہو۔

"گڈ شو لوسیا۔ تمہارے ان جذبات نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے"...... اچانک عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"تمہارے جذبات اپنی جگہ لوسیا۔ لیکن تم نے جھوٹ بولا ہے اور میں نے پہلے بتایا ہے کہ مجھے جھوٹ سے سخت نفرت ہے اس لئے آخری چانس دے رہی ہوں کہ سب کچھ سچ بتا دو"...... جولیا کا لہجہ اور زیادہ خشک اور سرد ہو گیا تھا۔

"میں نے جھوٹ نہیں بولا۔ تم مجھ سے جو چاہے قسم لے لو"۔ لوسیا نے کہا۔

"صالحہ۔ اس کی ایک آنکھ ضائع کر دو"...... جولیا نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا تو صالحہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور انتہائی جارحانہ انداز میں لوسیا کی طرف بڑھنے لگی۔

"رک جاؤ۔ میں بتاتی ہوں۔ رک جاؤ"...... اچانک لوسیا نے چیخ کر کہا تو صالحہ جو اس کے قریب پہنچ چکی تھی یکلخت ٹھٹھک کر رکی ہی تھی کہ اچانک اس کا جسم اڑتا ہوا سیدھا جولیا پر آ گرا اور وہ دونوں کرسی سمیت نیچے فرش پر گری ہی تھیں کہ ہال مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی لوسیا کے حلق سے چیخ نکلی۔ اب وہ اپنے ہاتھ کو مسلسل جھٹک رہی تھی۔ اس کے ہاتھ میں اچانک چھوٹا سا مشین پسٹل نظر آنے لگا تھا جسے عمران نے جیب سے فائر کر کے اس کے ہاتھ سے نکال دیا تھا۔

"تم۔ تمہاری یہ جرأت"...... جولیا نے نیچے گرتے ہی قلابازی

کھا کر اٹھتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"رک جاؤ جولیا"...... یکلخت عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں نجانے کیا بات تھی کہ پاگلوں کے سے انداز میں لوسیا کی طرف بڑھتی ہوئی جولیا یکلخت ٹھٹھک کر رک گئی۔

"تم۔ تم خاموش رہو"...... جولیا نے کہا۔

"تم نے اسے باندھنے سے پہلے اس کی تلاشی نہیں لی تھی اور اس نے اسی دوران نہ صرف اپنے دونوں بازو آزاد کرا لئے تھے بلکہ اس کے ہاتھ میں چھوٹا مشین پسٹل بھی آ گیا تھا۔ اگر میں فائر کر کے اسے ہٹا نہ دیتا تو اب تک تم اور صالحہ ہم دونوں سمیت عالم بالا پہنچ چکی ہوتیں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا جبکہ لوسیا ہاتھ جھٹکنے کے بعد اب پاگلوں کے سے انداز میں اپنے جسم کے گرد موجود باقی رسیاں ہٹانے میں مصروف تھی۔

"ٹائیگر۔ اسے ہاف آف کر دو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اس طرح اچھل کر لوسیا کی طرف بڑھا جیسے بجلی چمکتی ہے اور دوسرے لمحے کمرہ لوسیا کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے اس کی کنپٹی پر مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس قدر قوت سے مارا تھا کہ ایک ہی ضرب کے بعد اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا تھا اور کنپٹی پر سیاہ نشان ابھر آیا تھا۔

"ارے۔ اس قدر زور دار ضرب کی کیا ضرورت تھی۔ بہرحال وہ خاتون ہے"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"سوری باس۔ بس اچانک زور دار ضرب لگ گئی"...... ٹائیگر نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے پھر مداخلت شروع کر دی"...... جولیا نے کہا جو ہونٹ بھینچے خاموش کھڑی تھی۔

"تم نے ابتدائی پوچھ گچھ لوسیا سے کر لی اور اب تم اس پر تشدد کرنا چاہتی تھی اس کے لئے ظاہر ہے زیادہ وقت چاہئے جبکہ میں نے لارسن سے بات چیت کرنی ہے اس لئے تم اب انتظار کرو۔ میں اور ٹائیگر لارسن سے پوچھ گچھ کر کے چلے جائیں گے پھر تم جانو اور لوسیا جانے"...... عمران نے اس بار خشک لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ لارسن آسانی سے زبان کھول دے گا"...... جولیا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہو سکتی ہے کہ یہ بھی تشدد کے بغیر زبان نہ کھولے تو پھر وعدہ کہ پہلے تم لوسیا پر تشدد کر کے اس سے پوچھ گچھ کر لینا پھر میں لارسن پر تشدد کر کے اس سے پوچھ گچھ کروں گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ آپ نے سیکرٹ سروس کو دو خانوں میں کیوں بانٹ دیا ہے۔ جب جولیا لوسیا سے پوچھ گچھ کر رہی تھی تو میں نے دیکھا تھا کہ آپ کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے آپ کچھ کہنا چاہتے ہوں لیکن پھر آپ خاموش رہے۔ اس کی وجہ"...... صالحہ نے کہا۔

"وجہ یہ ہے کہ مداخلت کر کے استانی کو ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"شٹ اپ۔ خبردار اب اگر میرے بارے میں کوئی بکواس کی"...... جولیا نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ استاد اور استانی تو بے حد معزز لوگ ہوتے ہیں۔ تم شاید استانی سے کیا سمجھی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ شیر کی خالہ بلی کے بارے میں بھی تو کہا جاتا ہے کہ وہ شیر کی استانی ہوتی ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"شیر بے چارہ تو اپنی دم دبا کر کرسی میں دبکا بیٹھا ہے"۔ عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"ٹائیگر۔ لوسیا کو دوبارہ باندھ دو اور اس کی جیکٹ کی تلاشی بھی لے لو"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے اٹھ کر لوسیا کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ یہ کام صالحہ کرے گی"...... جولیا نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو تم لارسن کی تلاشی لے لو۔ اس کی رسیاں بھی چیک کر لو تاکہ جیسے لوسیا جیسی اناڑی ایجنٹ نے رسیاں کھول لی تھیں اس طرح یہ بھی نہ کھول لے"...... عمران نے کہا۔

"تم نے اسے باندھا تھا۔ میں نے تو نہیں باندھا تھا"...... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔ وہ عمران کا طنز سمجھ گئی تھی۔

"ٹائیگر نے باندھا تھا۔ اس وقت مجبوری تھی۔ کوئی خاتون یہاں موجود نہ تھی"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی جبکہ ٹائیگر اس دوران لارسن کی رسیاں بھی چیک کر چکا تھا اور اس کی جیب سے مشین پسٹل بھی نکال چکا تھا جبکہ صالحہ نے لوسیا کو رسی سے دوبارہ اچھی طرح باندھ دیا تھا۔

"اس کے حلق میں پانی ڈال کر اسے ہوش میں لے آؤ"۔ عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر ایک طرف پڑی ہوئی پانی کی بوتل کی طرف بڑھ گیا۔ یہ بوتل آدھی سے زیادہ پانی سے بھری ہوئی تھی کیونکہ صالحہ نے لوسیا کو ہوش میں لانے کے لئے اسے استعمال کیا تھا اور پھر بوتل وہیں ایک سائیڈ پر رکھ دی تھی۔ تھوڑی دیر بعد لارسن ہوش میں آگیا اور ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسیوں سے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ کامیاب نہ ہو سکا۔

"تم۔ تم۔ اوہ۔ لوسیا بھی یہاں ہے۔ کیا۔ کیا مطلب۔ تم کون ہو"...... لارسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام لارسن ہے اور تمہارا تعلق ٹاپ ٦ ایجنسی سے ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مگر تم مجھے کیسے جانتے ہو"...... لارسن کے لہجے میں

شدید حیرت تھی۔

"تم پاکیشیا گئے۔ تم نے لوسیا کے ذریعے ایک آدمی رابرٹ سے بات کی کہ وہ تمہیں کوئی ایسا آدمی بتائے جسے تیتر پالنے کا شوق ہو اور پھر تم لوسیا سمیت ایک آدمی باقر راٹھور سے ملے۔ تم نے اس سے تیتروں کو پالنے کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کیں اور پھر اس سے بھاری قیمت پر ایک نایاب تیتر خریدا۔ اس کے بعد تم وزارت مواصلات کے ڈپٹی سیکرٹری رائے عالم کی رہائش پر گئے۔ رائے عالم کو تیتر پالنے کا شوق تھا۔ تم نے نایاب تیتر اسے تحفہ میں دے دیا اور تم نے اسے فرمائش کی کہ وہ بگ ڈیم کی فزیبیلٹی رپورٹ منگوا کر تمہیں دکھائے تاکہ تم اپنی کنسٹرکشن کمپنی کے لئے کوئی ٹھیکہ تجویز کر سکو۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں"...... عمران نے سرد اور خشک لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہوا۔ تم تو ایکریمین ہو"...... لارسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم پاکیشیائی ہیں۔ تمہاری ساتھی لوسیا کی طرح"...... عمران نے کہا تو لارسن چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ کیا مطلب"...... لارسن نے کہا۔

"دیکھو لارسن۔ ابھی تک ہم زبانی باتیں کر رہے ہیں ورنہ ہمارے پاس ایسے طریقے موجود ہیں کہ تم ٹیپ ریکارڈر کی طرح آن

ہو کر بولنا شروع کر دو لیکن اس کے بعد تمہاری لاش لازماً گٹر کے
کیڑوں کی خوراک بنے گی اور چونکہ تمہارا تعلق ایک سرکاری ایجنسی
سے ہے اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ تمہارا یہ حشر ہو"...... عمران کا
لہجہ انتہائی سرد ہو گیا۔

"تم نے جو کچھ کہا ہے درست ہے"...... لارسن نے کہا۔

"تمہارا اصل مشن کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"یہی کہ میں اپنی کنسٹرکشن کمپنی کے لئے کام چاہتا تھا"۔ لارسن
نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹائیگر۔ اس کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر
جو اس کے قریب ہی کھڑا تھا بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف بڑھا
اور دوسرے لمحے کمرہ لارسن کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ
سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے انتہائی بے دردی سے کھڑی انگلی اس کی
آنکھ میں مار دی تھی اور پھر انگلی نکال کر اس نے اسے لارسن کے
لباس سے صاف کیا اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔ لارسن بے ہوش ہو چکا
تھا۔

"تمہیں بھی تشدد پر اترنا پڑا"...... جولیا نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہے جبکہ لوسیا بے چاری تو ابھی
ایجنٹ بننے کے شوق میں کام کر رہی ہے"...... عمران نے جولیا کے
طنز کو سمجھتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ لوسیا سے زیادہ لارسن اصل

بات جانتا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ لوسیا کو صرف استعمال کیا گیا
ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"نہیں۔ لوسیا لازماً ورکنگ پیپرز کے حصول میں ملوث ہے"۔
جولیا نے کہا۔

"ورکنگ پیپرز کی اتنی اہمیت نہیں ہے جتنی فزیبیلٹی رپورٹ کی
ہے"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ تمہارا خیال ہے کہ فزیبیلٹی رپورٹ چوری کی گئی
ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اگر چوری کر لی جاتی تو اتنا مسئلہ بھی نہ بنتا۔ مسئلہ تو یہ ہے کہ
وہاں فزیبیلٹی رپورٹ موجود ہے۔ اسے ماہرین نے بھی اصل بتایا
ہے۔ چیف نے شک پڑنے پر ایس وی کمپنی جس نے فزیبیلٹی
رپورٹ تیار کی تھی اس کی کاپی منگوائی اور اس کا تقابل کیا گیا۔
دونوں ہی ایک ہیں۔ ورکنگ پیپرز کی نقل حاصل کی گئی اور اصل
ورکنگ پیپرز موجود ہیں اور وہاں کام کرنے والے ڈاکٹر نے شکایت
کی ہے کہ ورکنگ پیپرز تبدیل ہو گئے ہیں۔ ہم نے ماہرین کے ساتھ
جا کر جائزہ لیا۔ فزیبیلٹی رپورٹ سے ان کا تقابل کیا گیا وہ درست ہیں
البتہ ڈاکٹر ڈکسن کا اصرار ہے کہ اس پر ایک سرخ رنگ کا دھبہ تھا جو
اچانک کسی وجہ سے اس پر پڑ گیا تھا لیکن اب وہ دھبہ غائب ہے۔
اس طرح اب تک اصل مسئلہ ہی سمجھ نہیں آ رہا۔ چونکہ جونی سمتھ

نے ورکنگ پیپرز کی نقل لوسیا کو لا کر دی تھی اور لارسن بھی لوسیا کے پاس آکر ٹھہرا تھا اس لئے چیف نے تمہیں اور صالحہ کو لوسیا کے پیچھے بھیج دیا تاکہ اسے چیک کر کے اصل بات معلوم کی جاسکے جبکہ میرا خیال تھا کہ اصل کارروائی کا علم لوسیا کی بجائے لارسن کو ہو گا اس لئے میں ازخود ٹائیگر کے ساتھ یہاں آیا ہوں ۔ تم نے لوسیا سے جو پوچھ گچھ کی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ لوسیا کو اس قدر تفصیل سے معلومات نہیں ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ پہلے لارسن سے معلومات حاصل کر لی جائیں پھر ان معلومات کو پیش نظر رکھ کر لوسیا سے پوچھ گچھ کی جائے اس طرح شاید اصل صورت حال سامنے آ جائے "...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ تم درست کہہ رہے ہو ۔ اب میں مداخلت نہیں کروں گی "...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" ٹائیگر ۔ تمہارے پاس خنجر تو ہو گا "...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس باس "...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ وہ مجھے دو اور اسے ہوش میں لے آؤ "...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے خنجر نکال کر عمران کے ہاتھ میں دیا اور خود لارسن کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کی ناک اور منہ بند کر دیا تھا ۔ چند لمحوں بعد لارسن کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹا لئے ۔ چند لمحوں بعد

لارسن نے چیختے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر اس نے دائیں بائیں سر کو پٹخنا شروع کر دیا ۔ اس کی اکلوتی آنکھ گہری سرخ ہو رہی تھی۔

" کچھ احساس ہوا لارسن کہ خالی باتیں کرنے اور آنکھیں گنوانے میں کیا فرق ہوتا ہے "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" تم ۔ تم ظالم اور سفاک آدمی ہو ۔ تم ظالم ہو "...... لارسن نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

" اب بھی وقت ہے کہ اصل بات بتا دو "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" کیا بتاؤں ۔ میں نے سچ بولا ہے ۔ تم یقین کرو ۔ میں نے سچ بولا ہے "...... لارسن نے چیختے ہوئے کہا تو عمران اٹھا اور اس نے ایک ہاتھ سے اپنی کرسی اٹھائی اور اسے لا کر لارسن کے سامنے رکھ دیا ۔ اس کے ایک ہاتھ میں خنجر تھا ۔ لارسن اب حیرت بھرے انداز میں اسے دیکھ رہا تھا کہ یکلخت عمران کا بازو گھوما اور کمرہ ایک بار پھر لارسن کی چیخ سے گونج اٹھا اور ابھی اس کی چیخ کی بازگشت موجود تھی کہ عمران نے دوسری بار بازو کو حرکت دی اور اس بار لارسن کی چیخوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔

" اب تم خود ہی سب کچھ بتا دو گے "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر خنجر کا دستہ اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مار دیا اور لارسن کا منہ اس طرح کھلا کہ جیسے وہ اپنی پوری قوت سے چیخنا چاہتا ہو لیکن چیخ اس

کے گلے میں اٹک گئی ہو۔

"بولو لارسن۔ بولو۔ کیا کیا تھا تم نے وہاں"...... عمران نے دوسری ضرب لگاتے ہوئے کہا تو لارسن کا بندھا ہوا جسم اس طرح کانپنے لگ گیا جیسے اسے جاڑے کا بخار چڑھ گیا ہو۔ اس کا پورا چہرہ پسینے میں ڈوب گیا تھا۔ بولو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ فزیبیلٹی رپورٹ تبدیل کرنا تھی۔ فزیبیلٹی رپورٹ تبدیل کی تھی"...... لارسن کے منہ سے اس انداز میں الفاظ رک رک کر نکلے جیسے الفاظ کسی فیکٹری سے بن کر یکے بعد دیگرے باہر آ رہے ہو۔

"پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا تھا۔

"ایکریمیا نہیں چاہتا تھا کہ پاکیشیائی بگ ڈیم بن جائے کیونکہ اس ڈیم کے بن جانے سے پاکیشیا زرعی طور پر خوشحال ہو جائے گا جبکہ اگر ڈیم نہ بنا تو پاکیشیا میں پانی کی شدید کمی پیدا ہو جائے گی اور پھر پورا پاکیشیا پانی کی نایابی کی وجہ سے صحرا میں تبدیل ہو جائے گا لیکن حکومت ایکریمیا کے پاس بظاہر بگ ڈیم کو روکنے کا کوئی طریقہ نہ تھا اس لئے ایک مشن تیار کیا گیا۔ اس مشن کے تحت ایکریمین کمپنی سے جس سے فزیبیلٹی رپورٹ تیار کرائی گئی تھی، کے آفس سے کاپی حاصل کی گئی اور پھر اس میں ایسی تکنیکی تبدیلیاں کر دی گئیں جو اچھے اچھے ماہرین کو بھی معلوم نہ ہو سکیں۔ وہاں کمپنی میں بھی تبدیل شدہ کاپی رکھوا دی گئی۔ پھر یہ مشن ٹاپ ایجنسی کو دیا گیا۔

میں تبدیل شدہ فزیبیلٹی رپورٹ لے کر پاکیشیا گیا۔ میرا کام صرف اتنا تھا کہ کسی کو معلوم ہوئے بغیر اصل کاپی سے اسے بدل دوں۔ میں نے لوسیا کے ذریعے ایک آدمی رابرٹ سے رابطہ کیا۔ رابرٹ نے رائے عالم کو ٹریس کیا۔ میں رائے عالم سے ملا لیکن وہ انتہائی ایماندار آدمی تھا۔ البتہ اس کی کمزوری تیتر پالنا تھی۔ میں نے اس کمزوری کو استعمال کیا۔ پھر جیسے تم نے خود بتایا ویسے ہی ہوا۔ جب اصل فزیبیلٹی رپورٹ اس نے منگوائی تو میں نے ایک بہانہ بنا کر اسے تیتروں کے پاس بھیج دیا اور اس دوران میں نے اصل کاپی اٹھا لی اور تبدیل شدہ کاپی لے کر بیٹھ گیا۔ وہ واپس آیا تو اسے معلوم ہی نہ ہو سکا اور اس طرح اصل فزیبیلٹی رپورٹ کی بجائے تبدیل شدہ رپورٹ اس کے پاس پہنچ گئی اور میں اصل رپورٹ لے کر واپس چلا گیا۔ پھر ورکنگ پیپرز کے بارے میں معلوم ہوا تو لوسیا کے ذریعے وہاں سے ورکنگ پیپرز کی نقل منگوائی گئی۔ اس کو سامنے رکھ کر تبدیل شدہ فزیبیلٹی رپورٹ کے مطابق تبدیل شدہ ورکنگ پیپرز تیار کرائے گئے اور اس کے بعد لوسیا کے ذریعے اصل ورکنگ پیپرز کی بجائے تبدیل شدہ ورکنگ پیپرز سائٹ پر پہنچا دیئے گئے اور بس مشن ختم ہو گیا۔ اب تبدیل شدہ فزیبیلٹی رپورٹ کے مطابق بگ ڈیم پر کام ہوتا رہے گا۔ اربوں روپے خرچ ہو جائیں گے لیکن جب بگ ڈیم تیار ہو گا تو تب پتہ چلے گا کہ یہ اس قدر فائدہ مند نہیں ہے جس قدر پاکیشیا کی ضرورت ہے اور اس دوران اتنا عرصہ گزر چکا ہو گا اور

اس پر اس قدر رقم خرچ ہو چکی ہو گی کہ پاکیشیا مزید کچھ کرنے کے قابل نہ رہے گا اور نتیجہ یہ کہ وہ مکمل طور پر تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گا اور پھر کافرستان آسانی سے اس پر قبضہ کر لے گا اور ایکریمیا بھی پاکیشیا کے مخصوص پوائنٹس پر قابض ہو جائے گا جس سے وہ روسیاہ اور شوگران کو گھیرے میں لے سکے گا"...... لارسن جب بولنے پر آیا تو مسلسل بولتا چلا گیا۔ جولیا، صالحہ اور ٹائیگر تو ایک طرف عمران کے چہرے پر ابھر آنے والے تاثرات بتا رہے تھے کہ ان کے جسموں میں یہ خوفناک پلاننگ سن کر سردی کی لہریں دوڑ رہی تھیں۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ اس قدر خوفناک پلاننگ اور وہ بھی صرف رپورٹ تبدیل کرنے سے ۔ ویری بیڈ"...... جولیا نے رک رک کر کہا۔

" اور ان کا یہ خوفناک مشن مکمل بھی ہو گیا اور ہمیں معلوم تک نہیں ہو سکا ۔ ویری بیڈ"...... عمران نے کہا۔

" اب اصل رپورٹس کہاں ہیں"...... عمران نے لارسن سے پوچھا۔

" وہ جلا دی گئی ہیں"...... لارسن نے کہا۔

" کس نے جلائی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" میرے اور چیف کے سامنے ڈیفنس سیکرٹری نے جلائی تھیں ۔ اس نے خود جلائی تھیں ۔ دونوں اصل رپورٹس بھی جلا دی گئیں اور اصل ورکنگ پیپرز بھی جلا دیئے گئے ہیں"...... لارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اب پھر کیا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

" کیا ہونا ہے ۔ مجھے چیف کو فون کرنا ہو گا تاکہ وہ بگ ڈیم پر کام رکوا دے اور پھر نئے سرے سے فزیبیلٹی رپورٹ تیار ہو اور پھر کام شروع ہو"...... عمران نے کہا۔

" لارسن ۔ تمہارا چیف کرنل جیکب ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" ہاں"...... لارسن نے جواب دیا۔

" اس کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو لارسن نے نمبر بتا دیا۔

" اس کا آفس کہاں ہے ۔ ایڈریس بتاؤ"...... عمران نے کہا تو لارسن نے ایڈریس بتا دیا۔

" اب کرنل جیکب کا حلیہ اور قدوقامت کے بارے میں بھی بتا دو"...... عمران نے کہا تو لارسن جو اس طرح جواب دے رہا تھا جیسے ٹرانس میں ہو ۔ اس نے حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل بھی بتا دی۔

" یہاں تمہارا مشن کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

" ایک روسیاہی ایجنٹ کے بارے میں اطلاع ملی تھی کہ وہ جارج ٹاؤن میں دیکھا گیا ہے اس لئے میں رونالڈ سے ملا تھا لیکن اس نے لاعلمی ظاہر کر دی اس لئے اب مجھے مزید کام کرنا ہو گا"...... لارسن نے جواب دیا تو عمران اٹھا اور اس نے کرسی اٹھا کر پیچھے رکھی اور دوبارہ اس پر بیٹھ گیا۔

"ٹائیگر اسے آف کر دو" ...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی لارسن کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور وہ چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"اس لوسیا کو بھی گولی مار دینی چاہئے۔ یہ بھی اس ہولناک سازش میں شریک ہے" ...... جولیا نے نفرت انگیز لہجے میں کہا۔

"ابھی نہیں۔ ابھی میں نے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے۔ میں پہلے چیف سے بات کر لوں" ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے قریب پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت کا نمبر دیں" ...... عمران نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"چیف سپیکنگ" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی آواز سنائی دی۔ عمران نے چونکہ سپیشل فون کے نمبر پریس کئے تھے اس لئے دوسری طرف سے ایکسٹو کی بجائے چیف کا لفظ کہا گیا تھا۔

"علی عمران بول رہا ہوں چیف۔ ناراک سے" ...... عمران نے

انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیوں کال کی ہے" ...... دوسری طرف سے اسی طرح سرد لہجے میں کہا گیا تو عمران نے اسے مختصر طور پر لارسن اور لوسیا کو گھیرنے اور پھر ان سے ملنے والی تمام معلومات دوہرا دیں۔

"ویری بیڈ۔ انتہائی خوفناک سازش ہے اور انتہائی سادہ"۔ چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ بہرحال میں نے اس لئے کال کیا ہے کہ آپ فوری طور پر بگ ڈیم پر مزید کام رکوا دیں۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ اصل فزیبیلٹی رپورٹ یا اس کی کاپی ٹریس کر لوں۔ اگر ایسا نہ ہو سکا تو پھر نئے سرے سے فزیبیلٹی رپورٹ تیار کرانا ہو گی" ...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ فوری طور پر ایسا ممکن نہیں ہے۔ کارمن کی کمپنی ٹھیکے کے مطابق سائٹ پر کام کر رہی ہے۔ ابتدائی کام ہو رہا ہے۔ اگر اسے روکا گیا تو لامحالہ ہمیں بتانا پڑے گا کہ کیا ہوا ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ کمپنی مکمل پیمنٹ اور ہرجانے کا دعویٰ کر دے۔ ویسے بھی ابھی ابتدائی کام ہو رہا ہے اور ابتدائی کام میں بہرحال رسک نہیں ہوتا۔ آگے جا کر جب اصل کام شروع ہو گا تب معاملات تبدیل ہو سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ نئی فزیبیلٹی رپورٹ تیار ہونے میں چار پانچ سال لگ جائیں گے اور ماہرین نئے سرے سے سروے شروع کریں گے۔ یہ عام سی فزیبیلٹی رپورٹ نہیں ہوتی اس پر سالوں لگ

جاتے ہیں اور انتہائی کثیر اور بھاری اخراجات ہوتے ہیں اس لئے اگر ہم نئی فزیبیلٹی رپورٹ کے چکر میں پڑ گئے تو پھر بھی دشمنوں کی سازش کامیاب ہو جائے گی کیونکہ اس بگ ڈیم کو تیار ہونے میں دس بارہ سال مزید لگ جائیں گے اور تب تک پانی واقعی ملک سے غائب ہو جائے گا اور نتیجہ وہی نکلے گا"...... چیف نے پوری تقریر کر ڈالی۔

"اوہ ۔اوہ ۔سر چیف آپ کی بات درست ہے ۔میں نے تو اس پہلو پر غور ہی نہیں کیا تھا لیکن لارسن نے بتایا ہے کہ پاکیشیا سے حاصل کی گئی اصل فزیبیلٹی رپورٹ اور ایس وی کمپنی سے حاصل کردہ فزیبیلٹی رپورٹ دونوں اس کے سامنے جلا دی گئی ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ چیف کی بات سن کر حیران ہوا ہے کیونکہ واقعی اس کے ذہن میں یہ باتیں موجود نہ تھیں۔

"ہو سکتا ہے لارسن جھوٹ بول رہا ہو یا اسے اصل بات کا علم نہ ہو ۔تم لوسیا کو استعمال کرو اور اس کے ذریعے معلومات حاصل کرو کہ اصل فزیبیلٹی رپورٹ کی کاپی تو کرا کر کہیں نہیں رکھی گئی" ۔چیف نے کہا۔

"اوہ ۔یس چیف ۔واقعی ایسا ہو گا اور آپ نے لوسیا کی ٹپ بھی ٹھیک دی ہے ۔لوسیا اگر چاہے تو اصل معلومات حاصل کر سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہر صورت میں اصل رپورٹ یا اس کی کوئی کاپی ٹریس کرو تاکہ ملک کی سلامتی کا تحفظ کیا جا سکے"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف ۔اب ملک کے مستقبل اور تحفظ کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے اگر اصل فزیبیلٹی رپورٹ کی کاپیاں کرا لی جاتیں تو یہ مسئلہ نہ بنتا"...... عمران نے کہا۔

"آج تک ایسی خوفناک سازش پہلے کبھی سامنے نہیں آئی اس لئے اس کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی گئی ۔اب بہرحال میں احکامات دے دوں گا کہ چاہے کوئی چیز کس قدر معمولی کیوں نہ ہو اس کی کاپیاں لازماً تیار کرائی جائیں"...... چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... عمران نے کہا اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"لوسیا کو کیوں درمیان میں ڈالا جا رہا ہے ۔کیا اس کے چیف سے زبردستی یہ بات معلوم نہیں کی جا سکتی"...... جولیا نے کہا۔

"خفیہ چیزوں کے بارے میں انکوائری کوئی خاتون کر سکتی ہے مرد نہیں کر سکتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ ۔تم مردوں نے خواہ مخواہ عورتوں کو بدنام کر رکھا ہے نانسنس"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس ۔اب آپ لوسیا کو کیسے تیار کریں گے اس کام پر" ۔ٹائیگر نے کہا۔

"یہ کام جولیا اور صالحہ کر سکتی ہیں ۔ ہم نہیں کر سکتے ۔ ویسے بھی لوسیا ان کی ٹارگٹ تھی ہمارا نہیں ۔ ہمارا کام مکمل ہو گیا ہے اس لئے آؤ چلیں ۔ باقی کام جولیا اور صالحہ کر لیں گی"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر اٹھ کھڑا ہوا۔

"عمران صاحب ۔ کیا واقعی آپ جا رہے ہیں"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جانے دو انہیں صالحہ ۔ مشن ہم خود مکمل کر لیں گی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران مسکراتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

ٹاپ ایجنسی کا چیف کرنل جیکب اپنے آفس میں موجود تھا کہ پاس پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل جیکب نے کہا۔

"میڈم لوسیا ملاقات چاہتی ہیں"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"لوسیا۔ کہاں ہے وہ"...... کرنل جیکب نے چونک کر کہا۔

"یہاں آفس میں موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بھیج دو اسے"...... کرنل جیکب نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ اچانک کیوں واپس آ گئی ہے"...... کرنل جیکب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور لوسیا اندر داخل ہوئی ۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا ۔ اس نے کرنل جیکب کو سلام

کیا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گئی۔

"ناراک سے کب واپس آئی ہو اور لارسن کہاں ہے"...... کرنل جیکب نے کہا۔

"میں ابھی وہاں سے آ رہی ہوں۔ لارسن کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... لوسیا نے جواب دیا تو کرنل جیکب بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ لارسن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کیوں۔ کس نے ایسا کیا ہے۔ کب اور کہاں"...... کرنل جیکب نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ شاید اس کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ بات نہ تھی کہ ایسا ہو سکتا ہے۔

"میرا خیال ہے کہ یہ کام پاکیشیائی ایجنٹوں کا ہے چیف"۔ لوسیا نے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کیا مطلب"...... لوسیا کی بات کرنل جیکب کے لئے پہلے سے زیادہ دھماکے دار ثابت ہوئی تھی۔

"چیف۔ پہلے تفصیل سن لیں پھر میں آپ کی بات کا جواب دوں گی"...... لوسیا نے کہا۔

"بتاؤ۔ تم نے تو سارا موڈ ہی خراب کر دیا ہے"...... چیف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ میں لارسن کے ساتھ ناراک گئی۔ وہاں ہلز کالونی میں ہم نے کوٹھی حاصل کی۔ پھر لارسن اور میں کار میں سوار ہو کر جارج

ٹاؤن روانہ ہو گئے لیکن راستے میں مجھے لارسن نے زبردستی کار سے اتار دیا۔ اس کا کہنا تھا کہ جارج ٹاؤن کے بلیک سپائس کا باس رونالڈ لیڈی کلر ہے اور وہ مجھے دیکھ کر باقی سب کچھ بھول جائے گا اور مجھے زبردستی اپنے پاس رکھ لے گا۔ میں نے لارسن سے کہا کہ میں دودھ پیتی بچی نہیں ہوں لیکن وہ نہ مانا اور مجھے کار سے اتار کر کار لے کر جارج ٹاؤن چلا گیا۔ میرا بھی دماغ گھوم گیا اور میں ٹیکسی لے کر خود جارج ٹاؤن چلی گئی۔ وہاں جب میں کلب میں پہنچی تو وہاں واقعی لوگ ندیدوں کی طرح مجھ پر جھپٹ پڑے لیکن میں نے دو غنڈوں کو ختم کر دیا۔ پھر مجھے بے ہوش کر دیا گیا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں زنجیروں میں جکڑی کلب کے تہہ خانے میں موجود تھی۔ پھر رونالڈ خود وہاں آ گیا۔ میں نے اسے بتایا کہ میں لارسن کی ساتھی ہوں اور ہمارا تعلق ٹاپ ایجنسی سے ہے لیکن اس نے مجھے دوبارہ بے ہوش کر دیا۔ پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں رونالڈ کے بیڈ روم میں تھی اور رونالڈ مجھ سے زبردستی کرنا چاہتا تھا جس پر مجھے غصہ آ گیا اور میں نے رونالڈ کو بھی ہلاک کر دیا اور وہاں موجود اس کے ساتھیوں کو بھی ہلاک کیا اور پھر وہاں سے نکل کر میں ٹیکسی میں بیٹھ کر واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچی تو وہاں عجیب منظر تھا۔ سٹنگ روم میں لارسن کی لاش ایک کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی موجود تھی۔ اس کی ایک آنکھ نکال دی گئی تھی۔ اس کی ناک کے دونوں نتھنے کٹے ہوئے تھے اور اس کا چہرہ انتہائی حد تک مسخ تھا۔ البتہ اس کے سینے میں گولیاں

مار کر اسے ہلاک کیا گیا ہے۔ وہاں موجود ملازم کو بھی ہلاک کر دیا گیا تھا اور کوٹھی خالی تھی۔ البتہ وہاں ایسے آثار موجود تھے جیسے یہاں چار پانچ افراد موجود رہے ہوں"...... لوسیا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ کیا اس رونالڈ کے آدمیوں نے تو انتقامی کارروائی نہیں کی"...... کرنل جیکب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں چیف۔ انہیں تو نجانے کب معلوم ہوا ہو گا کہ رونالڈ کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور میں سیدھی وہاں سے رہائش گاہ پہنچی تھی جبکہ لارسن کو اس وقت ہلاک کیا گیا تھا جب میں جارج ٹاؤن میں تھی"...... لوسیا نے جواب دیا۔

"تم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا نام کیسے لے دیا"...... کرنل جیکب نے چونک کر کہا۔

"اس لئے چیف کہ میں نے باہر نکل کر ادھر ادھر موجود کوٹھیوں کے چوکیداروں اور مالیوں سے پوچھ گچھ کی تو مجھے ایک مالی نے بتایا کہ وہ کوٹھی سے باہر گھاس کو پانی دے رہا تھا کہ ایک سرخ رنگ کی کار کوٹھی سے باہر نکلی تھی۔ اس میں دو مرد اور دو عورتیں سوار تھیں اور دونوں مرد اور ایک عورت ایشیائی تھے جبکہ ایک عورت سوئس نژاد تھی اور اس کے کچھ دیر بعد اس مالی کے مطابق میں ٹیکسی پر کوٹھی پہنچی تھی۔ ایشیائیوں کا نام سننے کے بعد میں واپس کوٹھی

میں گئی اور میں نے وہاں تلاشی لی تو ایک ایئر ٹکٹ مجھے ایک کرسی کے قریب پڑا مل گیا۔ یہ دیکھیں یہ ٹکٹ۔ اس پر علی عمران کا نام درج ہے اور قومیت پاکیشیائی لکھی ہوئی ہے۔ یہ ٹکٹ ولنگٹن سے ناراک تک کا ہے"...... لوسیا نے کہا اور جیکٹ کی جیب سے ایک کارڈ نما ٹکٹ کا آدھا حصہ نکال کر اس نے کرنل جیکب کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ علی عمران۔ اوہ۔ تو یہ لارسن کے پیچھے تھا۔ ویری بیڈ"...... کرنل جیکب نے چونک کر کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ اب شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا وہ اس قدر خطرناک ہے کہ آپ اس کا نام سن کر ہی پریشان ہو گئے ہیں"...... لوسیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تم نہیں جانتی۔ تم ابھی اس فیلڈ میں داخل ہوئی ہو۔ یہ علی عمران دنیا کا سب سے خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ یہ فری لانسر ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے"...... کرنل جیکب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو میری بات درست ثابت ہوئی ہے کہ لارسن کی ہلاکت میں پاکیشیائیوں کا ہاتھ ہے"...... لوسیا نے کہا۔

"ہاں۔ اب اس میں کوئی شک باقی نہیں رہا۔ اب یہ بات انتہائی خطرناک رخ اختیار کر گئی ہے۔ یہ یقیناً اس بگ ڈیم کے سلسلے میں آئے ہوں گے اور انہیں کسی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ

فزیبیلٹی رپورٹ لارسن لے کر آیا تھا"...... کرنل جیکب نے کہا۔

"لیکن چیف ۔ انہیں کیسے علم ہو سکتا ہے جبکہ تبدیل شدہ فزیبیلٹی رپورٹ تو ان کے پاس ہے"...... لوسیا نے کہا۔

"ہم نے تو پوری کوشش کی تھی کہ انہیں معلوم نہ ہو سکے لیکن اب ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے کیونکہ یہ اصل رپورٹ کے حصول کے لئے آئے ہوں گے جبکہ اصل رپورٹ ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے میرے اور لارسن کے سامنے اپنے ہاتھوں سے جلادی تھی"...... کرنل جیکب نے کہا۔

"اوہ چیف ۔ اگر لارسن کے سامنے اصل رپورٹ جلا دی گئی تھی تو پھر لازماً لارسن نے انہیں بتا دیا ہو گا"...... لوسیا نے کہا۔

"ہاں ۔ جو کچھ تم نے اس کی حالت بتائی ہے اس کا مطلب ہے کہ اس پر بے پناہ تشدد کیا گیا ہے اور اس نے لازماً اصل بات بتا دی ہو گی"...... کرنل جیکب نے کہا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے چیف"...... لوسیا نے کہا۔

"کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ لارسن سے انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ اصل رپورٹ جل چکی ہے اس لئے اب ہم بھی کچھ نہیں کر سکتے"...... کرنل جیکب نے جواب دیا۔

"لیکن ہو سکتا ہے چیف کہ انہیں اس بات پر یقین نہ آیا ہو اور وہ ہمارے پیچھے لگے رہیں ۔ میں اسی لئے تو فوری طور پر وہاں سے یہاں آ گئی ہوں ورنہ تو میں فون پر بھی آپ کو رپورٹ دے سکتی

تھی"...... لوسیا نے کہا۔

"تم نے اچھا کیا ہے ۔ انہیں بہرحال معلوم ہو گیا ہو گا کہ تم لارسن کے ساتھ تھی ۔ فی الحال تم انڈر گراؤنڈ رہو ۔ یہ لوگ خود ہی مایوس ہو کر واپس چلے جائیں گے"...... کرنل جیکب نے کہا اور لوسیا اٹھ کھڑی ہوئی۔

"یس چیف"...... لوسیا نے کہا اور پھر مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"یہ بہت برا ہوا ۔ لارسن ہمارا اچھا ایجنٹ تھا ۔ ویری بیڈ" ۔ لوسیا کے جانے کے بعد کرنل جیکب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ یہ ڈائریکٹ فون تھا۔

"پی اے ٹو سیکرٹری ڈیفنس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سیکرٹری ڈیفنس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"چیف آف ٹاپ ایجنسی کرنل جیکب بول رہا ہوں ۔ سیکرٹری صاحب سے بات کراؤ"...... کرنل جیکب نے کہا۔

"یس سر ۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ڈیفنس سیکرٹری سر رانسن کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کرنل جیکب بول رہا ہوں سر"...... کرنل جیکب نے کہا۔

"یس کرنل - کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل جیکب نے انہیں لارسن کی موت اور لوسیا کی رپورٹ کے ساتھ ساتھ ایئر ٹکٹ کے ثبوت کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"ہم تو مطمئن تھے کہ کسی کو بھی اس تبدیلی کا علم نہ ہو سکے گا لیکن انہیں نہ صرف علم ہو گیا ہے بلکہ سیکرٹ سروس بھی تمہارے ایجنٹ کے سر پر پہنچ گئی"...... سر رانسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب - جو منصوبہ بندی آپ نے کی تھی وہ انتہائی شاندار تھی اور اسے انتہائی شاندار انداز میں مکمل کیا گیا تھا - پھر نجانے انہیں کیسے علم ہو گیا"...... کرنل جیکب نے کہا۔

"لیکن اب وہ کیا کر سکتے ہیں - اصل رپورٹس تو ہم نے جلا دی ہیں - اب سوائے ٹکریں مارنے کے وہ اور کچھ بھی نہیں کر سکتے"...... سیکرٹری نے کہا۔

"اب تو ان کے پاس یہی صورت ہے کہ نئے سرے سے فزیبیلٹی رپورٹ تیار کرائیں"...... کرنل جیکب نے کہا۔

"ہاں - اب ان کے پاس اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ہے لیکن اس سے بھی ہمارا مقصد پورا ہو جائے گا - فزیبیلٹی رپورٹ کی تیاری انتہائی طویل کام ہے اس لئے انہیں کم از کم مزید چار پانچ سال کام کرنا پڑے گا اور اس کے بعد ڈیم کی تیاری کا انہیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ ڈیم کے اخراجات بھی مزید بڑھ جائیں گے اور پانی بھی اس قدر نایاب ہو جائے گا کہ پھر ڈیم بنا کر بھی وہ کوئی فائدہ

حاصل نہ کر سکیں گے اس لئے تم بے فکر رہو - اب تباہی و بربادی پاکیشیا کا مقدر بن چکی ہے"...... سیکرٹری دفاع نے کہا۔

"یس سر"...... کرنل جیکب نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے"...... سیکرٹری دفاع نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل جیکب نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا - اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات تھے کیونکہ سیکرٹری دفاع نے بتا دیا تھا کہ ان کا مشن بہرحال مکمل ہو چکا ہے - اب پاکیشائی کچھ بھی کیوں نہ کر لیں اب وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ولنگٹن کی ایک رہائشی کالونی کی ایک کوٹھی کے کمرے میں عمران، جولیا، ٹائیگر اور صالحہ چاروں موجود تھے۔ درمیانی میز پر ایک باکس موجود تھا اور سوائے عمران کے باقی تینوں کے چہروں پر گہری مایوسی کے تاثرات صاف دکھائی دے رہے تھے۔ البتہ عمران کی پیشانی پر شکنوں کا جال پھیل گیا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے وہ کسی گہری سوچ میں ہو۔

"اور کچھ ہو نہ ہو اب اس لوسیا، کرنل جیکب اور ڈیفنس سیکرٹری تینوں کی موت یقینی ہو گئی ہے"۔ یکلخت جولیا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس سے ہمیں کیا فائدہ ہوگا۔ لوسیا نے واقعی تم سے تعاون کیا ہے کہ اس نے کرنل جیکب کے آفس میں پہنچتے ہی پلاننگ کے مطابق سپر ڈکٹا فون لگا دیا جس کی وجہ سے ہم یہاں بیٹھے بیٹھے ان

دونوں کے درمیان ہونے والی نہ صرف گفتگو سن سکے بلکہ کرنل جیکب اور ڈیفنس سیکرٹری کے درمیان ہونے والی فون پر گفتگو بھی ہم نے سن لی اور اس طرح ہم مکمل طور پر کنفرم ہو گئے کہ اصل فزیبلٹی رپورٹ جلا دی گئی ہے ورنہ مجھے لارسن کی بات پر شک تھا کہ شاید ایسا نہ ہوا ہو"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن انہیں ان کے کئے کی سزا تو ملنی چاہئے"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سزا بھی مل جائے گی۔ تم خاموش رہو۔ مجھے کچھ سوچنے دو"۔ عمران نے کہا تو جولیا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔ صالحہ اور ٹائیگر بھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

لوسیا کو جب بتایا گیا کہ اس کے ذریعے پاکیشیا کی سلامتی اور اس کے کروڑوں باشندوں کو ہلاک کرنے کی کیا سازش کی گئی ہے تو لوسیا کا چہرہ مسخ سا ہو گیا۔ اس کو شاید خواب میں بھی یہ خیال نہ تھا کہ ان معمولی سے کاموں سے کسی ملک کو تباہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے خود ہی جولیا سے کہہ دیا کہ وہ مجرم ہے۔ اسے گولی مار دی جائے لیکن پھر عمران نے جو کمرے سے باہر موجود تھا اندر آ کر لوسیا سے بات کی اور اسے اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ ان کے ساتھ ولنگٹن جائے اور پھر سپر ڈکٹا فون ساتھ لے جا کر کرنل جیکب کے آفس میں اس سے ملے اور سپر ڈکٹا فون وہاں نصب کر کے کرنل جیکب سے اس طرح بات کرے کہ یہ کنفرم ہو سکے کہ کیا واقعی

اصل فزیبیلٹی رپورٹ جلا دی گئی ہے یا نہیں کیونکہ عمران کا خیال تھا کہ ایسا نہیں ہوا ہو گا ۔ لارسن کو یقیناً غلط فہمی ہوئی ہے اور لوسیا اس کے لئے تیار ہو گئی ۔ پھر وہ سب اکٹھے ہی ناراک سے یہاں پہنچے ۔ یہ کوٹھی پہلے ہی ان کے پاس تھی ۔ پھر یہاں سے لوسیا سرڈکنا فون لے کر کرنل جیکب سے ملنے چلی گئی اور عمران نے اس کا رسیور آن کر دیا ۔ اس کے بعد لوسیا اور کرنل جیکب کے درمیان ہونے والی نہ صرف تمام گفتگو انہوں نے رسیور کے ذریعے سن لی تھی بلکہ کرنل جیکب نے فون پر سیکرٹری دفاع سے جو بات کی تھی وہ بھی انہوں نے سن لی تھی اور اس طرح بہرحال یہ بات کنفرم ہو گئی تھی کہ اصل فزیبیلٹی رپورٹ جلا دی گئی ہے اور اس ڈیفنس سیکرٹری نے بھی ایکسٹو والی بات کی تھی کہ اب نئی فزیبیلٹی رپورٹ تیار کرانے کا بھی کوئی فائدہ نہ ہو گا اور تباہی پاکیشیا کا مقدر بن چکی ہے اور اس بات پر جولیا کو غصہ آ گیا تھا کہ اب پاکیشیا کو بچانے کا کوئی طریقہ سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔

"عمران صاحب ۔ میرا خیال ہے کہ چیف کو فون کر کے کنفرم کرا دیا جائے کہ اصل رپورٹس جلا دی گئی ہیں تاکہ وہ ماہرین سے ڈسکشن کے بعد کوئی اور حل نکال سکیں"...... صالحہ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اور کیا حل نکلے گا ۔ یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی" ۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ۔ ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل تو بہرحال ہوتا ہی ہے ۔ ماہرین کوئی نہ کوئی حل نکال لیں گے"...... صالحہ نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"چیف فرام دس اینڈ"...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جناب ۔ ولنگٹن سے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے لوسیا کی مدد سے ہونے والی کنفرمیشن رپورٹ بتا دی۔

"ویری بیڈ ۔ یہ تو بہت بڑا مسئلہ بن گیا ہے ملک کے لئے ۔ میرے کہنے پر سر سلطان نے ماہرین کی میٹنگ کال کی لیکن ان سب نے کہا ہے کہ وقت اتنا گزر چکا ہے کہ اب بگ ڈیم بنانا کسی صورت بھی فائدہ مند نہیں ہو سکتا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ دو چھوٹے چھوٹے ڈیمز جن کی فزیبیلٹی رپورٹس تیار ہو چکی ہیں ان پر کام شروع کر دیا جائے اور بگ ڈیم کو ڈراپ کر دیا جائے ۔ اس سے بہرحال اتنا ہو گا کہ پاکیشیا پر منڈلانے والی تباہی بیس پچیس فیصد کم ہو جائے گی"...... دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا۔

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا چیف ۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ پاکیشیا کی پچھتر فیصد اراضی پانی کی کمی کی وجہ سے صحرا میں تبدیل ہو جائے گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہاں ۔ تمہاری بات درست ہے ۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے گا ۔ کوئی نہ کوئی دوسری صورت بہرحال نکل آئے گی ۔ تم اب واپس آجاؤ" ...... چیف نے کہا۔

"مس جولیا کا حکم ہے جناب کہ لوسیا، کرنل جیکب اور ڈیفنس سیکرٹری کو انتقامی طور پر ہلاک کر دیا جائے ۔ آپ کا کیا حکم ہے" ...... عمران نے اس بار شرارت بھری نظروں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایسی باتیں سوچنا ناکامی کی دلیل ہوتی ہے" ...... دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"تم مسکرا رہے ہو ۔ تم بھی پاکیشیا کے دشمن ہو ۔ پاکیشیا کی تباہی کا مشن مکمل کر لیا گیا ہے اور تم ان حالات میں بھی مسکرا رہے ہو ۔ میں تمہیں گولی مار دوں گی" ...... جولیا نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"جولیا ۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں ۔ جب چیف نے کہہ دیا ہے کہ کوئی نہ کوئی راستہ بہتری کا نکل آئے گا تو پھر اس طرح کی جھلاہٹ کا کیا فائدہ" ...... صالحہ نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور لوسیا اندر داخل ہوئی۔

"تم لوگوں نے بات چیت سن لی ہے یا نہیں" ...... لوسیا نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ اور مس جولیا اب انتقامی طور پر تمہیں، کرنل جیکب اور ڈیفنس سیکرٹری تینوں کو ہلاک کرنے پر تلی ہوئی ہے کیونکہ تم تینوں کی وجہ سے پاکیشیا کے کروڑں افراد کو بھوک اور پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرجانے پر مجبور کیا جا رہا ہے" ...... عمران نے کہا۔

"مس جولیا غیر ملکی ہو کر پاکیشیا کے لئے اس انداز میں سوچ سکتی ہیں تو واقعی مجھ پر لعنت ہے کہ میں نے اپنے ہی ملک کو اپنے ہاتھوں دفن کر دیا ۔ میں واقعی انتہائی بدبخت ترین عورت ہوں ۔ مجھے واقعی ہلاک ہو جانا چاہئے ۔ مجھے سزا ملنی چاہئے ۔ مجھے گولی مار دو ۔ فار گاڈ سیک ۔ مجھے گولی مار دو ۔ کاش تم نے مجھے اس رونالڈ سے نہ بچایا ہوتا تو یقیناً میں اب تک خودکشی کر چکی ہوتی ۔ میری آنکھوں پر پٹی بندھ گئی تھی ۔ میں نے اس دنیا کو ہی سب کچھ سمجھ لیا تھا" ۔ لوسیا نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور پھر دونوں ہاتھوں سے منہ چھپا کر کرسی پر اسی طرح ڈھیر ہو گئی ۔ وہ چھوٹے بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔

"ارے ۔ ارے ۔ لوسیا ۔ اپنے آپ کو سنبھالو ۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں ۔ تم نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے ۔ تم بے فکر رہو ۔ مس جولیا ایسی انتقامی کارروائی نہیں کیا کرتی" ...... صالحہ نے جلدی سے اٹھ کر لوسیا کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔ مس جولیا درست کہہ رہی ہیں ۔ مجھے گولی مار دو" ۔ لوسیا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"مس لوسیا۔ تم اگر چاہو تو اب بھی پاکیشیا کو بچایا جا سکتا ہے"...... اچانک عمران نے کہا تو لوسیا کے جسم کو اتنے زور کا جھٹکا لگا کہ وہ بے اختیار اچھل پڑی۔ اس نے دونوں ہاتھ چہرے سے ہٹا لئے۔

"فار گاڈ سیک مجھے بتاؤ۔ مجھے بتاؤ کس طرح ایسا ہو سکتا ہے۔ میں تمہارے پیر پکڑتی ہوں۔ مجھے بتاؤ۔ میں اپنی جان دے کر بھی پاکیشیا کو بچالوں گی۔ مجھے بتاؤ"...... لوسیا نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح جھک کر عمران کے دونوں پیر پکڑ لئے کہ عمران بے اختیار بوکھلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے۔ ارے۔ یہ کیا کر رہی ہو"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا جبکہ صالحہ نے لوسیا کو بازو سے پکڑ کر سیدھا کر دیا۔

"مجھے بتاؤ۔ فار گاڈ سیک مجھے بتاؤ۔ میں کیا کر سکتی ہوں۔ مجھے بتاؤ"...... لوسیا نے اسی طرح انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ لوسیا۔ اس قدر جذباتی ہونا اچھی بات نہیں ہے۔ جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ تمہارا ضمیر جاگ اٹھا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ابھی کچھ نہیں ہوا۔ میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے کہ یہ فزیبیلٹی رپورٹ ماہرین کی ٹیم نے تیار کی ہو گی اور مجھے معلوم ہے کہ ماہرین کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے کاموں کی ایک کاپی اپنے ریکارڈ میں ضرور رکھتے ہیں۔ یہ رپورٹ ایس دی کمپنی نے

تیار کی تھی اور چونکہ وہاں بھی حکومت نے تبدیل شدہ رپورٹ رکھوا دی ہے تو لازماً اس کے بڑے افسران کو بھی اس بارے میں بریف کیا گیا ہو گا لیکن تم یہاں سرکاری ایجنسی سے متعلق ہو۔ تم اپنی ایجنسی کو استعمال کر کے بہرحال یہ معلوم کر سکتی ہو کہ بگ ڈیم کی فزیبیلٹی رپورٹ کو کن ماہرین نے تیار کیا تھا اور ان کا انچارج کون تھا۔ اس ٹیم میں کون کون شامل تھے اور اب وہ کہاں ہیں۔ ان کے بارے میں تفصیلات معلوم کر کے ہمیں دے دو تو ہم آسانی سے انہیں چیک کر لیں گے اور اگر ان میں سے کسی ایک سے بھی اصل فزیبیلٹی رپورٹ مل گئی تو پاکیشیا کے خلاف یہ سازش نہ صرف ناکام ہو جائے گی بلکہ پاکیشیا بھی ممکنہ تباہی سے بچ جائے گا اور اس طرح تم اپنے ضمیر پر موجود بوجھ بھی اتار دینے میں کامیاب ہو جاؤ گی"۔ عمران نے کہا۔

"ایس دی کمپنی۔ اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ مجھے یاد آ رہا ہے۔ لارسن نے مجھے بتایا تھا کہ اس کا ایک کزن جس کا نام جیراللہ ہے ایس دی کمپنی میں کسی اہم عہدے پر ہے۔ میں ابھی اس سے بات کرتی ہوں"...... لوسیا نے چونک کر کہا۔

"کیا بات کرو گی اس سے"...... عمران نے کہا۔

"میں ماہرین کی ٹیم کے بارے میں اس سے پوچھوں گی اور کیا بات کروں گی"...... لوسیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اس سے دفتر سے ہٹ کر اس کی رہائش گاہ پر ملاقات کا وقت

لے لو۔ پھر میں تمہارے ساتھ جا کر اس سے معلومات حاصل کروں گا ورنہ ہو سکتا ہے کہ حکومت کی طرف سے دی گئی ہدایات کے مطابق وہ تمہیں بتانے سے صاف انکار کر دے اور اگر حکومت کو یہ اطلاع پہنچ گئی تو پھر ہم ان ممکنہ رپورٹس سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... لوسیا نے کہا اور اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایس وی کمپنی کا نمبر دیں"...... لوسیا نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ لوسیا نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایس وی کمپنی آفس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مسٹر جیرالڈ آپ کی کمپنی میں عہدیدار ہیں۔ ان سے بات کرنی ہے۔ میرا نام لوسیا ہے"...... لوسیا نے کہا۔

"مسٹر جیرالڈ سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ ہولڈ کریں میں بات کراتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جیرالڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز

سنائی دی۔

"مسٹر جیرالڈ۔ میرا نام لوسیا ہے اور میں ٹاپ ایجنسی میں کام کرتی ہوں جس میں آپ کے عزیز مسٹر لارسن کام کرتے ہیں"۔ لوسیا نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ اچھا۔ ہاں مجھے لارسن نے آپ کے بارے میں بتایا تھا آپ پاکیشیائی ہیں شاید"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہاں۔ پہلے میں پاکیشیائی تھی اب ایکریمین ہوں"...... لوسیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ فرمایئے۔ کیسے فون کیا ہے"...... جیرالڈ نے کہا۔

"ایک اہم سرکاری معاملے میں آپ سے تفصیلی بات کرنی ہے۔ آپ اپنی رہائش گاہ کا پتہ بتا دیں اور وقت بھی تاکہ آپ سے ملاقات ہو سکے"...... لوسیا نے کہا۔

"ابھی آدھے گھنٹے بعد آفس ٹائم ختم ہونے والا ہے۔ میری رہائش گاہ برج سٹون روڈ پر لکی پلازہ کے فلیٹ نمبر ایک سو بارہ میں ہے۔ میں وہاں اکیلا رہتا ہوں۔ آپ ایک گھنٹے بعد وہاں تشریف لے آئیں۔ مجھے آپ سے مل کر خوشی ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ شکریہ"...... لوسیا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"لوسیا تمہارے ساتھ میں اور صالحہ جائیں گی"...... اچانک خاموش بیٹھی جولیا نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب تو کہہ رہے تھے کہ وہ ساتھ جائیں گے"۔ لوسیا نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ وہ اور ٹائیگر نہیں جائیں گے۔ ان کا مشن لارسن تک محدود تھا اور بس۔ آؤ چلیں۔ ہمیں وہاں تک پہنچنے میں بھی ایک گھنٹہ لگ جائے گا"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ عمران صاحب جس انداز میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں اس طرح ہم نہ کر سکیں گی"...... صالحہ نے احتجاجی لہجے میں کہا۔

"جو میں کہہ رہی ہوں وہی ہو گا۔ سمجھی۔ آؤ چلیں۔ آؤ لوسیا"۔ جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے لہجے میں شدید اجنبیت کا تاثر موجود تھا۔

"ٹھیک ہے"...... صالحہ نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم جاؤ صالحہ جولیا کے ساتھ۔ اس میں واقعی بے پناہ صلاحیتیں ہیں۔ مقصد تو مشن کی تکمیل ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ واقعی عظیم دل کے مالک ہیں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے کہاں۔ دل نام کی چیز تو سالوں سے کسی دوسرے کی ملکیت بن چکی ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ اس طرح کی احمقانہ باتیں مت کیا کرو"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر چلی گئی اس کے پیچھے لوسیا اور آخر میں صالحہ بھی باہر چلی گئی۔ اب کمرے میں عمران کے ساتھ ٹائیگر رہ گیا تھا۔

"باس۔ کیا مس جولیا اصل ہیں"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہیں کیا شک ہوا ہے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"باس۔ مس جولیا کا آپ کے بارے میں رویہ یکسر تبدیل ہو گیا ہے۔ پہلے تو میں نے سوچا کہ شاید کسی وقتی جذبے کی وجہ سے ایسا ہو گا لیکن ایسا تو مسلسل ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے مس جولیا سرے سے آپ کی واقف ہی نہ ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران سمجھ گیا کہ اس نے جان بوجھ کر واقف نہ ہونے والی بات کی ہے ورنہ وہ کہنا یہی چاہتا تھا کہ مس جولیا اتنی جذباتی نظر نہیں آ رہیں۔

"خواتین اور موسموں کے تبدیل ہونے میں دیر نہیں لگتی ٹائیگر"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ آپ۔ میں گراہم بول رہا ہوں عمران صاحب۔ آپ کہاں سے کال کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"یہیں ولنگٹن سے ہی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ آپ یہاں ہیں۔ مجھے تو آپ کے بارے میں اطلاع نہیں ملی"...... گراہم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بار مشن کی انچارج مس جولیا ہیں اور میں اس کوٹھی سے بول رہا ہوں جو تم نے مس جولیا کو دی تھی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ مس جولیا تو ناراک چلی گئی تھیں۔ کیا وہ واپس آ گئی ہیں"...... گراہم نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ ہم وہاں سے اکٹھے ہی یہاں پہنچے ہیں۔ ایک کام تم نے کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"حکم کریں عمران صاحب"...... گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا کے لئے بگ ڈیم کی فزیبیلٹی رپورٹ یہاں کی ایک کمپنی ایس وی نے تیار کی تھی۔ مجھے ان ماہرین کے بارے میں معلوم کرنا ہے جنہوں نے ایس وی کی طرف سے یہ رپورٹ تیار کی تھی۔ کیا تم ان کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو پوری ٹیم ہو گی۔ کیا آپ کو ٹیم کے تمام ممبران کے بارے میں معلومات چاہئیں یا کسی ایک کے بارے میں"۔ گراہم نے پوچھا۔

"کسی ایک کے بارے میں معلوم ہو جائے۔ میں اس سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں لیکن اس کو اس ملاقات کا علم نہ ہو"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں"۔ گراہم نے کہا۔

"کتنا وقت لو گے"...... عمران نے پوچھا۔

"ایس وی کمپنی میں ایک بزنس ایگزیکٹو راتھر میرا دوست ہے۔ میں اسے فون کر کے معلوم کرتا ہوں۔ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ لگ جائے گا"...... گراہم نے کہا۔

"او کے۔ یہاں کا فون نمبر تو تمہیں معلوم ہو گا۔ میں تمہاری کال کا منتظر رہوں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ کا کیا خیال ہے باس۔ کیا مس جولیا معلومات حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ بات نہیں۔ کوشش تو ہر سطح پر ہونی چاہئے۔ یہ اب ایک لحاظ سے پاکیشیا کی بقاء کا مسئلہ بن چکا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"گراہم بول رہا ہوں مسٹر عمران"...... دوسری طرف سے گراہم کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"عمران صاحب۔ پانچ ماہرین کی ٹیم نے ایک سال تک پاکیشیا میں کام کر کے فزیبیلٹی رپورٹ تیار کی تھی اور چاہ ماہ پہلے یہ پانچوں ماہرین ایک کلب میں موجود تھے کہ سینڈیکیٹس کی لڑائی کی وجہ سے یہ پانچوں ہی گولیاں لگنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ اب ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں ہے"...... گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ یہ کام حکومت ایکریمیا کی ایما پر ہوا ہے۔

"ان کا انچارج کون تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"ڈاکٹر جوزف۔ وہ ڈیمز کی فزیبیلٹی رپورٹس تیار کرنے کے لئے پوری دنیا میں اتھارٹی سمجھا جاتا تھا۔ بوڑھا آدمی تھا"...... گراہم نے جواب دیا۔

"اس کی بیوہ اور بچے کہاں رہتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ تو میں نے معلوم نہیں کیا۔ کیوں"...... گراہم نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ان سے مل کر تعزیت کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

"میں معلوم کر کے آپ کو دوبارہ فون کرتا ہوں"...... گراہم نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"گراہم بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے گراہم کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ اس وقت لارڈ کالونی میں ہیں اور ڈاکٹر جوزف کی کوٹھی بھی اسی کالونی میں ہے۔ اس کا نمبر دو سو پندرہ ہے۔ دو سو پندرہ اے بلاک۔ ڈاکٹر جوزف کی بیوہ مارتھا وہاں رہتی ہے۔ ان کے دو لڑکے ہیں جو شادی شدہ ہیں اور نارک میں سروس کرتے ہیں۔ مارتھا اکیلی رہتی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ ٹائیگر۔ اس مارتھا سے مل لیں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مارتھا کی رہائش گاہ کے سٹنگ روم میں موجود تھے۔ مارتھا بوڑھی عورت تھی اور عمران نے اسے بتایا کہ جب ڈاکٹر جوزف پاکیشیا میں تگ ڈیم کی فزیبیلٹی رپورٹ پر کام کر رہے تھے تو عمران کے ان سے دوستانہ تعلقات رہے تھے۔ وہ اب ان سے ملنے آئے تو پتہ چلا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں اس لئے وہ تعزیت کرنے آئے ہیں تو مارتھا بے حد متاثر ہوئی ظاہر ہے ایکریمیا میں اس طرح کی تعزیت کا تصور ہی نہ تھا۔ لوگ وقتی طور پر رسمی فقرات بولتے تھے اور پھر ہر کوئی اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو جاتا تھا۔

" میڈم ۔ کیا حکومت آپ کی امداد نہیں کرتی حالانکہ ڈاکٹر جوزف اپنے علم کے لحاظ سے بین الاقوامی شخصیت تھے "...... عمران نے کوٹھی میں فرنیچر کے ساتھ ساتھ مارتھا کے لباس اور اس کی حالت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" وہ ساری عمر پرائیویٹ کمپنیوں میں کام کرتے رہے اور پرائیویٹ کمپنیاں اس وقت تک تو سب کچھ دیتی ہیں جب تک ان کا کام ہوتا رہے اور بعد میں پوچھتی تک نہیں ۔ کمپنی نے ڈاکٹر جوزف کی اچانک وفات پر ایک بڑی رقم دی تھی ۔ میں نے اسے شیئرز بزنس میں لگا دیا لیکن میری بدقسمتی کہ شیئرز کی قیمت گر گئی اور سب کچھ ڈوب گیا "...... مارتھا نے جواب دیا۔

" آپ کے بیٹے ۔ وہ آپ کے لئے کچھ نہیں کرتے "...... عمران نے کہا۔

" آپ ایشیائی ہیں مسٹر علی عمران اس لئے آپ اس انداز میں سوچ رہے ہیں ۔ یہ مغرب ہے یہاں ایسا تصور بھی نہیں کیا جاتا ۔ میرے بیٹے کرسمس پر کبھی آجائیں تو میرے لئے غنیمت ہوتا ہے "۔ مارتھا نے جواب دیا۔

" میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں میڈم "...... عمران نے جیب سے ایک چیک بک نکالتے ہوئے کہا۔

" اوہ نہیں مسٹر علی عمران ۔ آپ پلیز میری توہین نہ کریں "۔ مارتھا نے کہا۔

" ایسی بات نہیں ہے میڈم ۔ میں ذاتی طور پر نہیں کر رہا ۔ حکومت پاکیشیا کو جو فزیبیلٹی رپورٹ بگ ڈیم کی دی گئی تھی جس پر کام ہو رہا تھا وہ اتفاقاً آگ لگنے سے ضائع ہو گئی ہے اور بدقسمتی سے اس کی کوئی کاپی بھی نہیں کرائی گئی تھی جبکہ ڈاکٹر جوزف نے مجھے بتایا تھا کہ ان کی عادت ہے کہ وہ جو رپورٹ تیار کرتے ہیں اس کی ایک کاپی اپنے ذاتی ریکارڈ کے لئے رکھ لیتے ہیں ۔ وہ کاپی یقیناً یہاں موجود ہو گی ۔ اگر وہ کاپی آپ مجھے دے دیں تو ایک لاکھ ڈالر آپ کو حکومت پاکیشیا کی طرف سے دیئے جا سکتے ہیں "...... عمران نے کہا۔

" میں تو ان کی وفات کے بعد ان کے آفس میں ہی نہیں گئی ۔ اب مجھے تو معلوم نہیں ہے کہ اس کی کاپی کہاں ہو گی "...... مارتھا نے کہا۔

" آپ ہمیں ان کے آفس میں لے جائیں ۔ ہم تلاش کر لیں گے "...... عمران نے کہا۔

" اوہ اچھا ۔ آئیں "...... مارتھا نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی ۔ عمران اور ٹائیگر بھی اٹھ کھڑے ہوئے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں پہنچ گئے اور پھر عمران کی آنکھیں اس وقت چمک اٹھیں جب اس نے ایک الماری کھولی تو اس میں باقاعدہ فزیبیلٹی رپورٹس کی کاپیاں موجود تھیں ۔ عمران نے انہیں اٹھا اٹھا کر دیکھنا شروع کر دیا اور پھر الماری کے سب سے نچلے خانے میں اسے وہ فائل مل گئی جس کی اسے تلاش تھی ۔ اس پر بگ ڈیم اور پاکیشیا کے

الفاظ موجود تھے۔

"یہ موجود ہے فائل"...... عمران نے مارتھا سے کہا۔

"اوہ۔ اگر ہے تو آپ لے لیں۔ میرے لئے تو یہ بے کار ہے"...... مارتھا نے کہا تو عمران نے الماری بند کی اور پھر وہ آفس سے نکل کر ایک بار پھر سٹنگ روم میں آگئے۔ عمران نے چیک بک سے ایک لاکھ ڈالر کا گارینٹڈ چیک نکال کر مارتھا کو دے دیا۔

"یہ حکومت پاکیشیا کی طرف سے آپ کی نذر ہے"...... عمران نے کہا۔

"شکریہ۔ شکریہ"...... مارتھا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اس طرح چیک کو بار بار دیکھ رہی تھی جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ ایک بیکار سی فائل کے عوض اتنی بڑی رقم بھی اسے مل سکتی ہے جبکہ عمران اور ٹائیگر سمجھتے تھے کہ اس فائل کی کیا اہمیت ہے۔ یہ فائل پاکیشیا کی سلامتی اور اس کے کروڑوں باشندوں کی بقاء کی ضمانت تھی۔ پھر عمران فائل لے کر ٹائیگر سمیت واپس آ گیا۔

"کیا یہ اصل فائل ہے باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ ہونی تو چاہئے۔ پھر بھی اسے چیک کرنا ضروری ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فائل کھولی اور اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ چونکہ وہ تبدیل شدہ رپورٹ کو ماہرین کے ساتھ مل کر چیک کر چکا تھا اس لئے جلد ہی اسے معلوم ہو گیا کہ یہ واقعی اصل

فزیبیلٹی رپورٹ ہے تو اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یا اللہ تو واقعی رحیم و کریم ہے۔ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے"۔ عمران نے یکلخت اونچی آواز میں کہا تو امید و بیم کی حالت میں بیٹھا ہوا ٹائیگر بھی اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"باس۔ کیا یہ اصل ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ سو فیصد۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر واقعی بے حد رحیم ہے بہرحال تم ایسا کرو کہ اسے فوراً لے جاؤ اور پیک کر کے کسی انٹرنیشنل کوریئر سروس سے پاکیشیا کے لئے بک کراؤ۔ فوراً۔ ورنہ اگر حکومت ایکریمیا کو معلوم ہو گیا تو پھر مسئلہ بن جائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس۔ دیں مجھے۔ لیکن کس ایڈریس پر اسے بک کرانا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"سرسلطان سیکرٹری وزارت خارجہ سنٹرل سیکرٹریٹ کے ایڈریس پر"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے سر ہلایا اور پھر رپورٹ لے کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"چیف بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں بلیک زیرو"...... عمران نے انتہائی مسرت بھرے اور شگفتہ لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ کیا کوئی کام بن گیا ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اس کے لہجے کو محسوس کرتے ہوئے پوچھا اور چونکہ عمران نے اس کا نام لیا تھا اس لئے وہ بھی اپنی اصل آواز میں بول رہا تھا۔

"ہاں۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ وہ واقعی بے حد رحیم و کریم ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے مارتھا کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ خیال آپ کو ہی آسکتا تھا۔ ویری گڈ۔ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے ورنہ میں تو سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہا تھا کہ نجانے مستقبل میں کیا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مایوسی گناہ ہے بلیک زیرو اور واقعی گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہئے۔ بہرحال تم سر سلطان کو کہہ دو کہ جیسے ہی انہیں رپورٹ ملے وہ اس کی کئی کاپیاں کرا لیں اور ایک کاپی دانش منزل میں بھجوا دیں اور اس کے دوبارہ ورکنگ پیپرز تیار کرا کر سائیٹ پر بھجوا دیں تاکہ اگر حکومت ایکریمیا دوبارہ کوئی شرارت کرنا چاہے تو نہ کر سکے"...... عمران نے کہا۔

"اب واقعی ایسا ہی ہو گا۔ پہلے ہی اگر ایسا کر لیا جاتا تو اتنا کرب

نہ جھیلنا پڑتا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی دروازہ کھلا تو جولیا، صالحہ اور لوسیا کمرے میں داخل ہوئیں لیکن ان تینوں کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔

"کیا ہوا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ بدقسمتی اس بار واقعی ہم پر چھائی ہوئی ہے۔ پانچ ماہرین تھے جو کہ چار ماہ پہلے ایک کلب فائٹ میں اچانک چلنے والی گولیوں سے ہلاک ہو گئے"...... جولیا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی ڈھیلے لہجے میں کہا۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ مکمل ناکامی۔ پھر روانگی کا بندوبست کیا جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم مسکرا رہے ہو۔ کیوں"...... اچانک جولیا نے چونک کر کہا۔

"ارے۔ اب مسکرانے پر بھی پابندی ہے کیا"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کی وہ حالت واقعی نہیں ہے جو ہمارے جاتے وقت تھی۔ کیا اس دوران کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ اور ہاں۔ ٹائیگر کہاں ہے"...... صالحہ نے پوچھا۔

"وہ روانگی کا بندوبست کرنے گیا ہے۔ جہاں تک حالت کی بات ہے تو میں نے تمہارے جانے کے بعد مراقبہ کیا اور مراقبے میں مجھے ایک نیک بزرگ نے اشارہ دے دیا کہ اصل رپورٹ کہاں سے مل

سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ اصل رپورٹ مل سکتی ہے۔ کہاں ہے"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"تمہیں پتہ ہے کہ طویل عرصے سے میں اشاروں پر چل رہا ہوں اس لئے یہ اشارہ ملتے ہی میں نے اشارے کے مطابق کام شروع کر دیا اور نتیجہ یہ کہ رپورٹ مل گئی اور ٹائیگر اسے انٹرنیشنل کوریئر سروس کے ذریعے پاکیشیا کے لئے بک کرانے گیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہارا ذہن تو خراب نہیں ہو گیا"...... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے جب تمہارا اور میرا ساتھ ایسا ہو گا تو پھر میرا دماغ تو خراب ہونا ہی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب پلیز"...... صالحہ نے منت بھرے لہجے میں کہا تو عمران ہنس پڑا اور پھر اس نے گراہم کے ذریعے مارتھا کا پتہ چلانے اور پھر مارتھا سے اصل رپورٹ مل جانے کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ بات تو میرے ذہن میں ہی نہیں آئی تھی۔ اوہ۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے"...... جولیا نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا واقعی۔ کیا آپ درست کہہ رہے ہیں"۔ صالحہ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔

"اگر کہو تو لوسیا کی قسم اٹھا لوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا۔ کیا تم لوسیا کی قسم اٹھاؤ گے۔ کیوں"...... جولیا یکلخت اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس کا چہرہ یکلخت بگڑ سا گیا تھا۔

"لوسیا میری چھوٹی بہن ہے۔ ثریا کی طرح"...... عمران نے فوراً ہی کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی جبکہ لوسیا کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور جولیا دوبارہ کرسی پر بیٹھ کر لمبے لمبے سانس لینے لگی۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ مجھے واقعی اپنی چھوٹی بہن سمجھتے ہیں"...... لوسیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"ہاں لوسیا۔ چونکہ تمہارا ضمیر زندہ ہے اس لئے اب تم واقعی میری چھوٹی بہن ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو عمران صاحب۔ میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ اب میں ایکریمیا اور اس کی معاشرت پر تھوکوں گی بھی نہیں۔ اصل رپورٹ مل جانے پر میرے ضمیر پر جو بوجھ تھا وہ اتر گیا ہے ورنہ میں لازماً خودکشی کر لیتی۔ اب میں مستقل پاکیشیا میں رہوں گی اور میں ابھی جا کر ٹاپ ایجنسی سے استعفیٰ دے دوں گی"...... لوسیا نے جذباتی لہجے میں کہا۔

"ابھی نہیں ورنہ کرنل جیکب کو شک پڑ جائے گا۔ ہمارے جانے کے بعد تم اگر چاہو تو ایسا کر سکتی ہو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ایسا ہی کروں گی"...... لوسیا نے کہا۔

"اب آخری ہدایات جولیا سے لے لو کیونکہ یہ تمہیں گولی مارنے پر تیار ہو گئی تھی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اب جبکہ رپورٹ مل گئی ہے اور لوسیا کا ضمیر بھی جاگ پڑا ہے تو اب ایسا نہیں ہو گا اور لوسیا۔ تم پاکیشیا آؤ گی تو پھر تم سے ملاقات ہوتی رہے گی"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکر ہے کچھ تو سکوپ باقی رہ گیا ہے"...... عمران نے آہستہ سے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تم نے اسے چھوٹی بہن کہا ہے پھر"۔ جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔ وہ عمران کے فقرے کا مطلب اچھی طرح سمجھ گئی تھی۔

"ارے۔ ارے۔ میں اپنی نہیں کسی اور کی بات کر رہا ہوں۔ میری طرح اور بھی ازلی کنوارے پھر رہے ہیں۔ بے شک صالحہ سے پوچھ لو۔ صالحہ بھی تو میری چھوٹی بہن ہے"...... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی جبکہ جولیا کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ البتہ لوسیا حیرت بھری نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔ ظاہر ہے اسے تو ان باتوں کا پس منظر معلوم ہی نہ تھا۔

ختم شد